Courtesy www.pdfbooksfree.pk

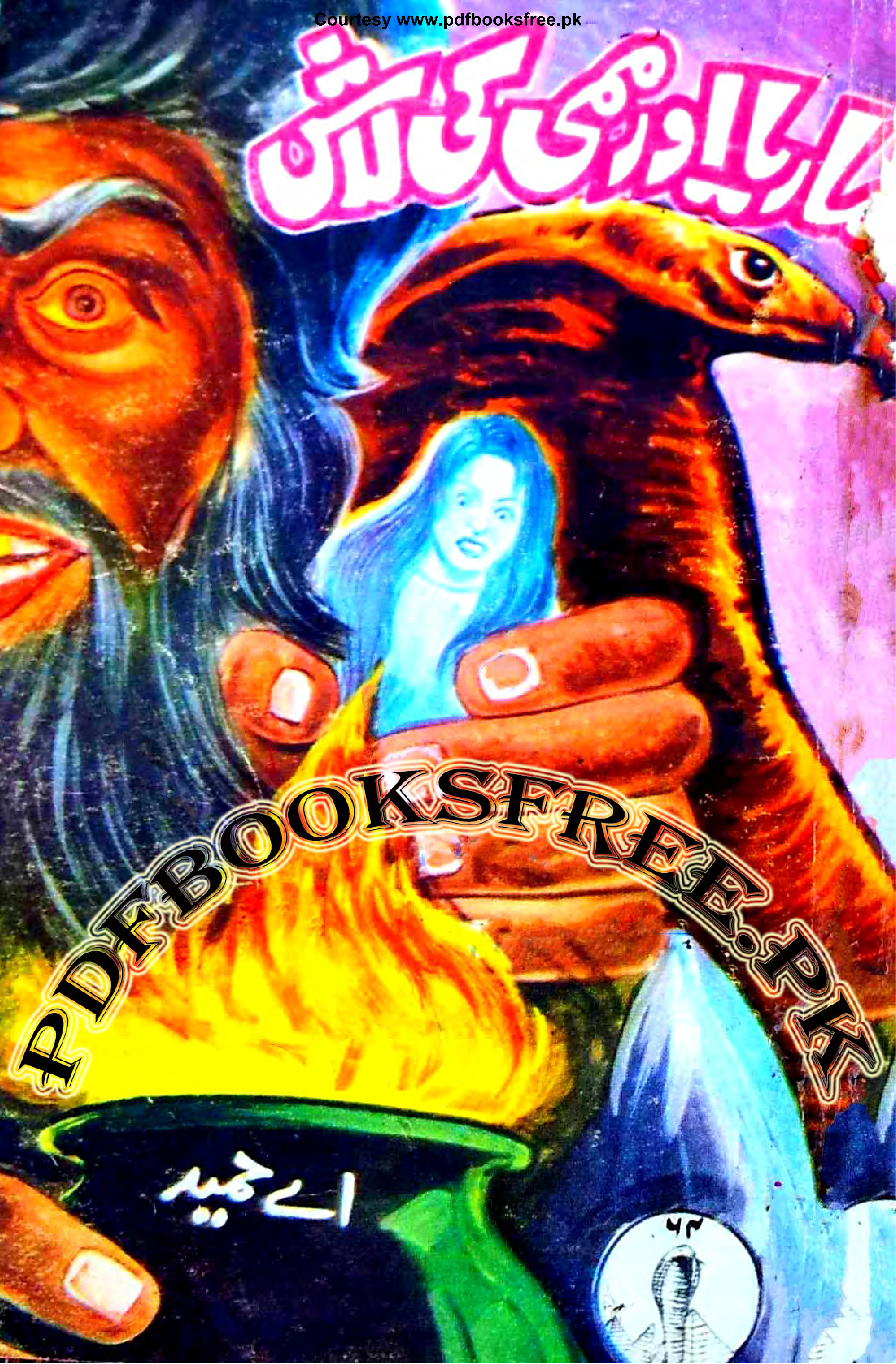

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نیا مکتبہ اقرا

ناگ، ماریا اور عنبر کی واپسی

کے پانچ ہزار سالہ سفر کی سنسنی خیز داستان

ماریا اور ممی کی لاش

اے حمید

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قیمت۔ -/۶ روپے

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بار اول ۱۹۸۳ء
ناشر: نیا مکتبہ اقراء ۱۲ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
طابع: الفرید پرنٹرز۔ لاہور

پیارے دوستو!

فرعون کے سپہ سالار نے جب خلائی لڑکی کیٹی کو بالکل ہی ننھی منی سی دیکھا تو اس نے اسے اپنی ہتھیلی پر بٹھا لیا اور اس کے دماغ ایک انوکھی مگر خطرناک ترکیب آئی۔ اس نے چوکور آنکھوں والی ننھی خلائی لڑکی کو الماری کے دراز میں بند کر دیا اور پھر ایک شام اسے ایک سفوف دے کر فرعون کے بچھونے کے سرہانے کے اندر بند کر دیا کہ رات کو جب فرعون سو جائے تو وہ سرہانے کے اندر سے نکل کر وہ سفوف فرعون کی ناک پر چھڑک دے۔ اصل میں وہ زہر تھا مگر خلائی لڑکی کو یہ بتایا گیا تھا کہ وہ بے ہوشی کی دوا ہے اور وہ فرعون کو صرف بے ہوش کرنا چاہتا ہے۔ حقیقت یہ تھی کہ وہ فرعون کو ہلاک کروانا چاہتا تھا مگر خلائی لڑکی اس سے بے خبر تھی۔ جب رات آدھی گزر گئی اور فرعون سو گیا تو خلائی لڑکی جو بالکل انسان کی چھنگلی کے برابر تھی سرہانے کے اندر سے نکلی اور............

پھر کیا ہوا؟ یہ آپ خود پڑھیئے گا۔

آپ کا
اے حمید

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

- سانپ کی خونی پھنکار
- قتل کی دوسری سازش
- میں غیبی عورت نہیں
- صندوق والی پُراسرار لاش
- ماریا اور ممی کی لاش

سانپ کی خونی پھنکار

فرعون کے سپہ سالار آندلیس کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھیں۔ وہ اپنی حویلی کے چیف گارڈ کی ہتھیلی پر چوکور نیلی آنکھوں والی خلائی لڑکی کیٹی کو دیکھ رہا تھا جو اس کی اپنی چھنگلی کے برابر تھی اور جس نے سفید چاندی کے رنگ ایسا چھوٹا سا خلائی سُوٹ پہن رکھا تھا۔ سپہ سالار آندلیس نے اتنی چھوٹی انسانی عورت کو زندگی میں کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اس نے چیف گارڈ سے پوچھا کہ یہ عجیب و غریب مخلوق کون ہے اور اسے کہاں سے ملی ہے؟ چیف گارڈ نے سپہ سالار کو بتایا کہ حویلی کی چھت پر چوروں کو قتل کرنے اور سپہ سالار کا خنجر ان سے برآمد کرنے کے بعد جب وہ یمن کے یاقوت کے بارے میں تسلی کرنے کہ چوری ہوا ہے کہ نہیں نیچے حویلی کے کمرے میں آئے تو انہوں نے دیکھا کہ یمن کا قیمتی یاقوت تو الماری کے دراز میں ویسے ہی پڑا تھا مگر یہ چھوٹی سی بونی لڑکی پردے کے پیچھے چھپی ہوئی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اس لڑکی نے ہمیں بتایا ہے کہ چوروں نے اسے یاقوت چرانے کے لیے رسّی کی مدد سے کمرے میں اتارا تھا مگر اس نے یاقوت کی بجائے رسّی کے ساتھ خنجر باندھ دیا۔ چوروں نے خنجر کو یاقوت سمجھ کر رسّی اوپر کھینچ لی۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ اس لڑکی نے ان کے ساتھ دھوکہ کیا ہے تو انہوں نے چھت پر شور مچا دیا۔ آواز سن کر ہم وہاں پہنچے اور چوروں کو قتل کر دیا۔"

سپہ سالار نے خلائی لڑکی کیٹی کو چیف گارڈ کی ہتھیلی سے اپنی دو انگلیوں کی مدد سے اٹھا کر اپنی ہتھیلی پہ رکھ لیا اور اس کو اپنے منہ کے قریب لا کر پوچھا۔

"تم کون ہو؟ کیا تم ہماری زبان سمجھتی ہو؟"

خلائی لڑکی کیتی نے باریک آواز میں کہا۔

"میرا نام کیٹی ہے۔ میں خلاء سے آئی ہوں اور تمہاری دنیا میں آ کر سکڑ کر چھوٹی ہو گئی ہوں اور میں تمہاری زبان سمجھتی ہوں۔"

سپہ سالار نے پوچھا:

"تم نے میرے قیمتی یاقوت کو چوروں سے کیوں بچایا؟"

کیٹی نے کہا:

"اس لیے کہ میں چوری نہیں کرنا چاہتی تھی وہ لوگ مجھے

استعمال کر رہے تھے۔ میں نے کبھی چوری نہیں کی۔"

سپہ سالار کچھ سوچنے لگا۔ پھر اس نے چیف گارڈ سے کہا۔

"تم لوگ جاؤ۔ اس ننھی لڑکی کو میرے پاس رہنے دو۔"

چیف گارڈ اور سپاہی ادب سے سلام کر کے واپس چلے گئے۔ فرعون کے سپہ سالار آندلیس نے خلائی لڑکی کیٹی کو تھوڑا سا پھل کھلایا۔ دودھ پلایا اور ایک الماری میں اسے رکھنے لگا تو کیٹی نے باریک آواز میں پوچھا۔

"تم مجھے یہاں کیوں بند کرنے لگے ہو؟"

سپہ سالار نے اسے غور سے دیکھا اور کہا۔

"یہاں تم آرام سے رہو گی۔ تمہیں کھانے پینے کو ہر شے ملے گی اور الماری کے دراز میں تمہارا بستر بھی لگا ہو گا۔"

اور سپہ سالار نے الماری میں ایک چھوٹا سا سرہانہ ڈال کر اس کے اوپر خلائی لڑکی کیٹی کو بٹھا دیا۔

"الماری کے اوپر روشن دان بنا ہوا ہے۔ یہاں سے تمہیں روشنی اور ہوا آتی رہے گی۔"

کیٹی نے پوچھا:

"میں یہاں کب تک پڑی رہوں گی؟"

سپہ سالار نے مکاری سے مسکراتے ہوئے کہا:

"جب تک تمہارے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کرتا"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور سپہ سالار نے الماری بند کر کے تالا لگا دیا۔

سپہ سالار آندریس نے جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں، فرعون آمون کے خلاف قتل کی سازش کی تھی مگر جس شاہی کنیز نے اسے زہر دے کر ہلاک کرنا تھا وہ خود زہر سے ہلاک ہو گئی۔ سپہ سالار کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی تھی کہ شاہی کنیز کو کس نے زہر دے دیا جبکہ اس وقت فرعون کی خواب گاہ میں فرعون، ملکہ مصر اور شاہی کنیز کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ سپہ سالار نے اس سازش میں شریک سارے آدمیوں کو خود مار ڈالا تھا تاکہ اس کی سازش کا راز فاش نہ ہو جائے۔ صرف فرعون کی بہن زندہ تھی اور اس سے سپہ سالار کو کوئی خطرہ بھی نہیں تھا اور اس سے ابھی سپہ سالار کو کام بھی لینا تھا۔ وہ ایک بار پھر فرعون کو ہلاک کر کے مصر کے تخت پر قبضہ کرنے کی کرنا چاہتا تھا۔ خلائی لڑکی کیٹی کو دیکھ کر اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی تھی اور وہ فرعون کی بہن سے مشورہ کر کے اس ترکیب پر بہت جلد عمل کرنا چاہتا تھا۔

خلائی لڑکی کیٹی کو الماری میں بند کر کے سپہ سالار سیدھا فرعون کی بہن کے محل میں گیا۔ سازش ناکام ہو جانے پر وہ بھی بڑی پریشان تھی۔ وہ بھی یہی چاہتی تھی کہ اپنے بھائی فرعون کو قتل کروا کر سپہ سالار کو فرعون بنا کر اس سے شادی کر کے مصر کی ملکہ بن کر حکومت کرے۔ سپہ سالار کو آتے

دیکھ کر وہ آرام کرسی سے اٹھ کر اس کی طرف گئی اور پوچھا۔

"سازش کیسے ناکام ہو گئی؟ کنیز کو کس نے زہر دیا؟"

سپہ سالار نے کھڑکی سے باہر جھانک کر دیکھا اور کہا۔

"یہی تو ایک معمہ ہے جو حل نہیں ہو رہا۔ ایسا لگتا ہے کہ کنیز نے فرعون کے لیے زہر کا گلاس تیار کر کے اپنے پینے بھی شربت کا گلاس بنایا تھا۔ کیونکہ طشت میں دو گلاس تھے۔ پھر خدا جانے کیا ہوا۔ کہ زہر کا گلاس کنیز نے اور شربت کا گلاس فرعون نے پی لیا۔"

فرعون کی بہن نے کہا:

"ہو سکتا ہے کنیز نے آخری وقت پر خیال بدل لیا ہو اور خود زہر پی کر خودکشی کر لی ہو۔"

سپہ سالار بولا:

"یہ کوئی وزنی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ کنیز کو ہم نے بے شمار دولت دینے کا لالچ دیا تھا اور وہ ایک لالچی عورت تھی۔ ضرور درمیان میں کوئی گڑبڑ ہوئی ہے۔"

"کیا کسی نے زہر کا گلاس بدل دیا تھا؟"

"ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ گلاس کس نے بدلے تھے؟ وہاں تو اور کوئی نہیں تھا۔"

سپہ سالار نے فرعون کی بہن کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اب میں نے ایک اور ترکیب سوچی ہے۔"

"وہ کیا؟" فرعون کی بہن نے پوچھا۔

اس وقت ماریا بھی اس کمرے میں تھی۔ وہ سپہ سالار کے آنے سے پہلے ہی یہ معلوم کرنے کے لیے کہ سازش کی ناکامی کا فرعون کی بہن پر کیا اثر پڑا ہے اس کی خواب گاہ میں آ چکی تھی۔ اور کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔ ماریا نے بھی کان کھڑے کر لیے۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ سپہ سالار نے فرعون کو ہلاک کرنے کے لیے اب کون سی ترکیب سوچی ہے۔ سپہ سالار اپنی نئی ترکیب بتانے ہی والا تھا کہ اچانک دروازے میں شاہی گارڈ کے دو سپاہی داخل ہوئے اور سر جھکا کر بولے۔

"رب شمس!"

سپہ سالار اور فرعون کی بہن نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ دونوں کے دل میں یہی خیال آیا کہ کہیں فرعون کو ان کی سازش کا علم تو نہیں ہو گیا؟ دروازے کا سرخ مخملیں پردہ اٹھا دیا گیا اور فرعونِ مصر دونوں ہاتھ سینے پر رکھے اندر داخل ہو گیا۔ سپہ سالار اور فرعون کی بہن ادب سے جھک گئے۔ فرعون نے باری باری ان دونوں کے سروں پر ہاتھ رکھا اور آرام کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"رات ہماری چہیتی کنیز کے مرنے کا ہمیں سخت صدمہ ہوا ہے بہن!"

پھر فرعون نے سپہ سالار کی طرف دیکھا اور بولا۔

"آندلیس! شاہی کنیز کو زہر دیا گیا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اسے کیوں اور کس لیے زہر دیا گیا؟ کہیں ایسا تو نہیں یہ زہر ہمارے لیے تیار کیا گیا ہو اور بدقسمتی سے زہر کا گلاس ہماری بجائے ہماری پیاری کنیز نے پی لیا؟"

سپہ سالار نے ادب سے کہا۔

"رب شمس! خدانخواستہ آپ کو زہر دینے کی کون جرأت کر سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ سازش شاہی کنیز کو ہلاک کرنے کے لیے بنائی گئی تھی۔"

"مگر اس کے پیچھے کون ہو سکتا ہے؟" فرعون نے پوچھا۔

فرعون کی بہن بولی۔

"رب شمس! اس کے پیچھے شاہی کنیز کے کسی دشمن کا ہاتھ ہو سکتا ہے۔ کئی لوگ شاہی کنیز کی خوش قسمتی سے جلتے تھے کہ وہ رب شمس کی چہیتی کنیز ہے۔"

فرعون بولا۔

"ہاں، ایسا ہو سکتا ہے۔ اسی لیے ہم نے اس قتل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی پوری پوری تحقیقات کا حکم دے دیا ہے"۔

سپہ سالار اور فرعون کی بہن کو یہ جان کر تسلی ہو گئی تھی کہ فرعون مصر کو پتہ نہیں چل سکا کہ یہ سازش انہوں نے کی تھی۔ اتنے میں مصر کے سب سے بڑے مندر کا اعلیٰ پجاری یعنی کاہن اعظم اندر داخل ہوا۔ اس شخص کو فرعون کے پاس اجازت لیے بغیر آجانے کا اعزاز حاصل تھا۔ اس کا سر منڈا ہوا تھا اور نیلے چغے میں ملبوس تھا۔ ماتھے پر سیندور کا گول تلک لگا تھا اور کندھے پر ایک کالا پھنیئر ناگ کنڈلی مارے پھن اٹھائے بیٹھا تھا۔

کاہن اعظم نے ادب سے سر جھکا کر کہا۔

"رب شمس! اس طرح چلے آنے کی معافی چاہتا ہوں مگر مندر میں آج جشن خورشید ہے۔ سورج دیوتا کے حضور آپ کی سلامتی کی خوشی میں ایک کنواری لڑکی کی قربانی دی جائے گی۔ آپ تشریف لے چلیں اور کنواری لڑکی کے ماتھے پر اپنے ہاتھ سے سیندور لگائیں تاکہ سورج دیوتا کے غروب ہوتے ہی اسے قربان کر دیا جائے"۔

ماریا چونک پڑی۔

یہ ظالم لوگ پھر کسی بے گناہ غریب لڑکی کو سورج دیوتا

کے آگے چھری سے ذبح کرنے والے تھے۔ ماریا کا دل اس بے گناہ غریب کنواری لڑکی کو ایسی اذیت ناک موت سے بچانے کے لیے تڑپ اٹھا۔

فرعون نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم ابھی آپ کے ساتھ چل کر اس خوش نصیب لڑکی کے ماتھے پر مقدس سیندور لگاتے ہیں"۔

اچانک کاہن اعظم کے کندھے پر کنڈلی مارے بیٹھا ہوا سانپ گھبرا گیا۔ اس نے اپنا پھن گھما کر چاروں طرف دیکھا اور پھنکاریں مارنے لگا۔ فرعون، سپہ سالار اور فرعون کی بہن سانپ کو تکنے لگے۔ سانپ بار بار پھنکار رہا تھا۔ کاہن اعظم نے کمرے میں نظریں گھما کر کہا۔

"رب شمس! اس کمرے میں کوئی غیبی روح موجود ہے"۔

"کیا مطلب؟" فرعون نے پوچھا۔

کاہن اعظم نے کہا۔

"رب شمس! یہ سورج دیوتا کے مندر کا مقدس سانپ ہے۔ اس کو روحوں کی خبر ہو جاتی ہے۔ اس نے یقیناً اس کمرے میں کسی غیبی روح کی موجودگی کو محسوس کر لیا ہے۔ اس لیے وہ بے چین ہے"۔

سپہ سالار نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"مگر وہ روح کس کی ہو سکتی ہے؟"

کاہن اعظم بولا۔

"یہ وہ روح خود بتائے گی میں اس سانپ کو چھوڑ رہا ہوں۔ کمرے میں غیبی روح جہاں ہو گی سانپ وہاں پہنچ جائے گا"

اور کاہن اعظم نے سانپ کو کندھے سے اتار کر قالین پر چھوڑ دیا۔ ایک لمحے کے لیے ماریا پریشان ہو گئی۔ کیونکہ سانپ قالین پر رینگتا ہوا اسی کی طرف آ رہا تھا۔ پھر اس نے سوچا کہ سانپ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ چنانچہ وہ اپنی جگہ پر کھڑی رہی۔ سانپ اس کے پاؤں کے پاس آکر رک گیا۔ اس نے پھن اٹھا کر ماریا کی طرف دیکھا۔ صاف لگ رہا تھا کہ سانپ نے اسے دیکھ لیا ہے مگر وہ کسی کو اپنی زبان سے بتا نہیں سکتا۔ اس نے ماریا کے ارد گرد تین چکر لگائے اور پھر ماریا کے پاس کنڈلی مار کر بیٹھ گیا اور اپنے پھن کو لہرا لہرا کر پھنکاریں مارنی شروع کر دیں۔

سپہ سالار، فرعون، فرعون کی بہن اور کاہن اعظم یہ تماشہ حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ کاہن اعظم نے سانپ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"رب شمس! جس جگہ سانپ بیٹھا ہے غیبی روح اسی جگہ موجود ہے"

فرعون بولا۔

"کیا تم اس روح سے میری بات نہیں کروا سکتے ہو"

"کیوں نہیں۔ ابھی کرواتا ہوں"

ماریا کاہن اعظم کا منہ تکنے لگی کہ یہ فرعون سے اس کی بات کیسے کروائے گا جب کہ وہ روح ہی نہیں ہے۔ وہ تو اس کی بات کا جواب ہی نہیں دے گی۔ کاہن قالین پر بیٹھ گیا اور آنکھیں بند کر کے منتر پڑھنے اور جدھر ماریا کھڑی تھی اور سانپ کنڈلی مارے بیٹھا تھا ادھر منہ کر کے پھونکیں مارنے لگا۔ پھر وہ اچانک اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس طرف دیکھنے لگا جہاں ماریا کھڑی تھی۔

فرعون نے پوچھا۔

"کیا بات ہے کاہن اعظم! تم کچھ پریشان دکھائی دیتے ہو۔ کیا روح سے تمہاری بات نہیں ہو سکی؟"

کاہن اعظم نے حیرت سے منہ کھول کر کہا۔

"رب شمس! یہ کوئی روح نہیں ہے بلکہ ایک عورت ہے جو غائب ہے"

سپہ سالار۔ فرعون کی بہن اور فرعون کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ فرعون نے پوچھا۔

یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا کوئی انسان غائب بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو سکتا ہے بھلا؟"
کاہن اعظم بولا۔
"رب شمس! میرا علم میرا منتر اور یہ سانپ جھوٹ نہیں بول سکتے۔ یقین کریں اس کمرے میں ٹھیک اس جگہ جہاں مقدس سانپ کنڈلی مارے بیٹھا ہے ایک ایسی عورت موجود ہے جو زندہ ہے مگر غائب ہے۔"
فرعون نے کہا۔
"کاہن اعظم! گرمی کی وجہ سے شاید تمہارا دماغ بہک گیا ہے۔ چلو میرے ساتھ ہم قربان کی جانے والی کنواری لڑکی کے ماتھے پر سیندور لگائیں گے۔"
پھر سپہ سالار کی طرف منہ پھیر کر بولا۔
"آندیس! تم بھی ہمارے ساتھ چلو۔"
کاہن اعظم نے سانپ کو اپنی طرف بلایا۔ مگر وہ اپنی جگہ سے نہیں ہل رہا تھا۔ اسے ماریا کے جسم سے ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی بو بھی آرہی تھی۔ ماریا نے سانپ کو اس کی زبان میں کہا "جاؤ کاہن کے پاس۔"
سانپ نے پھن سمیٹ لیا اور کاہن اعظم کے کندھے پر جاکر بیٹھ گیا۔ وہ سب لوگ فرعون کی بہن کے کمرے سے باہر نکل گئے۔ آگے آگے فرعون مصر تھا۔ اس کے ساتھ سا

سپہ سالار اعظم اور پیچھے پیچھے کاہن اعظم تھا۔ اس کے پیچھے ماریا چل رہی تھی۔ کیونکہ وہ قربان کی جانے والی کنواری بے گناہ لڑکی کو اذیت ناک موت سے بچانا چاہتی تھی۔ جاتے جاتے سپہ سالار نے ایک نظر فرعون کی بہن پر ڈالی تھی۔ جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں کہہ رہا ہو کہ فرعون کو قتل کرنے کی جو ترکیب میرے ذہن میں آئی ہے وہ تمہیں پھر کسی وقت بتاؤں گا۔
جس غریب لڑکی کو شام کے وقت قربان کیا جانے والا تھا وہ اس شہر کے ایک غریب ماہی گیر کی بیٹی تھی۔ اتفاق سے وہ بہت ہی خوب صورت تھی۔ اسی لیے اسے سورج دیوتا پر فرعون کی جانب سے قربان کرنے کے لیے چنا گیا تھا۔ فرعون نے جب اس لڑکی کو دیکھا تو چونکا وہ ایک نیک دل فرعون تھا اس لیے اس کے اندر کا نیک انسان بیدار ہو گیا۔ اس نے کاہن اعظم سے کہا۔
"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس لڑکی کو قربان نہ کیا جائے؟"
"ایسا کہنا ہی گناہ ہے رب شمس!" کاہن اعظم نے کہا۔
فرعون نے اپنے ماتھے کو انگلیوں سے ملتے ہوئے کہا۔
"میں جانتا ہوں کاہن اعظم! مگر جانے اس غریب لڑکی کو دیکھ کر میرے دل میں یہ خیال کیوں آگیا ہے کہ اسے رہا کر دیا جائے۔ اس کی جان بخشی کر دی جائے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کاہن اعظم کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔
"اے سورج دیوتا! فرعون مصر کو معاف کر دینا"
پھر فرعون کی طرف دیکھ کر بولا۔
"رب شمس! آپ نے ایسا خیال دل میں لا کر سورج دیوتا کی ناراضگی مول لی ہے۔ فوراً ایک سو گائیوں کی قربانی کا حکم دیں اور سورج دیوتا سے معافی مانگیں۔ اگر اس لڑکی کو قربان نہ کیا گیا تو مصر کی سلطنت تباہ و برباد ہو جائے گی"
فرعون خاموش ہو گیا۔ اس نے سپہ سالار کی طرف دیکھا۔ سپہ سالار نے کہا۔
"کاہن اعظم ٹھیک کہتا ہے رب شمس! قربانی ہر حال میں ہو گی"
"ٹھیک ہے اس لڑکی کو قربان کر دو"
فرعون نے اداس آواز میں کہا۔ کاہن اعظم کے ایک پجاری نے جو اس کوٹھڑی میں مقدس سیندور لیے موجود تھا سیندور کی سونے کی تھالی آگے بڑھائی۔ فرعون نے سیندور میں انگلی ڈبو کر لڑکی کے ماتھے پر لگا دی۔ بے چاری لڑکی ڈر کے مارے سہمی بیٹھی تھی۔ اس کے ہونٹ خشک تھے اور کپکپا رہے تھے۔ بے چاری کا حلق سوکھ گیا تھا اور خوف کے مارے آواز تک

نہیں نکل رہی تھی حالانکہ وہ فرعون سے رحم کی بھیک مانگنا چاہتی تھی۔ جب فرعون نے اس کے ماتھے پہ سیندور لگایا تو وہ خوف سے بے ہوش ہو گئی کیونکہ اب اس کی موت یقینی ہو گئی تھی اور اس بے کس و مجبور لڑکی کو معلوم تھا کہ جس لڑکی کو سورج دیوتا پر قربان کیا جاتا ہے اسے چھری کے ساتھ بکری کی طرح آہستہ آہستہ ذبح کیا جاتا ہے۔
فرعون اور سپہ سالار وہاں سے چلے گئے۔ کاہن اعظم نے کوٹھڑی سے پجاری کو اپنے ساتھ لیا اور پہرے دار سے کہا۔
"اس کی سخت نگرانی کرنا۔ اس محل میں ایک غیبی عورت موجود ہے"
پھر اس نے اپنے لمبے چغے کی جیب سے ایک سفوف نکال کر اس پر کچھ پڑھ کر پھونک ماری اور سفوف کو کوٹھڑی میں چھڑک دیا۔ سفوف کے چھڑکتے ہی اس کا غبار اڑا تو ماریا کا سانس رکنے لگا۔ وہ فوراً لپک کر کوٹھڑی کے دروازے سے باہر آ کر کھڑی ہو گئی۔ کاہن اعظم نے پہرے دار سے کہا۔
"اس سفوف کی تیز بو کسی روح کسی غیبی عورت کو اس کوٹھڑی میں نہیں آنے دے گی۔ تم اس لڑکی کو کوٹھڑی سے باہر نہ آنے دینا"
پہرے دار نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اس سفوف کی تیز بُو سے اس لڑکی کا سانس تو نہیں بند ہو جائے گا؟"

کاہن اعظم یہ کہہ کر باہر نکل گیا کہ سفوف کی بُو کا اثر زندہ انسانوں پر ہرگز نہیں ہوتا۔ وہ بڑے سکون کے ساتھ سانس لے سکتے ہیں۔ ماریا کاہن اعظم کے جانے کے بعد وہیں کھڑی رہی۔ یہ کاہن اعظم کوئی بہت بڑا عامل اور جادوگر تھا۔ کم بخت کے سانپ نے ماریا کو دیکھ لیا تھا جو ماریا کی زندگی میں پہلا واقعہ تھا اور اب اس بد بخت نے لڑکی کو کوٹھڑی میں منتر پڑھ کر ایسا سفوف چھڑک دیا تھا کہ جس کی تیز بُو میں ماریا کا دم گھٹتا تھا اور وہ کوٹھڑی کے اندر نہیں جا سکتی تھی اور جب تک وہ کوٹھڑی کے اندر نہ جائے اس سے کوئی بات نہیں کر سکتی تھی اور نہ اسے وہاں سے اپنے ساتھ بھگا سکتی تھی۔ لیکن ماریا نے اس غریب لڑکی کی جان بچانے کا دل میں فیصلہ کر رکھا تھا۔ اسی لیے وہ وہاں کھڑی تھی اور دل میں سوچ رہی تھی کہ لڑکی کو وہاں سے کیسے نکال کر فرار ہونے میں مدد دے۔ غریب لڑکی بے ہوش تھی۔ کوٹھڑی کا دروازہ پہریدار نے بند کر کے تالا لگا دیا تھا اور نیزہ لیے باہر پہرہ دے رہا تھا۔ اس کے آگے جہاں تہہ خانے کی سیڑھیاں اوپر جاتی تھیں دو پہرے دار وہاں بھی تلواریں لیے پہرہ دے رہے تھے۔

یہاں سے غریب لڑکی کو زندہ سلامت نکال کر لے جانا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ مشکل کام تھا مگر ماریا اس مشکل کو حل کرنے کا عہد کیے ہوئے تھی۔ ماریا نے کوٹھڑی کے دروازے کے قریب جا کر لوہے کے دروازے میں تھوڑا سا سر اندر ڈالا اور پھر جلدی سے سر باہر کھینچ لیا۔ اسے چھینک آ گئی مگر اس کی چھینک کوئی نہ سن سکا۔ کیونکہ ماریا کی آواز دوسرا اسی وقت سن سکتا تھا جب وہ چاہتی کہ دوسرا اس کی آواز سنے۔ ورنہ ویسے کوئی نہیں سن سکتا تھا۔ کوٹھڑی کے اندر ابھی تک کاہن اعظم کے زہریلے سفوف کا اثر موجود تھا۔ ماریا اس کاہن اعظم کی جادوگری کو بُرا بھلا کہنے لگی۔ کم بخت بڑا خطرناک کاہن تھا۔ مگر ماریا بھی اگر اپنی آئی پر آ جاتی تو آسمان کا ٹکڑا اتار لاتی تھی اس نے بھی اس مکار کاہن اعظم کو شکست دینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

وہ کوٹھڑی کے باہر سیڑھیوں تک جو برآمدہ بنا ہوا تھا اس میں ٹہلنے لگی۔ وہ اس وقت کا انتظار کرنے لگی کہ اسے لڑکی کو اغوا کرنے کا کوئی موقع ملے۔ ماریا کو معلوم تھا کہ ابھی شام سے پہلے اس لڑکی کو قربان نہیں کریں گے۔ جب اس نے دروازے کے اندر گردن ڈالی تھی تو دیکھا تھا کہ لڑکی ہوش میں آ چکی تھی۔ اور دیوار کے ساتھ سر گھٹنوں میں دیئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیٹھی سسکیاں بھر رہی تھی۔ کاہن اعظم ایسا ہوشیار اور زبردست عامل تھا کہ اس نے ایسا زہریلا سفوف کوٹھڑی میں چھڑکا دیا تھا کہ جس میں ایک عام انسان تو بڑی آسانی سے سانس لے سکتا تھا مگر غیبی آدمی یا روح کا اس میں دم گھٹنے لگتا تھا۔

ادھر سپہ سالار فرعون کو شاہی محل کے دروازے پر چھوڑ کر فوراً واپس فرعون کی بہن کے محل میں آگیا۔ وہ اس کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے سپہ سالار کو اندر آتا دیکھ کر کمرے کا دروازہ بند کر دیا اور کہا۔

"دیوتا ہم پر مہربان ہیں کہ فرعون کو ہم پر شک نہیں پڑا۔ نہیں تو ہمارا زندہ بچنا محال تھا"

سپہ سالار آمدیس بولا۔

"اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ دیوتاؤں نے ہمیں ایک اور موقع دیا ہے کہ ہم فرعون کو ہلاک کر کے تخت پر قبضہ کر لیں"

فرعون کی بہن نے پوچھا۔

"تم مجھے کون سی دوسری ترکیب بتانے لگے تھے؟"

سپہ سالار تخت پر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنا تانبے کا ہلمٹ اتار کر میز پر رکھ دیا اور چاندی کے گول پیالے میں اناروں

کا شربت بھر کر پیا اور ٹھنڈا سانس لے کر بولا۔

"تم میری ترکیب سنو گی تو حیران رہ جاؤ گی"

"دیوتا تم پر مہربان ہوں۔ مجھے جلدی سناؤ"

پھر سپہ سالار آمدیس نے خلائی لڑکی کیٹی کے ملنے کا اور اپنی حویلی میں چوروں کے آنے کا سارا واقعہ سنایا اور کہا۔

"وہ لڑکی اتنی چھوٹی ہے کہ تمہاری قمیض کی جیب میں آ کر آرام سے سو سکتی ہے"

"میں تو سن کر حیران ہو گئی ہوں آمدیس! کیا اس دنیا میں اتنی چھوٹی چھوٹی انسانی مخلوق بھی ہوتی ہے؟"

"ہوتی ہو گی جب ہی تو وہ مل گئی ہے۔ مگر وہ کہتی ہے کہ وہ خلا سے زمین پر آئی ہے۔ جسے میں نہیں مانتا۔ کیونکہ بھلا خلا میں بھی کوئی دنیا ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ وہ کوئی زمین کے اندر کی مخلوق ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے ہمارے ملک کی جاسوسی کرنے آئی ہے۔ مگر میں اس سے فرعون کو ہلاک کرنے کا کام لینا چاہتا ہوں"

"وہ کیسے؟" فرعون کی بہن نے پوچھا۔

آمدیس بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"غور سے سنو! میں اس خلائی بونی کو بادشاہ کے سرہانے میں بند کرا دوں گا اور اس کی جیب میں ایک زہریلا سفوف ہو گا جو وہ آدھی رات کو جب بادشاہ فرعون سو جائے گا تو یہ خلائی لڑکی سرہانے میں سے نکل کر اس کی ناک کے آگے چھڑک دے گی۔ اس کے بعد فرعون صرف ایک سانس لے سکے گا اور زہر اس کے اندر جا کر اسے ہلاک کر ڈالے گا اور کسی کو پتہ بھی نہ چل سکے گا کہ اسے کس نے ہلاک کیا ہے۔ کیونکہ فرعون کی خواب گاہ کے دروازے اندر سے اسی طرح بند ہوں گے اور باہر پہرا بھی لگا ہوا ہو گا"

فرعون کی بہن نے پوچھا۔

"کیا وہ لڑکی فرعون کو زہر دینے پر تیار ہو جائے گی؟"

سپہ سالار آندلیس بولا۔

"اسے تیار کرنا بڑا کام ہے اب تم میرا کام دیکھو"

فرعون کی بہن کے محل سے نکل کر سپہ سالار سیدھا اپنے محل یعنی اپنی شاندار حویلی میں آ گیا۔ اپنے کمرے میں گیا۔ دروازہ اندر سے بند کیا۔ کھڑکیوں پر پردے کھینچے کہ کوئی اسے دیکھ نہ لے اور الماری میں سے خلائی

بونی لڑکی کیٹی کو نکال کر میز پر سرہانے سمیت رکھ دیا۔ کیٹی بیچاری الماری کے اندر پڑے پڑے پریشان ہو گئی تھی اس نے اپنی پتلی سی آواز میں سپہ سالار سے کہا۔

"اگر تم لوگ کسی خدا کو مانتے ہو تو اس خدا کے لیے مجھے آزاد کر دو۔ چاہے میرا کچھ بھی حشر ہو مگر مجھے کھلی ہواؤں میں جا کر چھوڑ آؤ"

سپہ سالار بولا۔

"پیاری بیٹی! میں تمہیں چھوڑ دوں مگر فرعون تمہارا دشمن ہو گیا ہے"

"وہ کیسے؟" کیٹی نے پوچھا۔

سپہ سالار نے ایک جھوٹی کہانی سنانی شروع کر دی۔

"جن چوروں نے تمہیں میری حویلی میں آتارا تھا ان کا ایک ساتھی بھی تھا۔ اس کو کسی طرح تمہارے بارے میں معلوم ہو گیا تھا"

کیٹی نے کہا۔

"مگر چور تو مجھے غار سے لے کر سیدھا حویلی کی چھت پر آ گئے تھے؟"

"ہو سکتا ہے ان کا تیسرا ساتھی انہیں تمہیں میرے کمرے میں اتارنے کے بعد انہیں چھت پر ملا ہو۔ بہرحال

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس پور نے بادشاہ کے خاص نجومی کو جا کر بتایا ہے کہ خلا سے ایک مخلوق مصر میں اتر آئی ہے جو بہت چھوٹی ہے مگر ان کے سانس سے زہریلی ہوا پھیل رہی ہے نجومی نے بادشاہ فرعون کو جا کر پیش گوئی کر دی ہے کہ یہ خلائی مخلوق اس کو اور اس کی رعایا کو ہلاک کر دے گی۔ چنانچہ بادشاہ نے اعلان جاری کر دیا ہے کہ خلائی مخلوق جہاں کہیں نظر آئے اسے وہیں پتھر مار مار کر یا تلواریں مار مار کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو۔ اب تم ہی بتاؤ کہ میں تمہیں کیسے آزاد کر سکتا ہوں تم باہر گئیں تو لوگ بادشاہ کے حکم سے تمہیں قتل کر ڈالیں گے ''

خلائی لڑکی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

''میں نے فرعون کا کیا بگاڑا ہے جو اس نے میرے خلاف یہ حکم دیا''

سپہ سالار بولا۔

''یہی تو میں بھی کہتا ہوں۔ مگر تم فکر نہ کرو میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ایسے بادشاہ کو میں ایک ماہ کے لیے بے ہوش کر کے کمرے میں بند کر دوں اور خود تخت پر بیٹھ کر خلائی مخلوق کو ہلاک کرنے کا

اعلان واپس لے لوں اور جب تم یہاں سے نکل جاؤ اور رعایا کے حالات اچھے ہو جائیں تو بادشاہ کو ہوش میں لا کر پھر تخت پر بٹھا دوں گا اس طرح سے سانپ بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹے گی تمہاری موت کا حکم بھی واپس ہو جائے اور تم بڑے آرام سے یہاں سے نکل جاؤ گی۔ بلکہ میرے سپاہی خود تمہیں جہاں تم جانا چاہو گی تمہیں چھوڑ آئیں گے کیا خیال ہے تمہارا؟''

''مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے بھلا''، کیٹی نے کہا۔

سپہ سالار بولا۔

''لیکن اس سلسلے میں تمہیں ہماری مدد کرنی ہو گی''

''وہ کیا، میں تیار ہوں''

سپہ سالار خوش ہوا۔ تیر ٹھیک نشانے پر لگا تھا۔

''تم تو جانتی ہو کہ فرعون کو بے ہوش کرنا بہت مشکل کام ہے۔ اس کے کمرے میں کوئی بھی رات کو داخل نہیں ہو سکتا۔ مگر تم اتنی چھوٹی ہو کہ تم بڑی آسانی سے جا سکتی ہو۔ تمہیں میں بے ہوش کرنے والی دوا دے دوں گا۔ تم فرعون کے کمرے میں چلی جانا۔ جب وہ سو جائے تو بے ہوشی کی دوا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کی ناک کے آگے ڈال دینا۔ وہ فوراً ایک ماہ کے لیے بے ہوش ہو جائے گا۔"
کیا تم تیار ہو؟"

"کیوں نہیں۔ اس میں میری آزادی کا معاملہ ہے۔ بلکہ میری زندگی اور موت کا سوال ہے۔ فرعون بڑا ظالم ہے جس نے بے ضرر خلائی مخلوق کے قتل کا حکم دیا ہے۔ میں تو اسے ہلاک کر ڈالنا چاہوں گی۔"

سپہ سالار نے سوچا کہ اسے نہیں بتانا چاہیئے کہ اس کا مقصد یہی ہے اور وہ یہی کام کرنے جا رہی ہے۔ اس نے کیٹی کے سر پہ انگلی رکھ کر کہا۔

"پیاری بیٹی اس کی ضرورت نہیں۔ جو کام گڑ دینے سے نکل سکتا ہے اس کے لیے زہر استعمال کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ بادشاہ بے ہوش ہو جائے گا اور میں فرعون کا تاج پہن کر تمہاری رہائی اور خلائی مخلوق کی جان بخشی کا اعلان کر دوں گا بس اور کیا چاہیئے تمہیں۔"

"بالکل ٹھیک ہے۔ مگر میں فرعون کے کمرے میں رات کو کیسے جاؤں گی؟" کیٹی نے پوچھا۔

سپہ سالار نے کہا۔

"یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ بادشاہ فرعون کو سونے کے لیے ہر روز ایک نیا سرہانہ دیا جاتا ہے اور یہ میری ڈیوٹی ہے کہ میں سپہ سالار کی حیثیت سے سرہانے کی جانچ پڑتال کر کے دیکھوں کہ کسی دشمن نے اس کے اندر کچھ چھپا تو نہیں دیا جو بادشاہ کے لیے موت کا باعث بن جائے۔ چنانچہ آج رات جب میں سرہانہ بادشاہ کی خواب گاہ میں بھجوانے لگوں گا تو اس کے اندر تمہیں چھپا دوں گا۔ تمہاری جیب میں بے ہوش کرنے والا وہ سفوف ہوگا جو تم نے بادشاہ فرعون کی ناک کے آگے اس وقت چھڑکنا ہوگا جب تمہیں یقین ہو جائے کہ وہ سو گیا ہے۔ اس کے بعد تم واپس سرہانے میں گھس جاؤ گی۔ بادشاہ بے ہوش ہو جائے گا اور میں تمہیں صبح صبح ہی سرہانے میں سے نکال کر لے جاؤں گا۔ ٹھیک ہے؟"

کیٹی نے پوچھا۔

"کہیں سرہانے کے اندر میرا دم تو نہیں گھٹے گا؟"

سپہ سالار نے کہا۔

"بادشاہ کے سرہانے میں نازک چڑیوں کے ریشمی پر ہوتے ہیں۔ اندر تم بڑے آرام سے لیٹی رہو گی کیونکہ سرہانے کے اندر ہوا آتی رہتی ہے۔ میں اس میں ایک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خفیہ سوراخ بھی کر دوں گا"
کیٹی نے کہا۔

"بہت خوب۔ مجھے کس وقت تمہارے ساتھ چلنا ہوگا؟"
سپہ سالار نے خوش ہو کر کہا۔

"آج شام کو آکر میں تجھے اپنے ساتھ لے چلوں گا۔"
اب تم آرام کرو۔
کیٹی نے کہا۔

"الماری کا دروازہ تھوڑا سا کھلا رکھنا میرا دم گھٹتا ہے"
"کوئی بات نہیں ننھی بیٹی!"

سپہ سالار نے خلائی لڑکی کیٹی کو انگلی سے اٹھا لیا اور الماری کے اندر دراز میں دوبارہ سرہانے سمیت ڈال دیا اور الماری کا ایک پٹ تھوڑا سا کھلا رکھا مگر باہر نکلتے ہوئے دروازے پر تالا ڈال دیا تاکہ اگر خلائی لڑکی اپنا ارادہ بدل لے تو کمرے سے باہر نہ نکل سکے۔ وہ سیدھا فرعون کی بہن کے ہاں گیا اور جا کر اسے ساری بات سنا دی اور بتایا کہ وہ کامیاب ہو گیا ہے۔

"آج رات فرعون کی آخری رات ہو گی"
سپہ سالار نے مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کہا۔ فرعون کی بہن بولی۔

"کہیں وہ بونی مخلوق بدل تو نہ جائے گی؟"

"نہیں۔ میں نے اسے فرعون کے خلاف کر دیا ہے وہ تو اسے ہلاک کرنے پر تیار ہو گئی تھی"

اور سپہ سالار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"ایسی موت کسی فرعون کو نصیب نہیں ہوئی ہو گی کہ اسے ایک خلائی لڑکی زہر دے کر ہلاک کرے۔"
فرعون کی بہن نے کہا۔

"مگر وہ غیبی عورت کون ہے جو محل میں چل پھر رہی ہے۔ اس سے ہوشیار رہنا"
سپہ سالار بولا۔

"میں اس سے بھی نمٹ لوں گا۔ مجھے آج رات فرعون کو قتل کر لینے دو"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قتل کی دوسری سازش

سورج غروب ہونے لگا۔

ساتھ ہی ماہی گیر کی غریب بیٹی کو سورج دیوتا کے آگے قربان کر دینے کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ اشلوک گاتی ہوئی پجاریوں کی ٹولی قربان ہونے والی لڑکی کو لینے کے لیے جیل خانے کی طرف چل پڑی۔ ماریا اس عرصے میں کئی بار جیل کوٹھڑی کے اندر منہ ڈال کر دیکھ چکی تھی۔ کم بخت کاہن اعظم کے چھڑکے ہوئے زہریلے سفوف کا ابھی تک اثر پھیلا ہوا تھا اور ماریا کا دم گھٹنے لگ جاتا تھا۔ وقت گزرتا جا رہا تھا۔ قربانی کا وقت قریب آ رہا تھا۔

مندر کا ایک پجاری اندر آیا۔ اس نے پہریداروں سے کہا۔

"قربان کی جانے والی لڑکی کو نکالا جائے"

اسی وقت قید خانے کا دروازہ کھول دیا گیا۔ دو پہریدار اندر گئے۔ انہوں نے لڑکی کے ہاتھ پیٹھ پر رسی سے باندھ

اور اسے ایک تختے پر بٹھا کر باہر لے آئے۔ ماریا ان کے ساتھ ساتھ جا رہی تھی۔ لڑکی کا بُرا حال تھا۔ بے چاری کا رنگ زرد تھا اور آنکھوں میں آنسو بھی خشک ہو گئے تھے۔ مندر اور قید خانے کے درمیان ایک اہرام کی طرز کا بنا ہوا شاہی حمام تھا۔ ہر لڑکی کو قربانی سے پہلے وہاں غسل دیا جاتا تھا۔ اس لڑکی کو بھی حمام غسل کے لیے لے جایا گیا۔

یہی وہ وقت تھا جب ماریا کو کچھ کرنا تھا۔ وگرنہ اس کے بعد لڑکی کو وہاں سے نکالنا ناممکن ہو جاتا۔ حمام کے اندر چھوٹے چھوٹے کمرے بنے تھے۔ جہاں زمین میں چشموں کے اندر پانی بہہ رہا تھا۔ یہ سفید پتھر کے چشمے تھے۔ لڑکی کو یہاں ایک چشمے پر پجاری عورتوں نے غسل دیا۔ اس کے جسم پر خوشبوئیں چھڑکیں۔ اسے نئے سفید کپڑے پہنائے اور گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور اسے ایک چھوٹے سے کمرے میں بند کر دیا تاکہ وہ اکیلی رہ کر دیوتاؤں کے حضور زندگی کی آخری دعا مانگ لے۔ ماریا حرکت میں آ گئی۔

اس نے دیکھا کہ لڑکی اندر اکیلی بیٹھی آنسو بہا رہی تھی اور باہر دو عورتیں بیٹھی اس کے لیے پھولوں کا تاج بنا رہی تھیں۔ حمام کے باہر بڑے دروازے کے آگے وہ شاہی سواری کھڑی تھی جو لڑکی کو قربانی کی جگہ لے جانے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کا انتظار کر رہی تھی۔

ماریا حمام کا ایک پچھلا دروازہ بھی دیکھ چکی تھی۔ وقت بے حد نازک اور قیمتی تھا۔ ماریا ان حمام کے باہر بیٹھی پھولوں کا تاج بنانے والی عورتوں کے پاس آئی اور ایک ہی وقت میں دونوں کی گردنوں پر اتنی زور سے ہاتھ مارے کہ وہ ایک سکینڈ کے اندر اندر بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ ماریا بھاگ کر حمام کے اندر گئی اور لڑکی سے کہا۔

"گھبرانا نہیں۔ میں تمہاری ہمدرد روح ہوں۔ اور تمہیں بچانے آئی ہوں۔ جلدی سے اس دروازے میں سے نکل کر حمام کے پچھلے دروازے کی طرف آؤ۔ میں تمہارے ساتھ ساتھ ہوں۔ فکر نہ کرنا"

لڑکی پہلے تو چیخ مار کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر جب روح نے اسے تسلی دی کہ وہ اس کی زندگی بچانے آئی ہے اور اسے موت کے منہ سے نکال کر لے جانا چاہتی ہے تو وہ ماریا کے کہنے کے مطابق حمام سے نکلی اور پچھلے دروازے کی طرف آ گئی۔ سورج غروب ہو رہا تھا اور شام کی سرخی چاروں طرف پھیل رہی تھی۔ اس دروازے کے باہر کھجوروں کے جھنڈ ہی جھنڈ تھے اور جگہ جگہ جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں۔

ماریا نے کہا۔

"درختوں کے ان جھنڈوں میں سے گزر کر دریا کی طرف چلو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں گھبرانا نہیں۔ میں تمہاری ہمدرد ہوں ——"

جب انسان کو موت سامنے نظر آ رہی ہو تو وہ ہر کام کر گزرتا ہے کہ کسی طریقے سے اس کی زندگی بچ جائے۔ لڑکی ماریا کی غیبی آواز سے گھبرائی ہوئی ضرور تھی مگر دوسری طرف بھی اسے اپنی موت نظر آ رہی تھی۔ ویسے بھی آج سے تین چار ہزار سال پرانے زمانے میں لوگوں کا روحوں سے بڑا تعلق رہا کرتا تھا اور کسی کو جنگل میں یا گھر میں کسی روح کا مل جانا کوئی اتنی زیادہ خوف زدہ کرنے والی بات نہیں ہوا کرتی تھی۔ ہاں روح کی ایک گھبراہٹ ضرور ہوتی تھی جو آج بھی ہے۔

لڑکی ماریا کے کہنے کے مطابق کھجور کے درختوں کے جھنڈ کی طرف بھاگ اٹھی۔ وہ سر نیچا کیے بھاگ رہی تھی۔ ماریا اس کے پیچھے پیچھے تھی اور دیکھتی جاتی تھی کہ کوئی اس کا تعاقب تو نہیں کر رہا۔ آگے دریا آ گیا۔ ماریا نے کہا۔

"تمہیں تیرنا آتا ہے؟"

لڑکی نے کہا۔

"میں ماہی گیر کی بیٹی ہوں۔ تیرنا جانتی ہوں"

ماریا بولی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"دریا میں چھلانگ لگاؤ اور تیر کر دوسرے کنارے پر پہنچو۔ میں ساتھ ساتھ آؤں گی"

لڑکی دریا میں اتر گئی اور تیرتی ہوئی دریا کے دوسرے کنارے کی طرف بڑھنے لگی۔ دریائے نیل کی سطح پر ڈوبتے سورج کی سنہری کرنیں پھیلی ہوئی تھیں۔ جونہی لڑکی دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچی مندر کی جانب ایک شور مچ گیا۔ انہیں ل گیا تھا کہ سورج دیوتا پر قربان کی جانے والی لڑکی فرار ہے۔ یہ ایسا گھناؤنا جرم اور گناہ تھا جسے اس نے کی مصری سوسائٹی میں ناقابل معافی سمجھا جاتا تھا ور جس کی سزا ایک ایسی موت تھی کہ جس کو دیکھ کر دوسروں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے اور دیکھنے والے بے وش ہو جاتے تھے۔

سپاہی اور پہرے دار گھوڑوں پر سوار ہو کر لڑکی کی ش میں نکل کھڑے ہوئے۔ مندر کے اوپر رکھی ہوئی رے کی نوبت بجا دی گئی ماریا نے گھوڑ سواروں کو دریا طرف آتے دیکھا تو لڑکی سے کہا۔

"تمہارے قدموں کے نشان پر وہ لوگ دریا پار کر کے ادھر آجائیں گے۔ اور تمہیں پکڑ لیں گے۔ اس لیے جتنی تیز بھاگ سکتی ہو بھاگنا شروع کر دو۔ میں تمہارے

ساتھ ساتھ بھاگ رہی ہوں"

لڑکی نے یہ سن کر دور صحرا میں نظر آنے والے ٹیلوں کی طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ دوسری طرف اس کی تلاش میں نکلے ہوئے مصری سپاہیوں نے دریا میں گھوڑے ڈال دیئے۔ وہ دریا پار کر کے باہر نکل آئے اور زمین پر لڑکی کے قدموں کے نشان دیکھ کر گھوڑوں کو آگے بڑھا دیا۔ جدھر لڑکی بھاگ رہی تھی ادھر ہی مصری گھوڑ سوار آرہے تھے۔ آخر ایک سپاہی نے غروب ہوتے سورج کی سنہری روشنی میں دور میدان میں لڑکی کو بھاگتے دیکھ لیا۔ وہ چلایا۔

"وہ جا رہی ہے۔ پکڑو اسے"

باقی سپاہیوں نے بھی لڑکی کو دیکھا اور اس کی طرف گھوڑے دوڑا دیئے۔ ماریا نے گھوڑوں کو آتے دیکھا تو سمجھ گئی کہ وہ اگر ایک ایک کر کے ان سپاہیوں کو مار بھی ڈالے گی تو ان میں سے ایک نہ ایک سپاہی لڑکی کو قتل کرنے میں ضرور کامیاب ہو جائے گا۔ کیونکہ جب کوئی لڑکی قربانی سے بھاگ جاتی تھی تو فرعون اور کاہن اعظم کا حکم تھا کہ اسے قتل کر کے اس کی لاش مندر میں لائی جائے کیونکہ اب وہ مندر کی قربانی کے لائق نہیں رہتی تھی اور اس کی لاش دیوتا کے آگے پیش کی جاتی تھی تاکہ دیوتا کے انتقام کی آگ ٹھنڈی ہو جائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آخر ماریا کو اسی ترکیب کا خیال آیا جس کو وہ ایسے نازک موقعوں پر استعمال کیا کرتی تھی۔ وہ رُک گئی۔ اس نے لڑکی کو بھی روک لیا اور کہا۔

"سنو۔ اپنی جگہ پر خاموشی سے کھڑی ہو جاؤ میں تمہیں اپنے کندھوں پر بٹھا لوں گی جب تمہارے پاؤں زمین سے اوپر اٹھ جائیں گے تو تم بھی میرے ساتھ غائب ہو جاؤ گی اور صرف اس صورت میں ظاہر ہو گی جب میں تمہیں دوبارہ زمین پر کھڑی کر دوں گی"

لڑکی سپاہیوں کو قریب آتا دیکھ کر سخت پریشان تھی۔ اس نے کہا۔

"دیوتا تمہیں خوش رکھیں۔ جو کچھ کرنا ہے جلدی کرو"

وہ ایک جگہ کھڑی ہو گئی۔ ماریا اس کے قریب آئی اور اسے اٹھا کر اپنے کندھوں پر بٹھا لیا۔

مصری سپاہی جو گھوڑے دوڑاتے چلے آ رہے تھے اور جنہوں نے لڑکی کو دیکھا تھا اور اب بھی دیکھ رہے تھے کہ وہ کھڑی ہو گئی ہے یہ دیکھ کر ششدر رہ گئے کہ لڑکی اچانک غائب ہو گئی ہے اور کہیں نظر نہیں آ رہی۔ وہ کہاں چلی گئی؟ وہ کہاں جا سکتی ہے؟ وہ ابھی تو یہیں کھڑی

تھی۔ میں اسے دیکھ رہا تھا۔ میں بھی اسے دیکھ رہا تھا۔ سب سپاہی ایک دوسرے سے سوال کر رہے تھے اور حیران ہو رہے تھے۔ ماریا ان سے تھوڑے فاصلے پر ماہی گیر کی لڑکی کو اپنے کندھوں پر اٹھائے خاموش کھڑی تھی۔ سپاہیوں نے گھوڑوں سے نیچے اتر کر زمین پر لڑکی کے پاؤں کے نشان دیکھے۔ اس کے پاؤں کے نشان پیچھے سے برابر چلے آتے تھے اور پھر ایک جگہ پہنچ کر اچانک غائب ہو گئے تھے۔

"یہاں سے آگے نشان کہاں چلے گئے؟"

"وہ ضرور کوئی بد روح ہو گی"

"شاید کوئی چڑیل ہو"

سپاہی ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔ ماریا کو شرارت سوجھی۔ اس نے آگے بڑھ کر ایک سپاہی کی پیٹھ پر زور سے لات ماری۔ وہ منہ کے بل گر پڑا۔ ماریا نے دوسرے سپاہی کے بھی لات مار دی۔ وہ بھی گر پڑا۔ دو سپاہیوں کو اپنے آپ زمین پر گرتے دیکھ کر دوسرے سپاہی گھبرا گئے۔ ماریا نے اس ارادے کے ساتھ کہ دوسرے اس کی آواز سنیں منہ اوپر اٹھا کر چڑیلوں ایسی ڈراؤنی آواز نکالی۔

اس آواز کا نکلنا تھا کہ سپاہیوں کے چھکے چھوٹ گئے۔ گھوڑے ڈر گئے۔ سپاہی گھوڑوں پر سوار ہوئے اور انہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زور زور سے ہنٹر مارتے وہاں سے ایسے بھاگے کہ پیچھے مڑ کر کسی نے نہ دیکھا۔ جب وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے تو ماریا نے لڑکی کو کندھے سے اتار دیا۔ لڑکی نے کہا۔

"میری بہن! تم کس قدر نیک روح ہو۔ تمہارے کندھوں پر بیٹھ کر بھی مجھے محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ میں کسی انسان کے کندھوں پر بیٹھی ہوں یوں لگ رہا تھا جیسے میں ہوا میں بیٹھی ہوئی ہوں"

ماریا نے کہا۔

"میری بہن! ان باتوں کو چھوڑو اور یہاں سے جتنی جلدی ہو سکتا ہے نکل چلو۔ کیونکہ ہو سکتا ہے یہاں کاہن اعظم بھی آ جائے وہ بڑا زبردست عامل اور جادوگر ہے وہ مجھے پریشان کر سکتا ہے اور اگر میں تو خود پریشان ہو گئی تو تمہیں نہ بچا سکوں گی"

لڑکی بولی۔

"اگر ہمارے پاس گھوڑا ہوتا تو ہم جلدی سفر کر لیتے۔ یہاں سے پچاس کوس دور میرے باپ کا گھر ہے جو اپنی طرف سے مجھے مار بیٹھا ہے اور میری اور میری موت پر آنسو بہا کر صبر شکر کر بیٹھا ہو گا"

ماریا بولی۔

"گھوڑے کا انتظام تو آگے چل کر ہو جائے گا مگر تمہیں اپنے باپ کے گھر ہرگز ہرگز نہیں جانا چاہیئے۔ سپاہی وہاں پہرہ لگا دیں گے کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ فرار ہونے کے بعد تم اپنے باپ کے پاس پہنچنے کی کوشش کرو گی"

لڑکی نے کہا۔

"مگر مجھے اپنے باپ سے بے حد پیار ہے۔ میں ہر حالت میں اس کے پاس جانا چاہتی ہوں"

ماریا نے کہا۔

"تم وہاں نہیں جاؤ گی۔ اس کی بجائے تم جہاں پر ہو گی۔ تمہارا باپ وہاں آجائے گا۔ اب یہاں سے نکل چلو"

لڑکی نے تیز تیز قدموں کے ساتھ ماریا کے ساتھ چلنا شروع کر دیا۔ ماریا نے کہا۔

"اگرچہ میں ایک روح ہوں مگر میرے ساتھ ایک عجیب بات یہ ہے کہ میں بڑے سے بڑے پتھر کو اٹھا کر پرے پھینک دیتی ہوں۔ لوہے کے دروازے کو اکھاڑ دیتی ہوں۔ مگر کسی انسان یا جانور کو اپنے کندھے پر بٹھاتی ہوں تو اس کا پورا بوجھ محسوس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرتی ہوں۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں تمہیں اپنے کندھوں پر بٹھا کر غائب کر کے یہاں سے لے جاتی۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ تمہیں اپنے کندھوں پر سوار کرا کے تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ کر تمہیں غائب کر سکتی ہوں جیسا کہ ابھی میں نے کیا تھا۔"

لڑکی نے کہا۔

"ہمیں گھوڑوں کی ضرورت ہے اس وقت"

ماریا نے کہا۔

"صرف ایک گھوڑا مل جائے تو کام چل جائے گا"

دونوں صحرا میں چلتے چلتے ٹیلے کے پاس پہنچ گئیں۔ اب شام کا اندھیرا پھیل گیا تھا۔ ماریا نے کہا کہ اس ٹیلے کے کر غار میں رات گزارنا ٹھیک نہیں ہو گا کیونکہ سپاہیوں کے د آجانے کا خطرہ تھا۔ اس پر اس لڑکی نے کہا۔

"میں پچاس کوس تک پیدل بھی تمہیں چل سکوں گی۔ میرا گاؤں یہاں سے پچاس کوس دور ہے"

ماریا بولی

"تمہیں اپنے گاؤں نہیں جانا ہو گا۔ وہاں تم پکڑی جاؤ گی"

لڑکی بولی۔

"پھر میں کہاں جاؤں گی؟"

ماریا نے کہا۔

"یہاں سے دس میل جنوب مشرق کی طرف فرعون کا ایک اہرام ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ تم وہاں جا کے چھپ جاؤ۔ میں تمہارے باپ کو وہاں لے آؤں گی۔ پھر تم دونوں کو اس ملک کی سرحد پار کرا دوں گی تم کسی دوسرے ملک میں جا کر نئی زندگی شروع کرنا۔ کیونکہ اب تم مصر میں زندگی بسر نہ کر سکو گی۔ فرعون کے سپاہی تمہیں اور تمہارے باپ کو زندہ نہ چھوڑیں گے"

لڑکی نے کہا۔

"تمہارا خیال درست ہے۔ میں ایسا ہی کروں گی"

"تو پھر یہاں سے جنوب مشرق کی طرف چلنا شروع کرتے ہیں"

اور ماریا ماہی گیر کی مفرور لڑکی کو لے کر جنوب مشرق کی جانب روانہ ہو گئی۔ ماریا کے دل میں فرعون کا خیال بھی لگا ہوا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ سپہ سالار آندریس فرعون کو ایک بار پھر ہلاک کرنے کی کوشش کرنے والا ہے۔ اس نے ماریا کے سامنے فرعون کی بہن سے کہا تھا کہ اس کے دماغ میں فرعون کو ہلاک کرنے کی ایک انوکھی ترکیب آئی ہے۔ وہ ترکیب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیا تھی؟ فرعون کے اچانک آجانے کی وجہ سے اس
فرعون کی بہن کو یہ ترکیب نہ بتا سکا تھا۔ ماریا کے
ہیں ناگ اور عنبر کے علاوہ خلائی لڑکی کا خیال بھی تھا
اس کے ساتھ رکھے تابوت میں لیٹ کر اس زمانے
آئی تھی۔ ماریا اس کے لیے بھی پریشان تھی کہ وہ خدا جانے
مصر کے کس مقام پر ظاہر ہوئی ہو گی اور کس حال میں
گی۔ کیونکہ اس بات کا اسے یقین تھا کہ وہ اس کے
مصر کے ملک میں ہی آئی ہو گی کیونکہ دیوی سلامیوس
سے اس کا وعدہ کیا تھا۔ ماریا نے اب یہی سوچا تھا کہ
ماہی گیر لڑکی اور اس کے باپ کو مصر کی سرحد عبور
کر واپس شاہی محل میں آئے گی اور فرعون کو بچانے
کوشش کرے گی۔ وہ زیادہ سے زیادہ ایک اور دن
خطرہ مول لے سکتی تھی۔ کیونکہ سپہ سالار فرعون کو
سے جلد ٹھکانے لگانا چاہتا تھا۔ پہلی سازش ناکام
جانے کے بعد اب وہ مصر کے تخت پر قبضہ کرنے کو
بہت بے تاب تھا۔ ماریا کے اندازے کے مطابق وہ
کو اہرام کے اندر کسی محفوظ جگہ پر چھوڑنے کے بعد
رات اس کے باپ کے گاؤں جا کر اسے اہرام میں
آئے گی اور پھر دوسرے دن صبح ہی صبح انہیں کسی نہ

مصر کی سرحد پار کرا دے گی اور اگلے روز شام
پہلے پہلے شاہی محل میں واپس آجائے گی۔
رات ہو گئی شہر میں چراغ جل اٹھے۔ کھانے کے بعد
سونے کی تیاریاں کرنے لگے۔ شاہی محل میں بھی خواب
وں میں جانے کا وقت آگیا۔ سپہ سالار آندلیس نے
سفوف کی چھوٹی سی پڑیا جیب میں رکھی اور خلائی
کیٹی کو الماری میں سے نکالا اور کہا۔
"اچھی بولی لڑکی! فرعون کو اپنے راستے سے تھوڑی
دیر کے لیے ہٹانے کا وقت آگیا ہے۔ یاد رکھو!
تم جو سفوف اس کی ناک کے آگے چھڑکو گی اس سے
وہ مرے گا نہیں بلکہ بے ہوش ہو جائے گا اور پھر
تم کو آزاد کر دیا جائے گا۔ اور تمہاری جان محفوظ ہو
جائے گی ورنہ فرعون تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔ کیا
تم تیار ہو؟"
"میں تیار ہوں" کیٹی نے پتلی آواز میں کہا۔
سپہ سالار آندلیس نے خلائی لڑکی کیٹی کو الماری کے دراز میں
اٹھا کر اپنی دوسری جیب میں رکھا اور محل کی طرف چل
محل کے شاہی مال خانے میں اس کا انتظار ہو رہا تھا۔
اس رات کے لیے فرعون کے شاہی بستر کے لیے چادریں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور سرہانے اس کی نگرانی میں جانے والے تھے۔ سپہ سالار
خانے کے اندر اکیلا چلا گیا۔ اس نے دروازہ بند کر دیا اور جیب
سے خلائی لڑکی کو نکال کر صندوق کے اوپر ایک جانب کھڑا
کیا اور خود سرہانے میں ہاتھ ڈال کر کیٹی کے لیے لیٹنے کے
لیے جگہ بنانے لگا۔

"اچھی خلائی لڑکی! میں یہ سب کچھ تمہاری جان بچانے
کے لیے کر رہا ہوں۔ نہیں تو مجھے فرعون بننے کا کوئی
شوق نہیں ہے۔
کیٹی بولی۔

"میں جانتی ہوں۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں"
سرہانے کے اندر مناسب جگہ بنا کر آمندلیس سپہ سالار
نے زہر کے سفوف کی پڑیا خلائی لڑکی کی جیب میں رکھی
کہا۔

"یاد رکھنا۔ آدھی رات کے بعد جب فرعون گہری نیند
سو جائے اور خراٹے لینے لگے تو سرہانے کے نیچے
سے نکل کر بے ہوشی کا یہ سفوف اس کی ناک کے
آگے چھڑک کر واپس سرہانے کے اندر چلی جانا۔ باقی
میں سنبھال لوں گا۔ میں تمہیں صبح خود آ کر سرہانے
میں سے نکال لوں گا۔ تم باہر نکلنے کی کوشش نہ کرنا"

"بہت اچھا۔ اب میں جاتی ہوں"
اور یہ کہہ کر خلائی لڑکی سرہانے کے اندر جا کر پرندوں
کے نازک اور نرم پروں کے درمیان بنی ہوئی جگہ پر لیٹ گئی۔
سپہ سالار نے سرہانے کے سوراخ کے آگے ہلکی روئی رکھ کر
اسے بند کر دیا اور خود سرہانہ لے جا کر فرعون کے پلنگ پر
دوسرے سرہانے کے اوپر رکھ دیا۔ وہاں سے وہ سیدھا
فرعون کی بہن کے محل میں آیا اور اسے یہ خوش خبری سنائی
کہ اس نے اپنے منصوبے کا پہلا مرحلہ مکمل کر لیا ہے۔
فرعون اپنی خواب گاہ میں رات بارہ بجے کے قریب داخل
ہوا۔ اتنی دیر تک خلائی لڑکی بے چاری سرہانے کے اندر لیٹی
جمائیاں لیتی رہی۔ سپہ سالار آمندلیس نے اسے فرعون کا دشمن
بنا دیا تھا۔ اس پر آمندلیس نے یہ اثر ڈال دیا تھا کہ فرعون نے
اس کی موت کا حکم صادر کر رکھا ہے۔ چنانچہ کیٹی فرعون کو بہت
جلد سفوف چھڑک کر بے ہوش کر دینا چاہتی تھی تاکہ سپہ سالار
تخت پر قبضہ کر کے اس کی جان بخشی کے حکم کا اعلان کرے
اور وہ وہاں سے آزاد ہو کر ماریا کی تلاش میں آزادی سے چل
پھر سکے۔

فرعون رات کے بارہ بجے کے قریب اپنی خواب گاہ
میں داخل ہوا۔ اس کی بیوی ملکہ مصر اس کے ساتھ تھی۔ کچھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیر وہ باتیں کرتے رہے اور پھر اپنے اپنے بچھونوں پر لیٹ گئے۔ خلائی لڑکی کیٹی کا تکیہ ذرا نیچے ہو گیا۔ کیونکہ اس پر فرعون نے اپنا سر رکھ دیا تھا۔ کیٹی تکیے کے اندر ہی اندر ایک طرف سے رینگتی ہوئی دوسری جانب چلی گئی۔ اب اسے فرعون کے خراٹے لینے اور گہری نیند سو جانے کا انتظار تھا۔

میں غیبی عورت نہیں

فرعون بستر پر لیٹا ہوا تھا۔

اس کی ملکہ بستر پر بیٹھی اس سے باتیں کر رہی تھی۔ وہ کسی غیبی روح کے بارے میں باتیں کرنے لگی۔ خلائی لڑکی کیٹی کے کان کھڑے ہو گئے۔ کیونکہ غیبی روح وہاں صرف ماریا ہی ہو سکتی تھی۔ ملکہ نے فرعون سے پوچھا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ وہاں کوئی غیبی روح موجود تھی؟"

"روح نہیں ملکہ ــــ کاہن اعظم نے کہا کہ یہ کوئی عورت ہے۔ زندہ عورت جو کسی جادو کی وجہ سے غائب ہو گئی ہے اور وہاں موجود ہے مگر ہمیں نظر نہیں آ رہی۔"

ملکہ بولی۔

"یہ کوئی عجیب مخلوق ہو گی۔"

فرعون نے کہا۔

"ہاں ــــ میرے وزیر کا کہنا ہے کہ آسمانوں میں بعض ستارے ایسے ہیں جن میں عجیب و غریب قسم کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لگ رہتے ہیں۔"

ملکہ نے پوچھا۔

"کیا ایسی مخلوق ہمارے محل میں ہمارے ملک میں بھی آسکتی ہے؟"

فرعون نے کہا۔

"آسکتی ہے مگر ابھی تک ایسی کوئی مخلوق یہاں دیکھی نہیں گئی۔ اگر ایسا کوئی انسان ہمارے ملک میں آیا تو میں اس کی بڑی عزت کروں گا۔ بلکہ اگر وہ عورت ہوئی تو اسے اپنی وزیر بنا لوں گا"

ملکہ نے کہا۔

"مجھے وزیر نہیں بنائیں گے؟"

فرعون اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"تم تو ہماری ملکہ ہو ملکہ ـــ ارے میں تو بھول ہی گیا۔ ابھی تو مجھے کنول کا عرق بھی پینا ہے"

ملکہ نے ایک رسی کھینچی۔ جس کے ساتھ بندھی ہوئی گھنٹی دوسرے کمرے میں بج اٹھی۔ شاہی کنیز سمجھ گئی کہ فرعون کنول کے عرق کا انتظار کر رہا ہے۔ وہ عرق کا گلاس لے کر اندر آگئی۔ فرعون نے عرق پیا اور پھر ملکہ سے باتیں کرنے لگا۔ وہ خلائی مخلوق کی اور غیبی روح ماریا کی باتیں کر رہے تھے۔

جب فرعون کی باتوں سے خلائی لڑکی کیٹی پر یہ راز کھلا کہ فرعون خلائی مخلوق کے خلاف نہیں ہے اور اسے تو معلوم ہی نہیں کہ کوئی خلائی لڑکی خلاء سے اس کے ملک میں آئی ہے اور اس نے اس کو دیکھتے ہی ہلاک کر دینے کا کوئی حکم نہیں دیا بلکہ اسے تو الٹا خلائی مخلوق سے بڑی ہمدردی ہے تو وہ حیران ہو کر رہ گئی۔ تو کیا سپہ سالار اسے بے وقوف بنا رہا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں اس نے سفوف میں زہر ملا رکھا ہو اور وہ فرعون کو ہلاک کر کے خود تخت پر فرعون بن کر قبضہ کرنا چاہتا ہو؟

جوں جوں کیٹی فرعون کی باتیں سن رہی تھی اس کے ساتھ ہمدردی بڑھتی جا رہی تھی کیونکہ فرعون بے حد شریف اور نیک دل انسان تھا اور وہ کسی بھی جاندار کے خلاف نہیں تھا اور خلائی مخلوق کو تو وہ بے حد پسند کرتا تھا۔ کیٹی نے فرعون کو بے ہوش کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ کیونکہ اب اسے یہ بھی خطرہ تھا کہ سفوف بے ہوشی کا نہ ہو اور اس میں زہر ملایا گیا ہو جس سے فرعون ہلاک ہو جائے۔

وہ خاموشی سے سرہانے کے اندر بیٹھی فرعون اور اس کی ملکہ کی باتیں سنتی رہی۔ آخر اس نے فرعون اور اس کی ملکہ کے سامنے جانے کا فیصلہ کر لیا۔ کیونکہ اسی طرح وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نیک دل فرعون کی زندگی بچا سکتی تھی اور اسے خطرے سے آگاہ کر سکتی تھی۔ کیونکہ سپہ سالار فرعون کو ہر حالت میں قتل کر کے تخت پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ خلائی لڑکی کیٹی نے پورا زور لگا کر سرہانے کے اندر سے آواز دی۔

"مجھے باہر نکالو۔ مجھے باہر نکالو۔"

فرعون چونک پڑا۔

"ملکہ تم نے آواز سُنی؟"

ملکہ نے کہا۔

"ہاں۔ مگر یہ بڑی دور سے آتی لگتی تھی"

کیٹی نے پھر پکارا۔

"رب شمس! میں آپ کے سرہانے میں بند ہوں"

کیٹی خود بھی باہر جا سکتی تھی مگر وہ ایک دم باہر جا کر فرعون اور اس کی ملکہ کو ششدر نہیں کرنا چاہتی تھی۔ فرعون نے سرہانے کو غور سے دیکھا اور کہا۔

"تم کون ہو؟"

ملکہ نے کہا۔

"ضرور یہ وہی غیبی عورت ہے"

کیٹی نے کہا۔

"میں غیبی عورت نہیں ہوں۔ میں باہر آ رہی ہوں"

اور کیٹی سرہانے سے نکل کر فرعون اور ملکہ کے درمیان بچھونے پر آ کر کھڑی ہو گئی۔ فرعون اور ملکہ اتنی ننھی منی سی لڑکی کو دیکھ کر حیران ہو گئے۔ فرعون نے پوچھا۔

"تم کون ہو اور میرے سرہانے میں کیسے گھس آئی تھیں؟"

ملکہ نے پوچھا۔

"تمہاری آنکھیں پوکور ہیں۔ کیا تم غیبی عورت ہو؟"

خلائی لڑکی کیٹی نے فرعون اور ملکہ سے کہا۔

"اے رب شمس اور ملکہ مصر! میں غیبی عورت نہیں ہوں بلکہ خلاء کی مخلوق ہوں اور کسی وجہ سے چھوٹی ہو گئی ہوں"

فرعون نے کہا۔

"تم میرے سرہانے میں کس لیے چھپی بیٹھی تھیں؟"

کیٹی نے کہا۔

"میں خود نہیں چھپی تھی بلکہ مجھے چھپایا گیا تھا"

"کس نے چھپایا تھا تمہیں؟"

"آپ کے سپہ سالار آنندیس نے"

"کس لیے" فرعون نے پوچھا۔

"تاکہ میں آپ کو ہلاک کر سکوں"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کیا؟" فرعون کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

ملکہ سنبھل کر بیٹھ گئی۔ وہ پریشان ہو گئی۔ فرعون حیرت سے خلائی لڑکی کا منہ دیکھ رہا تھا۔ پھر خلائی لڑکی کیٹی نے شروع سے لے کر آخر تک ساری بات فرعون کو بیان کر دی کہ کس طرح اسے سپہ سالار نے فرعون کے خلاف کیا اور کہا کہ فرعون نے خلائی مخلوق کو ہلاک کرنے کا حکم صادر کر دیا ہے اور پھر اسے ایک سفوف دے کر سرہانے کے اندر چھپا دیا تاکہ میں آدھی رات کو جب آپ سو جائیں تو سفوف آپ کے ناک کے آگے چھڑک دوں اور آپ ایک ماہ کے لیے بے ہوش ہو جائیں اور سپہ سالار تخت پر قبضہ کر لے۔

"مجھے یقین ہے کہ سپہ سالار نے جو سفوف مجھے دیا ہے وہ زہر ہے"

فرعون نے پوچھا۔

"مگر تم نے ہماری جان بچانے کا فیصلہ کیسے کیا؟"

کیٹی نے کہا۔

"جب میں نے آپ کی باتیں سنیں تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ آپ میرے خلاف نہیں ہیں اور آپ ایک انتہائی نیک دل فرعون ہیں سپہ سالار مکار سازشی ہے اور وہ آپ کو قتل کر کے تخت پر قبضہ کرنا چاہتا

ہے"

اور کیٹی نے جیب سے سفوف کی ننھی سی پڑیا نکال کر فرعون کو دی۔

"اسے آزما کر دیکھئے۔ اگر یہ زہر ہے تو پھر سپہ سالار کی غداری میں کوئی شبہ باقی نہیں رہے گا"

فرعون نے سفوف کی پڑیا کھولی اور ایک چھوٹے سے پیالے میں سفوف ڈالا اور پھر ایک کتے کو منگوا کر وہ سفوف گھول کر پلایا۔ سفوف پیتے ہی کتا تڑپ کر اسی وقت مر گیا۔ فرعون اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آندلیس ہمارا دشمن ہے۔ اس نے ہمیں قتل کرنے کی سازش کی ہے"

پھر خلائی لڑکی کیٹی کو ہتھیلی پر اٹھا کر آنکھوں کے قریب لا کر کہا۔

"ہم کس منہ سے تمہارا شکریہ ادا کریں۔ تم نے ہماری جان بچا کر ہمیں ہمیشہ کے لیے خرید لیا ہے"

ملکہ نے کہا۔

"سپہ سالار کی گردن مارنے کا فوراً حکم جاری کریں"

خلائی لڑکی کیٹی نے کہا۔

"ایسا نہیں ملکہ! آپ کو عقلمندی سے کام لینا ہوگا"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر وہ فرعون سے مخاطب ہو کر بولی۔

"آپ صبح کو بستر پر بے ہوش ہونے کی اداکاری کریں جب محل میں شور مچ جائے کہ رب شمس فرعون بے ہوش ہو گئے ہیں تو سپہ سالار آئے گا اسے تو یقین ہو گا کہ آپ بے ہوش نہیں ہیں بلکہ مر چکے ہیں۔ وہ اپنے فرعون ہونے کا اعلان کرے گا۔ آپ اسی وقت ہوش میں آکر اسے گرفتار کروا سکتے ہیں۔ اس طرح آپ کو اس کی سازش کا عینی ثبوت مل جائے گا اور سپہ سالار بھی یہ بہانہ نہ بنا سکے گا کہ خلائی لڑکی جھوٹ بول رہی تھی اور میں نے اسے زہریلا سفوف نہیں دیا تھا۔"

فرعون کو یہ ترکیب اچھی لگی۔ ملکہ نے بھی خلائی لڑکی کے منصوبے کو پسند کیا۔ کیونکہ اس طرح فرعون کو سازش کا زندہ ثبوت مل سکتا تھا اور سپہ سالار بھی کوئی اور عذر نہیں پیش کر سکتا تھا۔ اس نے کیٹی سے کہا۔

"ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ تم ہماری خواب گاہ میں ہماری خاص الماری میں آرام کرو۔ صبح ہم بیہوش ہونے کی اداکاری کریں گے اور ہماری ملکہ شور مچا دیں گی کہ رب شمس بے ہوش ہو گئے۔ وہ

بیدار نہیں ہو رہے"

"بہت خوب!"

فرعون نے زہر کے سفوف کی پڑیا ایک خاص ڈبے میں رکھ دی اور خلائی لڑکی کیٹی کو اپنی خاص الماری میں ریشمی تکیہ لگا کر رکھ دیا۔ وہ الماری بند کرنے لگا تو کیٹی نے غیبی روح کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں ملی تھی؟ فرعون نے کہا۔

"وہ ہماری بہن کے کمرے میں موجود تھی۔ کاہن اعظم نے یہی کہا تھا مگر غیبی روح نے کوئی بات نہیں کی۔ کاہن اعظم نے بتایا کہ یہ کوئی روح نہیں بلکہ کوئی عورت ہے جو کسی وجہ سے غائب ہو گئی ہے۔ مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو؟"

کیٹی نے کہا۔

"یونہی رب شمس! خدا حافظ!"

اور وہ سرہانے کے درمیان لیٹ گئی۔ فرعون نے مسکراتے ہوئے الماری کا دروازہ بند کر دیا۔ اس نے دروازہ پورا بند نہ کیا بلکہ تھوڑا سا کھلا رکھا تاکہ خلائی لڑکی کو ہوا آتی رہے۔ خلائی لڑکی کیٹی کو یقین ہو گیا تھا کہ غیبی عورت سوائے ماریا کے اور کوئی نہیں ہے۔ اسے خوشی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوئی کہ ماریا اسی شہر میں بلکہ اسی محل میں کہیں آس پاس ہی موجود تھی۔ اس سے کسی وقت بھی ملاقات ہو سکتی تھی کیٹی سو گئی صبح شور کی وجہ سے اس کی آنکھ کھل گئی۔ خواب گاہ میں ملکہ منصوبے کے مطابق شور مچا رہی تھی کہ رب شمس کو کیا ہو گیا ہے وہ جاگ نہیں رہے۔ ان کا سانس آہستہ آہستہ چل رہا ہے۔ وزیر اور دوسرے درباری بھاگے ہوئے وہاں آ گئے۔ سپہ سالار آندلیس بھی وہاں آ گیا۔ اس کے چہرے پر چھپی ہوئی فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ اس کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ دور ہو گئی تھی۔ اس نے تمام وزیروں اور درباریوں کو گرج دار آواز میں مخاطب کر کے کہا۔

"سنو! بادشاہ بے ہوش نہیں ہوا بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے موت کی آغوش میں چلا گیا ہے۔ آج سے میں تمہارا بادشاہ، میں تمہارا فرعون ہوں"

اس کے ساتھ ہی فرعون بستر پر سے اٹھ بیٹھا۔ فرعون کو زندہ دیکھ کر سپہ سالار کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ درباریوں نے خوشی کے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ فرعون نے سپہ سالار آندلیس کی طرف دیکھ کر کہا۔
"آندلیس کیا تمہیں ہمارے زندہ ہو جانے کی خوشی

نہیں ہوئی؟"
"کیوں نہیں رب شمس! مجھے تو سب سے زیادہ خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو پھر سے زندگی ملی"
فرعون نے کہا۔
"تو پھر ہم تمہاری گرفتاری کا حکم دیتے ہیں"
درباری حیران رہ گئے کہ فرعون یہ کیسا حکم دے رہا ہے۔ سپہ سالار سمجھ گیا کہ اس کا بھانڈا پھوٹ گیا ہے۔ اس نے سوچا کہ سرہانے کے اندر جو خلائی لڑکی ہے وہی اس کے خلاف ثبوت دے سکتی ہے۔ اس نے تلوار نکال کر زور سے سرہانے پر ماری اور سرہانے کو دو ٹکڑے کر دیا۔ فرعون نے کہا۔
"جس لڑکی کو تم قتل کرنا چاہتے ہو وہ اس سرہانے کے اندر نہیں ہے"
پھر فرعون نے الماری میں سے خلائی لڑکی کو نکال کر اپنی ہتھیلی پر رکھا اور کہا۔
"تم نے اس لڑکی کو سرہانے میں بند کر کے ہمیں زہر دینے کے لیے ایک سفوف بھیجا تھا"
سپہ سالار نے کہا۔
"رب شمس! وہ زہر بے ہوشی کا تھا"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرعون نے ڈبے میں سے سفوف نکال کر پیالے میں ڈال کر گھولا اور سپہ سالار کی طرف پیالہ بڑھا کر کہا۔

"تو پھر تم تھوڑی دیر کے لیے بے ہوش ہو جاؤ۔"

سپہ سالار کو پسینہ آگیا۔ سب درباری خاموش کھڑے یہ ڈرامہ دیکھ رہے تھے۔ وہ بادشاہ کی ہتھیلی پر ننھی سی خلائی لڑکی کو دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔ فرعون نے کہا۔

"ہمارے سپہ سالار فکر نہ کرو۔ تم نے تو خود کہا ہے کہ یہ بے ہوشی کا سفوف ہے۔ اس سے تم مرو گے نہیں صرف تھوڑی دیر کے لیے بے ہوش ہو جاؤ گے اسے پیو۔ ہم تمہیں حکم دیتے ہیں۔"

سپہ سالار ہچکچایا۔ فرعون نے تلوار نکال لی۔

"اسے پی جاؤ۔ یہ ہمارا حکم ہے۔ رب شمس کا حکم ہے۔"

رب شمس کے حکم کو ٹالنا موت کو بلانے کے برابر تھا۔ فرعون کے محافظوں نے بھی تلواریں کھینچ لیں کہ اگر سپہ سالار فرعون کا حکم نہ مانے تو وہ اس کی گردن اڑا دیں۔ سپہ سالار پھنس گیا تھا۔ اب وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے ایک کھا جانے والی نظر خلائی لڑکی پر ڈالی اور پیالہ فرعون کے ہاتھ سے لے کر ہونٹوں سے لگایا اور اسے پی گیا۔ زہر

پیتے ہی وہ گرا اور مر گیا۔ فرعون نے اعلان کرتے ہوئے کہا۔

"سپہ سالار غدار تھا۔ اس نے اس سفوف کے ذریعے ہمیں ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ اسے اس کے گناہ کی سزا مل گئی۔ اس کی لاش کو لے جا کر چیل کوؤں کے آگے ڈال دیا جائے۔"

محافظ سپہ سالار کی لاش اٹھا کر لے گئے۔ درباریوں نے فرعون کے حق میں خوشی کے نعرے لگائے اور سر جھکا جھکا کر فرعون کے کمرے سے واپس چلے گئے۔ اب وہاں صرف فرعون، خلائی لڑکی اور ملکہ باقی رہ گئے تھے۔ فرعون نے کیٹی کو دیکھ کر کہا۔

"ہم تمہارے شکر گزار ہیں۔ بتاؤ ہم تمہارے لیے کیا کیا کر سکتے ہیں؟"

کیٹی نے کہا۔

"اگر کسی طرح آپ مجھے یہ بتا دیں کہ غیبی عورت کہاں ہوگی تو یہ مجھ پر آپ کا بہت بڑا احسان ہو گا۔"

فرعون بولا۔

"لیکن پیاری بچی! ہمیں تو خود نہیں معلوم کہ وہ غیبی عورت کہاں ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ملکہ نے کہا۔

"تمہارا اس غیبی عورت کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ کیا وہ کوئی روح ہے یا کوئی عورت ہے جسے جادو کے ذریعے غائب کر دیا گیا ہے؟"

کیٹی نے کہا۔

"اب ان باتوں کا کیا فائدہ ملکہ صاحبہ! میں اتنا جانتی ہوں کہ وہ میری دوست ہے۔ اس نے میری جان بچائی تھی اور ہم دونوں ایک ساتھ بہت آگے کے ترقی یافتہ سائنسی زمانے سے چار ہزار سال اس پرانے زمانے میں آئی تھیں آپ کے ملک میں آکر ہم دونوں بچھڑ گئیں۔"

فرعون اپنی ملکہ کی طرف دیکھ کر مسکرایا جیسے کہہ رہا ہو کہ یہ ننھی مخلوق اب بہکی بہکی باتیں کرنے لگی ہے۔ کیونکہ اسے خلائی لڑکی کی باتوں کا یقین نہیں آ رہا تھا۔ بھلا آگے کے زمانے سے کوئی کیسے پچھلے زمانے میں واپس آسکتا ہے۔ اس نے خلائی لڑکی سے کہا۔

"اچھی لڑکی! ہو سکتا ہے تمہاری دوست غیبی روح اس محل میں ایک بار پھر آئے۔ اس وقت تک تم میرے محل میں ہماری مہمان بن کر رہو۔"

"شکریہ رب شمس! میں کچھ دیر یہاں ماریا کا انتظار کروں گی۔"

"ماریا؟" ملکہ نے پوچھا" یہ کس کا نام ہے؟"

خلائی لڑکی نے کہا۔

"میری دوست غیبی عورت کا یہی نام ہے"

فرعون مسکرا دیا۔ اس نے خلائی لڑکی کو دودھ اور پھل کھانے کو دیا اور پھر سرہانے پر بٹھا کر الماری میں رکھ دیا۔ اس الماری کو فرعون نے تالا نہ لگایا۔ بلکہ تھوڑا سا کھلا رکھا تاکہ کیٹی کو ہوا آتی رہے۔ سپہ سالار کی موت اور سازش کی ایک بار پھر ناکامی کی خبر جب فرعون کی بہن کو ملی تو وہ دل مسوس کر رہ گئی۔ اس نے ننھی خلائی لڑکی کے بارے میں بھی سن لیا کہ یہ سب اسی کی وجہ سے ہوا تھا کیونکہ اس نے راز فاش کر دیا تھا۔ وہ خلائی لڑکی کی جانی دشمن بن گئی اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ خلائی لڑکی کو اغوا کر کے اپنے کمرے میں لائے گی اور اسے ایک ہی بار مسل کر ہلاک کر دینے کی بجائے اذیت دے دے کر، بھوکی پیاسی رکھ کر مارے گی۔

دوسری طرف ماریا نے عزیب ماہی گیر کی بیٹی کو صحرائی ٹیلے کے جنوب مشرق میں دس کوس کے فاصلے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر ایک پرانے اہرام مصر میں ایک جگہ چھپایا اور خود ہوا سے باتیں کرتی ہوئی راتوں رات لڑکی کے غریب ماہی گیر باپ کے گھر پہنچ گئی اور اسے اس کی بیٹی کے زندہ بچ نکلنے کی خوشخبری سنائی۔ ماہی گیر باپ روح کی آواز سن کر پہلے تو بھاگ اٹھا۔ بڑی مشکل سے ماریا نے اسے بتایا کہ وہ ایک نیک دل روح ہے اور اسی نے اس کی بیٹی کو موت کے منہ سے بچایا ہے اور اب وہ اہرام مصر میں اس کا انتظار کر رہی ہے۔ ماریا ماہی گیر کو لے کر رات کے پچھلے پہر اہرام میں پہنچ گئی۔ باپ نے بیٹی کو زندہ سلامت دیکھا تو اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے۔ اس نے بیٹی کو سینے سے لگا لیا اور آنسو بہانے لگا۔ گاؤں سے ماریا دو گھوڑے ساتھ لائی تھی۔ اس نے باپ بیٹی کو گھوڑوں پر بٹھایا اور ملک روم کی سرحد کی طرف روانہ ہو گئی۔

کاہن اعظم قربان کی جانے والی لڑکی کے فرار ہو جانے سے بہت پریشان تھا۔ فرعون کو اس کی کوئی پروا نہیں تھی۔ بلکہ اسے خوشی تھی کہ ایک غریب لڑکی موت کے منہ سے بچ گئی ہے۔ مگر کاہن کی یہ بڑی بے عزتی تھی۔ اس نے بھاگی ہوئی لڑکی کو پکڑنے کے لیے تمام

سپاہیوں کے دستے ملک کے کونے کونے کی جانب روانہ کر دیئے تھے تاکہ وہ سرحد نہ پار کرنے پائے۔ سارا دن صحرا میں سفر کرنے کے بعد شام کو ماریا، ماہی گیر اور اس کی بیٹی ایک گاؤں کے پاس پہنچے جو سرحد کے قریب تھا۔ یہاں بڑا زبردست پہرہ لگا ہوا تھا۔ اور سپاہی تلواریں لیے پھر رہے تھے۔ ماریا نے ماہی گیر اور اس کی بیٹی کو ایک جگہ درختوں کے سائے میں چشمے کے کنارے بٹھایا اور خود سرحد کا جائزہ لینے کے لیے چلی گئی۔ ماہی گیر اور اس کی بیٹی نے تھوڑی بہت روٹی جو وہ ساتھ لائے تھے کھائی اور چشمے کا پانی پیا۔ وہ دونوں پریشان تھے۔ کیونکہ یہاں سرحد عبور کرنا مشکل دکھائی دے رہا تھا۔ ماریا بھی ان کے پاس نہیں تھی۔

ماریا نے سرحدی چوکی پر جا کر دیکھا کہ مصری فوج کا ایک پورا دستہ وہاں پہرہ دے رہا تھا اور سرحد پار کرنے والوں کی بڑی سختی سے تلاشی لی جاتی تھی۔ یہاں دو سپاہی خاص طور پر کاہن اعظم کی طرف سے موجود تھے جنہوں نے قربان کی جانے والی لڑکی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اور انہیں پہچانتے تھے۔ وہ ہر عورت کو غور سے دیکھتے اور پھر اسے سرحد پار کرنے کی اجازت دیتے۔ یہاں کسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسری جگہ سے بھی سرحد پار کرنا مشکل تھا کیونکہ
سارے علاقے میں فوج گشت لگا رہی تھی اور سوائے
سرحدی چوکی کے وہ دوسری جگہ سے کسی کو بھی سرحد
پار نہ کرنے دیتے تھے۔

ماریا واپس چشمے کے پاس آئی تو کیا دیکھتی ہے کہ دو
مصری سپاہی وہاں کھڑے ہیں اور ماہی گیر اور اس
کی بیٹی سے سوال و جواب کر رہے ہیں۔ ماریا نے قریب
پہنچ کر سنا تو ایک سپاہی ماہی گیر سے پوچھ رہا تھا کہ وہ
کہاں سے آیا ہے اور یہ خوب صورت لڑکی کون ہے؟
ماہی گیر نے کہا کہ لڑکی اس کی بیٹی ہے۔ مصری سپاہی
نے زور سے ماہی گیر کے منہ پر تھپڑ مارا اور کہا۔

"بد معاش تو اس خوب صورت لڑکی کو ورغلا کر
کے لایا ہے۔ یہ تیری بیٹی نہیں ہو سکتی"

ماہی گیر ان سپاہیوں کی منت سماجت کرنے لگا۔
اس کی بیٹی بے چاری سہم کر بیٹھ گئی۔ ماریا کو مصری سپاہی
پر بے حد غصہ آیا۔ اس نے آگے بڑھ کر سپاہی کی گردن
پر ایک زبردست ہاتھ مارا۔ سپاہی کی گردن ٹوٹ کر
ایک طرف لٹک گئی اور وہ دھڑام سے گر پڑا۔ دوسرا
سپاہی اس کی مدد کو آیا۔ وہ یہ سمجھا کہ اس کے ساتھی

کو ماہی گیر نے مارا ہے۔ وہ تلوار نکال کر ماہی گیر کو
قتل کرنے کے لیے آگے بڑھا ہی تھا کہ منہ کے بل گرا
اور ماہی گیر اور اس کی بیٹی نے دیکھا کہ تلوار اس کے
ہاتھ سے نکل کر اپنے آپ ہوا میں بلند ہوئی اور پھر
اس کی کمر میں گھس گئی۔ سپاہی نے چیخ ماری اور تڑپنے
لگا۔ اس کی چیخ سن کر دوسرے سپاہی اس کی طرف
لپکے۔ ماریا نے ماہی گیر سے کہا۔

"لڑکی کو لے کر درختوں کے پیچھے ہو جاؤ۔ جلدی
کرو۔ میں وہیں آ کر ملوں گی"

ماہی گیر اپنی بیٹی کو لے کر گھبرایا ہوا کھجور کے درختوں
کی طرف بھاگا۔ سپاہی اس کی طرف تلواریں لے کر دوڑے۔
ماریا درمیان میں کھڑی تھی یہ کسی کو معلوم نہیں تھا۔ ماریا
نے ایک سپاہی کے آگے ٹانگ رکھ دی وہ منہ کے بل گرا۔
ماریا نے تلوار ہاتھ میں پکڑ کر گھمانی شروع کر دی اور
منہ سے عجیب عجیب بھیانک آوازیں نکالنی شروع
کر دیں۔ سپاہیوں نے جو ایک تلوار کو اپنے آپ ہوا میں
لہراتے اور چلتے دیکھا اور پھر ساتھ ہی بھیانک چڑیلوں
ایسی آوازیں سنیں تو وہ خوف کے مارے تھر تھر کانپنے لگے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور پھر ایسے بھاگے کہ پیچھے مڑ کر دیکھنے کا بھی ہوش نہ پڑا۔

وہاں سرحدی چوکی پر شور مچ گیا کیا کوئی چڑیل اہرام سے نکل آئی ہے۔ کیونکہ اس زمانے میں بھی لوگوں میں یہ بات مشہور تھی کہ اہراموں کے اندر دفن ہونے والی ممیوں کی روحیں چڑیلیں بن کر رہ رہی ہیں اور اگر کوئی شخص انہیں تنگ کرے تو وہ باہر نکل آتی ہیں، اور انسانوں کو ہڑپ کر جاتی ہیں۔ ماریا نے سوچا کہ سرحدی چوکی پر بھی ایک دو ہاتھ دکھانے چاہئیں تاکہ میدان تھوڑی دیر کے لیے صاف ہو جائے۔ ماریا سرحدی چوکی پر آ گئی۔ یہاں سپاہی ابھی حیران پریشان ہی کھڑے تھے کہ ماریا نے ایک بلند چیخ ماری اور سرحد پر جو لکڑی کا ڈنڈا لگا تھا اسے توڑ کر ایسا گھمایا کہ تین چار سپاہی اس سے ٹکرا کر ایک دوسرے کے اوپر گر پڑے۔ وہاں بھی ہلڑ مچ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے چوکی خالی ہو گئی۔

اب ماریا بھاگ کر کھجوروں کے جھنڈ کی طرف گئی جہاں ماہی گیر اور اس کی بیٹی سہمے ہوئے دبکے بیٹھے تھے۔ ماریا نے قریب جا کر کہا۔

"بھاگ چلو"

پہلے تو دونوں باپ بیٹی ماریا کی آواز سنتے ہی بڑبڑا اٹھے۔ جب ماریا نے انہیں تسلی دی کہ یہ میں ہوں تو وہ اس کے کہنے کے مطابق سرحد کی طرف گھوڑوں پر بیٹھ کر اٹھ دوڑے۔ ماریا ان کے ساتھ ساتھ جا رہی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صندوق والی پُراسرار لاش

فرعون کی بہن خلائی لڑکی کیٹی سے بدلہ لینے کے لیے تڑپ رہی تھی۔

اس کو پتہ چل گیا کہ خلائی لڑکی کیٹی فرعون کے خاص کمرے کی الماری میں رہتی ہے۔ فرعون کی بہن پر کسی کو شک نہیں پڑا تھا کہ فرعون کو ہلاک کرنے کی سازش میں یہ بھی شریک تھی۔ خلائی لڑکی کو بھی اس کا علم نہیں تھا۔ اگر اسے پتہ ہوتا تو وہ فرعون کو ضرور بتا دیتی۔ صرف ماریا کو پتہ تھا اور ماریا وہاں پر موجود نہیں تھی۔

دوسرے ہی روز فرعون کی بہن فرعون کے کمرہ خاص میں گئی۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ اس نے دیکھا کہ الماری تھوڑی سی کھلی ہے۔ اس نے الماری کھولی اور دیکھا کہ اندر ایک ریشمی سرہانے پر وہی خلائی لڑکی بڑے مزے سے ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھی آرام کر رہی ہے۔ اس نے کیٹی کو سلام کیا اور کہا۔

"میں فرعون کی بہن ہوں اور تمہیں لینے آئی ہوں"

"کس لیئے؟" خلائی لڑکی نے پوچھا۔

"وہ رب شمس نے تم سے کوئی ضروری مشورہ کرنا ہے" فرعون کی بہن نے مکاری سے مسکرا کر کہا۔

"چلو۔ میں چلتی ہوں"

اور فرعون کی بہن نے خلائی لڑکی کو اٹھا کر اپنی جیب میں رکھ لیا اور اپنے محل میں آ گئی۔ محل میں آ کر اس نے خلائی لڑکی کو دیوار میں لگی الماری کے دراز میں ایک خالی پیالے میں ڈال دیا۔ کیٹی نے پوچھا۔

"رب شمس کہاں ہیں؟"

فرعون کی بہن نے دانت پیس کر کہا۔

"اسے بھول جاؤ۔ اب تم میری قید میں ہو اور میں تمہیں تڑپا تڑپا کر ہلاک کروں گی۔ بدبخت! میں تم سے سپہ سالار کے ساتھ غداری کرنے کا بدلہ لوں گی۔"

خلائی لڑکی سمجھ گئی کہ اس کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے اور اب وہ اس عورت کے رحم و کرم پر ہے۔ اس نے کہا۔

"غداری میں نے نہیں کی تھی۔ غدار تو سپہ سالار تھا جس نے فرعون کو قتل کرا کر تخت پر قبضہ کرنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی سازش کی تھی۔ میں نے تو فرعون کی جان بچائی ہے اور تمہیں اپنے بھائی کی جان بچ جانے پر میرا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔

فرعون کی بہن نے قہقہہ لگایا۔

وہ کمینی لڑکی! میں تو چاہتی تھی کہ میرا بھائی قتل ہو جائے۔ سپہ سالار آندلیس تخت پر بیٹھے اور میں اس کی ملکہ بنوں۔ مگر تم نے ہمارے سب کیے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ سپہ سالار کو مروا دیا۔ اب میں تمہیں بھی زندہ نہ چھوڑوں گی"

یہ کہہ کر فرعون کی بہن نے الماری کا پٹ زور سے بند کر کے باہر تالا لگا دیا۔ کیٹی الماری میں اکیلی رہ گئی۔ الماری کے اندر گہرا اندھیرا چھا گیا تھا۔ اسے ہوا بھی کم آ رہی تھی۔ اسی طرح شام ہو گئی۔ اسے بھوک اور پیاس نے ستانا شروع کر دیا مگر اسے کسی نے پانی کا قطرہ تک نہ پوچھا۔ فرعون کی بہن تو اسے یونہی بھوک پیاس سے تڑپا تڑپا کر مارنا چاہتی تھی۔ خلائی لڑکی کیٹی آخر سائنس کے زمانے کی لڑکی تھی۔ کیا ہوا اگر وہ کسی وجہ سے بہت چھوٹی ہو گئی تھی۔ اس کا دماغ پوری طرح کام کر رہا تھا۔

اس کو اپنی جان بچانے کی فکر ہوئی تو اس نے الماری میں چیزوں کو دیکھنا شروع کیا کہ اندر کیا کیا کچھ پڑا ہوا ہے۔ کتنی ہی چھوٹی موٹی چیزیں وہاں رکھی تھیں۔ الماری کے اندھیرے میں اب اسے تھوڑا تھوڑا نظر آنے لگا تھا۔ ایک کان کھرچنے والا سونے کا کانٹا تھا۔ ایک موتیوں کا ہار تھا۔ ایک گول ڈبہ تھا جس کا ڈھکنا تھوڑا سا کھلا تھا۔ کیٹی نے موتیوں کے ہار کو بڑی مشکل سے کھینچ کھانچ کر ڈبے کے پاس اس کی ڈھیری سی بنائی اور گول ڈبے پر چڑھ کر اندر جھانکا۔ اس ڈبے میں گالوں اور آنکھوں پر لگایا جانے والا ہلکا نیلا پوڈر بھرا ہوا تھا۔ یہ پاؤڈر اس زمانے کی عورتیں نیلے کنول پھول کی پنکھڑیوں کو سکھا کر انہیں پیس کر بناتی تھیں۔ کیٹی نے نیچے موتیوں کے ہار کی ڈھیری پر چھلانگ لگا دی وہ ہار کے اندر دھنس گئی۔ اس نے اپنے آپ کو ہار کی لڑیوں میں سے باہر نکالا اور کان کھرچنے والے سونے کے کانٹے کو غور سے دیکھا۔

پھر الماری کو لگے ہوئے تالے کو دیکھا۔ سوراخ کے اندر ایک کھٹکا دوسری سلاخ پر لگا ہوا تھا۔ یہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

الماری کا تالا تھا۔ اگر کسی طرح یہ کھٹکا اوپر اٹھا دیا جائے تو الماری کھل سکتی تھی۔ کیٹی سونے کے کانٹے کو گھسیٹ کر تالے کے قریب لے آئی۔ پھر اس نے زور لگا کر کانٹے کی نوک تالے والے سوراخ میں ڈالی اور اس کا سرا کھٹکے کے نیچے لگا دیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر کیٹی ایک بار پھر جدوجہد کر کے پاؤڈر کے ڈبے پر چڑھ گئی اور اوپر سے سونے کے کانٹے کے دستے پر چھلانگ لگا دی۔ وہ زور سے کانٹے کے دستے پر گری کانٹے کے سر کے جھٹکا لگا اور تالے کا کھٹکا کٹاخ کی آواز کے ساتھ اوپر ہو گیا۔

کیٹی کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ وہ سونے کے دستے پر گرنے سے ایک طرف گر پڑی تھی۔ اٹھ کر وہ الماری کے پٹ کے قریب گئی اور اسے ذرا سا دھکا دیا۔ الماری کا پٹ کھل چکا تھا۔ کیٹی بہت خوش ہوئی۔ اس نے الماری کا ایک پٹ تھوڑا سا کھول کر نیچے دیکھا۔ نیچے کافی گہرائی میں فرش پر قالین بچھا تھا۔ یہ قالین الماری سے کوئی تین فٹ نیچے تھا مگر چونکہ کیٹی خود بہت چھوٹی تھی اس لیے اسے بہت نیچے لگ رہا تھا۔ اس نے نیچے چھلانگ لگا دی۔ وہ

کندھے کے بل گر کر قالین پر گری اور ننھے سے گیند کی طرح لڑھکتی ہوئی دور تک چلی گئی۔

وہ اٹھی اور کونے میں جو پلنگ بچھا تھا اس کے چاندی کے پائے کے پیچھے چھپ گئی اور کمرے کا جائزہ لینے لگی۔ کمرہ خالی تھا اور چھت پر بڑے قیمتی جھاڑ فانوس لٹک رہے تھے۔ دیواروں پر بھی قالین لٹکے ہوئے تھے اور ریشمی پردے گرے ہوئے تھے۔ درمیان میں سونے چاندی کی ایک گول میز تھی جس پر تربوز، خربوزہ اور انار وغیرہ ایک تھال میں رکھے ہوئے تھے۔ کیٹی نے پلنگ کے نیچے سے نکل کر کمرے کے دروازے پر جا کر دیکھا۔ دروازہ کو باہر سے بند کر دیا گیا تھا۔ یہ دروازہ اتنا بڑا تھا کہ کیٹی کو نیچے سے دیکھنے پر کسی قلعہ کا دروازہ لگتا تھا۔

خلائی لڑکی ہر حال میں اس کمرے سے فرار ہو جانا چاہتی تھی۔ کیونکہ یہاں اس کی موت لکھی ہوئی تھی۔ اسے اپنے چاروں طرف موت نظر آ رہی تھی۔ مگر فرار ہونے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ وہ قالین پر ادھر اُدھر ٹہل کر سوچنے لگی کہ کون سی ترکیب استعمال کر کے وہ کمرے سے باہر نکل سکتی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کمرے میں قالین پر ٹہلتے ٹہلتے اس کی نگاہ دو تین بار میز پر تھال میں رکھے ہوئے پھل پر گئی۔ تربوز کافی بڑا تھا۔ اس کو معلوم تھا کہ شاہی محل کے کمروں کا پھل ہر روز شام کو بدل دیا جاتا ہے۔ اور دن بھر کے پرانے پھل کی جگہ تازہ پھل لاکر رکھا جاتا ہے۔

کیٹی نے سوچا کہ اگر وہ کسی طرح تربوز کے اندر گھس جائے تو جب پھل کا تھال اٹھانے والا نوکر آئے گا تو اس کے ساتھ ہی وہ بھی اس کمرے سے نکل کر آزاد ہو جائے گی۔ اب سوال یہ تھا کہ وہ تربوز میں کیسے داخل ہو۔ وہ گول میز کے پاس آگئی۔ میز کے پائے سونے چاندی کے تھے اور اوپر سے نیچے تک اس کی چھوٹی چھوٹی نوکیں نکلی ہوئیں تھیں۔ کیٹی ان نوکوں پر پاؤں رکھتی ہوئی میز پر چڑھ گئی۔ اب وہ پھلوں کے تھال میں اتر گئی تھی۔ اس نے انار اور کیلے کے گچھوں کے درمیان سے گزر کر تربوز کے پاس جاکر اس کو ہاتھ سے چھوا۔ تربوز کی سبز سطح سخت تھی۔

کیٹی نے تربوز کی چھال کو ناخنوں سے کھرچنا شروع کر دیا۔ اس کے سوائے اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ وہاں کوئی چھری بھی نہیں تھی اور اگر چھری ہوتی

بھی تو شاید کیٹی سے وہ اٹھا کر تربوز میں گھسائی نہ جاتی۔ اس نے تربوز کو ایک طرف سے کھرچنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تھک گئی۔ ایک پل آرام کرنے کے بعد اس نے پھر تربوز پر اپنی چھوٹی چھوٹی انگلیوں کے ننھے ننھے ناخن چلانا شروع کر دیئے۔ اتنے میں دروازہ کھلا اور ایک حبشی نوکر گاتا ہوا اندر آیا اور قالین پر ریشمی جھاڑو مار کر دروازہ بند کر کے باہر نکل گیا۔

کیٹی نے پھر اپنا کام شروع کر دیا۔ کوئی ایک گھنٹے کی محنت کے بعد اس چوکور آنکھوں والی بونی خلائی لڑکی نے تربوز کے اندر اتنا سوراخ کر دیا کہ وہ اس کے اندر داخل ہو سکے۔ اسے تربوز کے سوراخ میں سے اس کا لال لال گودا ایسے دکھائی دے رہا تھا جیسے گودے کا کوئی بہت بڑا غار منہ کھولے ہوئے تک رہا ہو۔ کیٹی نے کیلے کے گچھے پر پاؤں رکھا اور تربوز کے سوراخ کی سطح کو پکڑ کر تربوز کے سرخ سوراخ کے اندر داخل ہو گئی۔

تربوز کے اندر سرخ اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ صرف سوراخ میں سے ہلکی ہلکی دن کی روشنی اندر آ رہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھی۔ تربوز کا میٹھا پانی کیٹی کی ناک میں گھس گیا اور اسے
چھینک آ گئی۔ یہ چھینک بہت ہلکی اور چھوٹی سی تھی۔
اس کا پاؤں تربوز کے سُرخ گودے پر سے بار بار پھسل
رہا تھا۔ اس نے خوب تربوز کھایا اور اس کا پانی پیا۔ آخر
کار اس نے سیاہ بیجوں کے درمیان ایک جگہ اپنے
لیے اتنی جگہ بنا لی کہ وہ وہاں ٹانگیں پھیلا کر سو
گئی۔ یہاں ہوا میں تربوز کی میٹھی خوشبو رچی ہوئی تھی
اور تربوز کے کالے کالے بیج اسے چھوٹی چھوٹی
سیاہ چٹانوں کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔

تربوز کے اندر گئے خلائی لڑکی کو آدھا گھنٹہ ہی
گزرا تھا کہ دروازہ کھُلا اور فرعون کی بہن کی آواز
سنائی دی۔ وہ کسی کنیز سے باتیں کر رہی تھی۔

"تم میرے کمرے کی صفائی کا خیال نہیں رکھتی
ہو۔ گند پڑا رہتا ہے یہاں — یہ پھل کا طشت
اٹھا کر باہر پھینک دو اور تازہ پھل لا کر یہاں
رکھو"

"جی بہتر بیگم صاحبہ"

بے چاری کنیز گھبرائی ہوئی پھر رہی تھی۔ اس نے
کمرے کی دو چار چیزوں کی جھاڑ پونچھ کی اور پھل کا

وہ تھال اٹھا لیا جس کے تربوز میں خلائی لڑکی کیٹی
بند تھی۔ کیٹی کو یوں لگا جیسے کوئی اسے جھولا جھلا
رہا ہو۔ کنیز تھال لیے ہوئے باہر نکل گئی۔ فرعون
کی بہن بستر پر اپنے شاہی لباس کو پھیلائے اس پر
ستارے ٹانک رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اسے خیال
آیا کہ قیدی خلائی لڑکی کو جا کر دیکھا جائے بھوک پیاس
سے اس کا کیسا بُرا حال ہو رہا ہے۔ جونہی وہ الماری
کے پاس گئی اس نے الماری کا ایک پٹ کھُلا دیکھا
اور اس کا رنگ اڑ گیا۔ جلدی سے الماری کھولی اور
دیکھا کہ خلائی لڑکی۔ اس کی قیدی وہاں نہیں تھی۔
غصے کے مارے فرعون کی بہن کا چہرہ لال ہو گیا۔
بد بخت بھاگ کر کہاں جائے گی۔ یہیں کہیں ہو گی۔
اور اس نے کمرے میں کیٹی کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔
فرعون کی بہن نے کمرے کا کونا کونا چھان مارا مگر
خلائی لڑکی اسے کہیں دکھائی نہ دی۔ وہ افسوس کے
ساتھ بار بار ہاتھ مل رہی تھی کہ اس نے اسے وہیں کیوں
نہ مسل ڈالا۔ اب وہ اسے کہاں تلاش کرے۔
فرعون کی بہن کو ایک غم یہ بھی کھائے جا رہا تھا
کہ خلائی لڑکی کو پتہ چل گیا ہے کہ وہ بھی فرعون

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو ہلاک کروانے کی سازشں میں سپہ سالار کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔ اگر اس نے فرعون کو جا کر یہ بات بتا دی تو فرعون اسی وقت اس کی کھال کھنچوا دے گا۔ وہ بے حد پریشانی میں کمرے میں ٹہلنے لگی۔ اس نے ایک بار پھر سارے کمرے کی ایک ایک چیز الٹ پلٹ کر دیکھی۔ خلائی لڑکی کہیں نہ ملی۔ اچانک اسے پھل کے تھال کا خیال آیا جو تھوڑی دیر پہلے کنیز کمرے سے اٹھا کر لے گئی تھی۔ کہیں خلائی لڑکی اس تھال میں چھپ کر نہ نکل گئی ہو۔

اس خیال کے آتے ہی فرعون کی بہن باہر کو دوڑی۔ اس نے کنیز سے جا کر پوچھا کہ تھال میں جو پھل تھے وہ کہاں ہیں۔ کنیز گھبرا گئی کہ جانے کیا بات ہو گئی ہے۔ اس نے کہا۔

"حضور! وہ تو میں نے روزانہ کی طرح نہر میں پھینک دیئے ہیں۔ اب میں تازہ پھل لا رہی ہوں۔"

فرعون کی بہن نے کہا۔

"اس تھال میں کوئی لڑکی تو نہ تھی"

کنیز حیران ہو کر فرعون کی بہن کا منہ تکنے لگی کہ

وہ کیا کہہ رہی ہے۔ بھلا کبھی پھلوں کے تھال میں کوئی لڑکی بھی ہو سکتی ہے۔ فرعون کی بہن کو بھی اپنی بے وقوفی کا احساس ہوا۔ اس نے کہا۔

"وہ کوئی بات نہیں ۔۔۔"

اور یہ کہہ کر واپس اپنے کمرے میں آ گئی۔

پھر وہ بے تاب ہو کر اٹھی اور محل کے خاص جھروکے میں جا کر نیچے بہتی ہوئی نہر کو دیکھنے لگی۔ اس جھروکے میں سے کوڑا کرکٹ نیچے نہر میں پھینکا جاتا تھا۔ یہ نہر آگے جا کر دریائے نیل میں گرتی تھی اور دریائے نیل آگے جا کر سمندر میں شامل ہو جاتا تھا۔ فرعون کی بہن کو اس بات کا اطمینان تھا کہ خلائی لڑکی پھلوں کے تھال میں چھپی ہوئی تھی تو وہ نہر میں گرتے ہی مر گئی ہو گی اور پانی میں ڈوب چکی ہو گی۔ اس کی پریشانی کافی حد تک دور دور ہو گئی تھی۔ کیونکہ اگر خلائی لڑکی کمرے میں کہیں نہیں ہے تو پھر وہ پھلوں کے تھال میں چھپ گئی ہو گی اور پھلوں کے ساتھ ہی نہر میں گر کر ڈوب گئی ہو گی۔

جس وقت کنیز پھلوں والا تھال اٹھا کر جھروکے میں آئی تو خلائی لڑکی کو لگا جیسے وہ کسی جھولے میں بیٹھی ہے۔ چلتے میں تھال آگے پیچھے ہل رہا تھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور تربوز کے اندر سرخ گودے کے بچھونے پر بڑے مزے سے لیٹی ہوئی تھی۔ اچانک تربوز چکر کھانے لگا اور پھر دھم کی آواز کے ساتھ نہر میں گرتے ہی پھٹ گیا۔ کیٹی تربوز کی ایک قاش پر جو بالکل کشتی کی طرح تھی چمٹ کر بیٹھی رہی۔ تربوز کی قاش نہر کے پانی پر بہتی ہوئی دریا کی طرف بڑھ رہی تھی۔ کیٹی نے قاش کو کنارے کی طرف لے جانے کی بہت کوشش کی۔ اپنے ننھے ننھے تنکوں جتنے ہاتھ زور زور سے ہلائے مگر تربوز کی قاش بھاری تھی اور کنارے کی طرف جانے کی بجائے سیدھا دریا کی طرف ہی چلی جا رہی تھی۔

کیٹی چونکہ بڑی چھوٹی تھی اس لیے اسے نہر کے کنارے بڑے دور دور نظر آ رہے تھے۔ وہ واپس شاہی محل میں جا کر فرعون کو بتانا چاہتی تھی کہ اس کی بہن بھی اس کے خلاف کی جانے والی سازش میں شامل تھی اس لیے اس سے خبردار رہے۔ مگر اس وقت وہ خود مصیبت میں پھنسی ہوئی تھی۔ اور اسے اپنی جان کی فکر پڑی تھی۔ پانی میں گر پڑنے سے اگر ہوا کے بلبلے نے اسے اندر نہ سمیٹا تو وہ بھی سکتی تھی۔ اسی لیے کیٹی تربوز کی

قاش کے گودے میں بڑی مضبوطی سے سنبھل کر بیٹھی ہوئی تھی۔ لیکن اسے جتنی جلدی ہو سکے کنارے پر پہنچنے کی ضرورت تھی۔ کیونکہ اگر ایک بار وہ دریا میں اتر گئی تو پھر اس کا بچنا مشکل ہو جائے گا۔

کیٹی کو سامنے سے لمبے لمبے چپوؤں والی ایک کشتی آتی دکھائی دی جس میں سبزی ترکاری لدی ہوئی تھی۔ کشتی جب اس کے قریب سے گزرنے لگی تو کیٹی نے اپنے آپ کو گودے کے اندر چھپا لیا تاکہ کسی کی اس پر نظر نہ پڑ جائے۔ کشتی کے چپو تیز تیز چل رہے تھے۔ ان کی وجہ سے نہر میں بڑی بڑی لہریں پیدا ہوئیں جو تیزی سے کناروں کی طرف جا رہی تھیں۔ ایک لہر تربوز کی قاش کو لے کر نہر کے کنارے کی طرف آئی اور کنارے پر اگی ہوئی لمبی لمبی گھاس میں الجھ کر وہیں اٹک کر رک گئی۔

کیٹی نے خدا کا شکر ادا کیا کہ وہ نہ صرف یہ کہ نہر میں ڈوب کر مرنے سے بچ گئی بلکہ کنارے پر بھی جا لگی تھی۔ وہ تربوز کی قاش میں سے اتر کر گھاس کے خوشوں میں آ گئی۔ زمین دلدلی تھی مگر چونکہ کیٹی کا وزن زیادہ نہیں تھا اس لیے وہ بڑی سنبھل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ ایک ایک گھاس کے تنکے کو پکڑتی کنارے پر چڑھ گئی۔

کنارے پر آکر کیٹی نے ایک چھکڑا دیکھا جو درخت کے نیچے کھڑا تھا۔ اس کا رخ شاہی محل کی طرف تھا اور اس پر ایک صندوق رکھا ہوا تھا۔ کیٹی نے سوچا کہ یہ چھکڑا کوئی سامان لے کر شاہی محل کی طرف جا رہا ہے اس لیے اگر وہ کسی طرح اس پر سوار ہو جائے تو شاہی محل پہنچ جائے گی۔ وہ بھاگ کر چھکڑے کے پاس پہنچ گئی۔ چھکڑے والا نہر کے کنارے بیٹھا کوئی کپڑا دھو رہا تھا۔ کیٹی کسی نہ کسی طرح پہیے کو پکڑتی چھکڑے پر چڑھ گئی۔ اور صندوق کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئی۔ چھکڑے والا چادر دھو کر واپس آیا۔ چھکڑے پر سوار ہوا اور گھوڑے کا رخ موڑ کر صحرا کی جانب روانہ ہو گیا۔ کیٹی نے چھکڑے کا رخ شاہی محل کی بجائے دوسری طرف مڑتا دیکھا تو وہ بڑی پریشان ہو گئی۔ مگر چھکڑا بڑی تیزی سے بھاگ رہا اور وہ اس پر سے چھلانگ نہیں لگا سکتی تھی۔ صبر شکر کر کے صندوق کے پیچھے چھپ کر بیٹھی رہی۔ اسے کچھ خبر نہیں تھی کہ چھکڑا

ادھر جا رہا ہے اور صندوق کے اندر کیا ہے۔ چھکڑا صحرا میں دوڑتا چلا جا رہا تھا۔ کوئی آدھے گھنٹے کے بعد وہ ایک بہت بڑے مگر پرانے اہرام مصر کے پاس جا کر رک گیا۔ چھکڑے والا نیچے اترا۔ صندوق کو کھینچ کر نیچے اتارا اور سر پر اٹھا کر اہرام کے اندر داخل ہو گیا۔

موقع غنیمت جان کر خلائی لڑکی کیٹی چھکڑے سے نیچے آگئی اور پتھروں کے ایک ڈھیر کے پیچھے جا کر چھپ گئی۔ پہلے اس نے سوچا کہ اسی چھکڑے پر واپس چلی جائے۔ پھر خیال آیا کہ خدا جانے یہ چھکڑے والا اب کہاں چلا جائے۔ ہو سکتا ہے وہ کسی دوسرے شہر کی طرف روانہ ہو جائے اور ویسے بھی اب چھکڑے پر چھپنے کی کوئی جگہ نہیں تھی۔ کیونکہ چھکڑے والا اہرام میں صندوق رکھ کر خالی ہاتھ واپس آ رہا تھا۔ وہ چھکڑے پر بیٹھا اور گھوڑے کو چابک مار کر واپس روانہ ہو گیا۔ وہ شہر کی طرف واپس جانے کی بجائے صحرا کی طرف روانہ ہوا تھا۔ خلائی لڑکی کیٹی نے عقل مندی کی جو اس پر دوبارا سوار نہ ہوئی۔

سوال یہ تھا کہ اب وہ کہاں جائے؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کے سامنے پرانے اہرام مصر کا دروازہ غار کی طرح کھلا تھا۔ کیٹی نے سوچا کہ کچھ وقت وہ اس اہرام بسر کرتی ہے۔ بعد میں وہ فرعون کے پاس جانے کی کوشش پر غور کرے گی۔ اسے یہ بھی خیال تھا کہ ہو سکتا ہے یہاں کوئی شاہی سواری آ جائے اور وہ اس پر بیٹھ کر واپس محل پہنچ جائے۔

کیٹی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اہرام میں داخل ہو گئی۔ اس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ جا کر دیکھے یہ آدمی جو صندوق رکھ گیا ہے اس کے اندر کیا ہے؟ اہرام کے اندر اندھیرا تھا۔ پھر بھی خلائی لڑکی کیٹی کی چوکور آنکھیں اندھیرے میں بھی بہت کچھ دیکھ رہی تھیں۔ وہاں پرانے گرے پڑے ستون تھے۔ کچھ ممیوں کے خالی تابوت ادھر اُدھر بکھرے ہوئے تھے۔ چبوتروں پر بادشاہوں اور ملکاؤں کے ٹوٹے پھوٹے بت پڑے تھے۔ کیٹی کی نظر اسی صندوق پر پڑی جو ابھی ابھی چھکڑے والا آدمی وہاں رکھ گیا تھا۔ یہ صندوق بند تھا اور اس میں تالا لگا ہوا تھا۔ اگر اس میں ہیرے جواہرات کی دولت بھی ہوتی تو کیٹی کے لیے بیکار تھی۔ کیونکہ وہ صندوق کھول نہیں

سکتی تھی اور اگر کھول بھی لیتی تو ہیرے جواہرات کو لے کر کیا کرتی۔ وہ تو صرف یہ چاہتی تھی کہ کسی طرح اس کا قد پھر سے پہلے جیسا اونچا لمبا ہو جائے۔ اور وہ ماریا سے ملاقات کر کے واپس اپنی خلائی دنیا میں چلی جائے۔ لیکن ایسا ہوتا اسے دکھائی نہیں دیتا تھا۔ دن ابھی کافی باقی تھا۔ کیٹی صندوق کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ وہ بہت تھکی ہوئی تھی۔ تربوز اس نے خوب کھا لیا تھا۔ وہ اونگھنے لگی اور پھر گہری نیند سو گئی۔

ادھر ماریا ماہی گیر اور اس کی بیٹی کو سرحد پار کروا کر واپس فرعون کے شاہی محل میں آ گئی۔ ماریا یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ فرعون کو ہلاک کرنے کی پہلی سازش کی ناکامی کے بعد سپہ سالار آندیس دوسری کون سی ترکیب پر عمل کرنے والا تھا۔ محل میں آ کر اسے پتہ چلا کہ سپہ سالار نے دوسری بار فرعون کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ مگر بھانڈا پھوٹ گیا اور اسے ہلاک کر دیا گیا۔ فرعون کی بہن زندہ تھی اور ماریا کو یہ بھی معلوم ہوا کہ فرعون اپنی بہن کے ارادوں سے بے خبر ہے۔ اسے بالکل نہیں معلوم کہ اس کی بہن بھی خونی سازش

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں سپہ سالار کی شریک تھی۔

اب ماریا کا شاہی محل میں ٹھہرنے کا کوئی مقصد نہیں تھا۔ وہ وہاں سے خلائی لڑکی کی تلاش میں واپس جانے لگی تو خیال آیا کہ فرعون چونکہ بڑا خدا ترس اور نیک دل بادشاہ ہے کیوں نہ اسے خبردار کر دیا جائے کہ اپنی بہن سے ہوشیار رہے۔ ماریا فرعون کے خاص کمرے میں آگئی۔ فرعون اپنی ملکہ کے ساتھ کمرے میں موجود تھا۔ وہ ایک آرام کرسی پر بیٹھا تھا اور ملکہ مصر فریم میں ں کا رومال لگا کر اس پر پھول کاڑھ رہی تھی۔ ماریا عون سے بات شروع کرنے کے بارے میں ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ فرعون نے ملکہ سے کہا۔

"ملکہ! ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ خلائی لڑکی کہاں غائب ہو گئی۔ ہم نے محل کا کونہ کونہ چھان مارا ہے۔ وہ ہمیں کہیں نہیں ملی"

ملکہ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ خود ہی الماری سے نکل کر چلی گئی ہو"

فرعون بولا۔

"ایسا نہیں ہوا ہو گا۔ کیونکہ خلائی لڑکی اپنی مرضی

سے ہمارے پاس رہی تھی اور وہ تو ابھی ہم سے غیبی روح کے بارے میں بھی بہت کچھ پوچھنا چاہتی تھی"

ملکہ بولی۔

"پھر اسے یہاں سے نکال کر کون لے جا سکتا ہے؟ یہاں تو کوئی غیر آدمی آنے کی جرأت نہیں کر سکتا"

فرعون نے کہا۔

"یہی تو ہم بھی حیران ہیں"

خلائی لڑکی کا ذکر سن کر ماریا کے کان کھڑے ہو گئے۔ تو کیا خلائی لڑکی کیٹی فرعون کے محل میں آگئی تھی؟ یہ ضرور اسی خلائی لڑکی کا ذکر کر رہے تھے۔ اس نے فرعون کو بتایا ہو گا کہ وہ خلا سے آئی ہے اور جب انہوں نے غیبی روح کی بات کی ہو گی تو اسے ضرور ماریا کا خیال آیا ہو گا اور فرعون سے ماریا کے بارے میں ہی پوچھنا چاہتی ہو گی۔ مگر ماریا نے سوچا کہ یہ الماری میں خلائی لڑکی کو رکھنے کے بارے میں کیا کہہ رہے تھے؟ کیا خلائی لڑکی الماری میں رہتی تھی؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک اونچی لمبی عورت ایک الماری میں رہنے لگے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرعون نے کہا۔

"ملکہ! ہم حیران ہیں کہ وہ کون سا جادو تھا جس نے خلائی لڑکی کو اتنا چھوٹا کر کے ننھا منا بنا دیا تھا۔ ہم نے اتنی چھوٹی سی بالکل چھپکلی کے برابر لڑکی اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی تھی"

ملکہ نے کہا۔

"وہ تو چھوٹی سی ڈبیا میں بند ہو جاتی تھی"

اب مسئلہ حل ہو گیا تھا۔ ماریا سمجھ گئی کہ خلائی لڑکی کیٹی کسی وجہ سے زمین پر پرانے زمانے میں آنے کے بعد سکڑ کر ننھی منی رہ گئی ہو گی۔ پھر تو وہ بہت پریشان ہو گی۔ خدا جانے اس وقت وہ کہاں ہو گی اور کس حال میں ہو گی۔ ماریا اب فرعون سے خلائی لڑکی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے بے چین ہو گئی۔ وہ میز کے قریب سے ہو کر فرعون کی کرسی کی طرف بڑھی تو فرعون کی کرسی کے پاس چاندی کے پنجرے میں بند سانپ نے زور سے پھنکار ماری اور پھن اٹھا لیا۔

فرعون نے چونک کر سانپ کی طرف دیکھا اور پھر

ملکہ سے کہا۔

"ملکہ! سانپ اسی طرح بے چین ہو گیا ہے جس طرح اس روز غیبی روح کو دیکھ کر کاہن اعظم کا سانپ بے چین ہوا تھا"

ملکہ نے فریم ہاتھ سے رکھ دیا۔ وہ خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر بولی۔

"تو کیا غیبی روح اس کمرے میں موجود ہے؟"

ماریا نے کہا۔

"ہاں میں اس کمرے میں موجود ہوں"

ماریا کی آواز سن کر فرعون اور ملکہ خوف کے مارے جدھر سے آواز آئی تھی ادھر تکنے لگے۔ فرعون آخر بادشاہ تھا اور بادشاہ یونہی گھبرا نہیں جایا کرتے۔ اس نے آہستہ سے کہا۔

"دیوتا تم پر مہربان ہوں اے بھٹکتی ہوئی روح! تم کون ہو؟"

ماریا نے کہا۔

"میں کوئی روح نہیں ہوں بلکہ آپ کی طرح ایک انسان ہوں"

ملکہ نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"پھر تم دکھائی کیوں نہیں دیتیں؟"

ماریا بولی۔

"یہ ایک راز ہے۔ آپ یوں سمجھ لیں کہ مجھے کسی خاص جادو کے ذریعے غائب کر دیا گیا ہے"

فرعون نے کہا۔

"تم پہلے بھی ہمارے کمرے میں موجود تھیں جب کاہن اعظم کے سانپ نے تمہاری موجودگی کو محسوس کیا تھا؟"

ماریا نے کہا۔

"ہاں! میں موجود تھی مگر میں سپہ سالار کے ساتھ چلی گئی تھی کیونکہ وہ آپ کو ہلاک کرنے کی سازش کر رہا تھا"

فرعون نے کہا۔

"دیوتاؤں نے مجھ پر عنایت کی اور سپہ سالار کو اس کی غداری کی سزا مل گئی"

ماریا نے کہا۔

"لیکن ابھی ایک غدار کو سزا ملنی باقی ہے"

"وہ کون؟" فرعون نے تعجب سے پوچھا۔

"وہ آپ کی بہن ہیں"

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو غیبی لڑکی! ہماری بہن تو ہم پر جان چھڑکتی ہے"

ملکہ بھی یہ سن کر بڑی حیران ہو گئی تھی۔ ماریا نے کہا۔

"جو آپ پر جان چھڑکتی ہے اسی نے سپہ سالار کے ساتھ مل کر آپ کی جان لینے کی کوشش کی تھی۔ اور اب بھی کوشش کرے گی"

فرعون ایک پل کے لیے خاموش ہو گیا۔ پھر بولا۔

"ہمارے پاس اپنی بہن کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے۔ بہر حال تمہارے خبردار کرنے کا شکریہ۔ ہم محتاط رہیں گے"

ماریا نے کہا۔

"اب میں ایک بات آپ سے پوچھنا چاہوں گی"

"وہ کیا؟" فرعون نے کہا۔

ماریا بولی۔

"جس خلائی لڑکی کا آپ ذکر کر رہے ہیں وہ آخری بار محل میں کہاں دیکھی گئی تھی؟"

فرعون نے ماریا کو وہ سب کچھ بتا دیا کہ کس طرح اس نے خلائی لڑکی کو الماری میں رکھا تھا تاکہ وہ محل میں کچھ دن آرام کرے مگر وہ الماری سے غائب ہو گئی۔ ماریا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے پوچھا۔

"آپ کے کمرے میں کوئی ایسا انسان بھی ہے جو اجازت کے بغیر آجا سکے؟"

فرعون نے کہا۔

"میری ملکہ کے بعد صرف میری بہن کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر میں کمرے میں نہ بھی ہوں تو وہ بغیر اجازت آجا سکتی ہے"۔

ماریا نے کہا۔

"بس مجھے آپ سے یہی پوچھنا تھا۔ میں جا رہی ہوں"

فرعون نے کہا۔

"کیا پھر کبھی ملاقات نہیں ہو گی تم سے اے غیبی عورت!"

"کچھ کہہ نہیں سکتی"

اتنا کہہ کر ماریا وہاں سے نکل کر سیدھی فرعون کی بہن کے کمرے میں آگئی۔ وہ کمرے میں نہیں تھی۔ ماریا نے کمرے کا ایک جائزہ لیا اور فرعون کی بہن کا انتظار کرنے لگی۔

ماریا اور ممی کی لاش

فرعون کی بہن کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ مسکرا رہی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں کنول کے پھولوں کا ہار تھا اور اس کو وہ ہوا میں گھما رہی تھی۔ جونہی اس نے دروازہ بند کیا۔ ماریا نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے ہار چھین لیا۔ فرعون کی بہن اپنے ہاتھ سے ہار کو نکل کر غائب ہوتے دیکھ کر ہکی بکی ہو کر وہیں کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ اس کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ ماریا نے کہا۔

"میں تم سے جو کچھ پوچھوں مجھے سچ سچ بتانا۔ نہیں تو اگر میں تمہارے ہاتھ سے ہار کھینچ کر غائب کر سکتی ہوں تو تمہیں ہلاک کر کے بھی غائب کر سکتی ہوں"

فرعون کی بہن خوف سے کانپنے لگی۔

"کیا۔ کیا تم غیبی روح ہو؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہاں - مگر میں تمہیں اٹھا کر محل سے نیچے پھینکنے کی طاقت رکھتی ہوں"

"تم کیا— تم کیا پوچھنا چاہتی ہو؟" فرعون کی بہن نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

ماریا نے کہا۔

"جب تم فرعون کے کمرے میں گئی تھیں تو تم خلائی لڑکی کو اغواء کر کے کہاں لے گئی تھیں؟"

ماریا نے یونہی بلف چال کھیلی تھی کہ ہو سکتا ہے اس طرح فرعون کی بہن اصل بات بتا دے۔ اور ایسا ہی ہوا۔ ماریا کی بلف چال کامیاب ہو گئی۔ فرعون کی بہن بولی۔

"میں نے اسے اغواء نہیں کیا تھا۔ میں نے تو اسے لا کر اس کمرے میں اپنی الماری میں رکھا تھا کہ اس سے دوستی کروں گی مگر وہ یہاں سے بھاگ گئی"

"کہاں؟"

"یہ میں بھی نہیں جانتی۔ میرا خیال ہے کہ وہ کمرے کو خالی پا کر پھلوں کے تھال میں چھپ گئی تھی اور کنیز نے روز کی طرح جب شام کو پرانے پھل جھروکے سے باہر پھینکے تو وہ بھی نہر

میں گر پڑی ہو گی"

ماریا نے پوچھا۔

"وہ اگر تمہارے کمرے سے فرار ہونا چاہتی تھی تو ضرور تم نے اسے قید میں ڈالا ہو گا اور تم نے اسے قید میں اس لیے ڈالا تھا کہ تم اس سے کوئی کام کروانا چاہتی تھیں۔ اور وہ کام یہ تھا کہ تم اس کی مدد سے اپنے بھائی فرعون مصر کو ہلاک کروانا چاہتی ہو گی۔ کیونکہ تم نے سپہ سالار آندیس کے ساتھ مل کر فرعون کو قتل کرنے کی سازش کی تھی جو ناکام ہو گئی اور اب تم خلائی لڑکی کی مدد حاصل کرنا چاہتی تھیں"

فرعون کی بہن نے ہاتھ سینے پر رکھ کر کہا۔

"اے غیبی روح! میں دیوتاؤں کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میں فرعون کو ہلاک نہیں کرنا چاہتی تھی"

"پھر تم نے خلائی لڑکی کو اپنی قید میں کیوں رکھا تھا؟"

فرعون کی بہن نے کہا۔

"بس یونہی"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا نے آگے بڑھ کر فرعون کی بہن کو بالوں سے پکڑ کر اوپر اٹھا لیا۔ فرعون کی بہن کی چیخ نکل گئی۔ وہ فوراً بولی۔

"میں خلائی لڑکی سے سپہ سالار کی موت اور اپنی سازش کی ناکامی کا بدلہ لینا چاہتی تھی۔ کیونکہ اس نے فرعون کو سازش کی خبر کر دی تھی۔ میں اسے الماری میں بھوکا پیاسا رکھ کر مارنا چاہتی تھی"

ماریا نے زور سے فرعون کی بہن کو زمین پر گرا دیا۔ وہ قالین پر اوندھے منہ گر پڑی اور ڈر کے مارے لرزنے لگی۔ ماریا نے کہا۔

"میں نے فرعون کو بتا دیا ہے کہ سپہ سالار نے اسے قتل کرنے کی جو سازش کی تھی اس میں تم بھی شامل تھی"

فرعون کی بہن ششدر ہو کر رہ گئی۔

"یہ تم نے غضب کر دیا غیبی روح! میں فرعون کی اب دشمن نہیں ہوں"

"فرعون بھی تمہیں اپنا دشمن نہیں سمجھتا۔ مگر اب وہ محتاط ہو گیا ہے۔ اب اگر تم نے ذرا

سی بھی کوئی ایسی ویسی حرکت کی تو فرعون تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا"

فرعون کی بہن بولی۔

"میں کبھی کوئی غلط حرکت نہیں کروں گی"

ماریا نے سنبھل کر کہا۔

"کرو یا نہ کرو۔ تم جاؤ جہنم میں۔ میں خلائی لڑکی کی تلاش میں جا رہی ہوں"

یہ کہہ کر ماریا فرعون کی بہن کے کمرے سے باہر نکل آئی۔ وہ شاہی محل کے اس جھروکے کے پاس آ گئی جہاں سے کوڑا کرکٹ نیچے بہتی نہر میں پھینکا جاتا تھا۔ اس نے جھک کر نہر کو دیکھا۔ اگر خلائی لڑکی پھلوں کے تھال میں چھپی ہوئی تھی تو یقیناً اس نہر میں پھینکی گئی ہو گی۔ ماریا نے جھروکے سے نہر میں چھلانگ لگا دی۔ وہ بڑے سکون کے ساتھ نہر کی سطح پر آ کر رک گئی اور اس نے نہر کے اوپر چلنا شروع کر دیا۔ وہ کناروں کی جانب جو گھاس اگی تھی وہ بھی دیکھے جا رہی تھی۔ مگر اسے کیٹی کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ چلتے چلتے ماریا اس جگہ آ گئی جہاں نہر دریائے نیل میں گرتی تھی۔ یہاں کتنی ہی کشتیاں اور بجرے تیر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہے تھے۔

ماریا یہاں سے واپس ہو گئی۔ وہ اب خلائی لڑکی سے ناامید ہو گئی تھی۔ اسے بڑا افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے اس کے خلائی دشمنوں سے بچانے کی کوشش کی اور اسے پرانے زمانے میں لے آئی اور وہ پھر بھی نہ بچ سکی اور دریا میں گر کر ختم ہو گئی۔ ماریا کو یقین ہو گیا تھا کہ خلائی لڑکی زندہ نہیں بچی ہو گی۔ اب وہ ناگ اور عنبر کی تلاش میں چل پڑی۔

نہر کے کنارے واپس چلتے ہوئے اسے ایک جگہ زمین پر سانپ کے چلنے کی لکیر دکھائی دی۔ ماریا نے سوچا کہ کسی سانپ کی مدد لے کر ناگ کا سراغ لگانا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے اس کا کچھ اتا پتہ مل سکے۔ ماریا لکیر کے ساتھ ساتھ چلتی گئی۔ سانپ کی لکیر ایک جگہ جھاڑیوں کے پاس پہنچ کر زمین کے اندر ایک سوراخ میں چلی گئی تھی۔ ماریا نے سوراخ کے پاس منہ لے جا کر سانپ کی زبان میں ہلکی سی آواز نکالی۔

سوراخ کے اندر دریائے نیل کا ایک بیتر سانپ بے چین ہو کر باہر آ گیا۔ اسے ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی بو آ رہی تھی۔ ماریا نے اس سے ناگ کے بارے میں پوچھا تو

اس نے کہا۔

"اے غیبی روح! عظیم ناگ کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ ہم معمولی سانپ ہیں۔ ہمیں عظیم دیوتا کی کیا خبر ہو سکتی ہے۔ ہاں۔ اگر تم یہاں سے دور کالے پتھروں کی بارہ دری میں جاؤ تو وہاں تمہیں ایک اژدھا ملے گا۔ ہو سکتا ہے وہ تمہیں عظیم ناگ کے بارے میں کچھ بتا سکے"

ماریا نے سانپ کا شکریہ ادا کیا اور کالے پتھروں کی بارہ دری کی طرف روانہ ہو گئی۔ شام کے وقت اسے صحرا میں ایک ٹوٹی پھوٹی بارہ دری نظر آئی۔ اس کے بڑے بڑے پتھر سیاہ پڑ چکے تھے اور دیواروں پر جنگلی بیلیں بڑھی ہوئی تھیں۔ ماریا نے دیکھا کہ بارہ دری کے سامنے ریت پر ایک کالا مہنت لنگوٹ باندھے آلتی پالتی مارے بیٹھا ہے۔ اس نے اپنے اردگرد ایک گول دائرہ کھینچ رکھا ہے اور اس کی آنکھیں بند ہیں اور ماتھے پر سیندور کی چار لکیریں بنی ہوئی ہیں۔

یہ مہنت مصر کا ایک عامل تھا اور ایک بد روح کو قابو میں کرنے کے لیے وہاں چالیس روز سے بیٹھا عمل پڑھ رہا تھا۔ اس کے سامنے پتھر کی ایک بوتل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پڑی تھی جس کا ڈھکنا پاس ہی پڑا تھا۔ مہنت کو اس کے علم نے بتا دیا کہ ایک غیبی روح اس کے قریب آ کر کھڑی ہو گئی ہے۔ وہ سمجھا کہ یہ وہی بد روح ہے جس کو قابو کرنے کے لیے وہ چالیس روز سے وظیفہ پڑھ رہا تھا وہ بہت خوش ہوا۔ اس کا وظیفہ کامیاب ہو گیا تھا۔ ماریا کو اپنے اوپر ضرورت سے زیادہ بھروسہ تھا۔ کہ اسے کچھ نہیں ہو سکتا اس لیے وہ بے دھڑک اس دائرے کے اندر آ گئی جو کالے مہنت نے اپنے ارد گرد کھینچ رکھا تھا۔ یہ مہنت بڑا زبردست کالے علم کا ماہر تھا اور اپنے دائرے کے اندر اس نے کالے علم کی بے حد طاقتور لہریں چھوڑ رکھی تھیں۔

ماریا نے اس دائرے کو کوئی اہمیت نہیں دی تھی اور وہ اژدھا کی تلاش میں دائرے کے اوپر سے گزر کر بارہ دری کی دوسری طرف جھاڑیوں میں جانا چاہتی تھی۔ جونہی اس نے دائرے کے اندر قدم رکھا اس کا روحانی جسم جیسے کسی نے جکڑ لیا۔ اس نے قدم اٹھانا چاہا مگر قدموں نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ اس کا ایک ایک پاؤں من من بھاری ہو گیا تھا۔ وہ نہ آگے چل سکتی تھی اور نہ اچھل کر اوپر کو اٹھ سکتی تھی۔ اس نے غصے میں مہنت

کی طرف دیکھا اور کہا۔

"تم نے مجھے کیا کر دیا ہے؟"

کالے مہنت نے روح کی آواز سنی تو خوشی سے نہال ہو گیا۔ بولا۔

"میں نے تمہیں اپنے قابو میں کر لیا ہے۔ میں اسی لیے چالیس روز سے کالے علم کا وظیفہ پڑھ رہا تھا۔ اب تم میری قیدی ہو اور کہیں نہیں جا سکتیں"

ماریا نے کہا۔

"مگر میں کوئی بد روح نہیں ہوں۔ میں تو ایک عورت ہوں جو غائب ہو گئی ہے"

کالا مہنت بولا۔

"یہ تو اور بھی اچھا ہے کہ مجھے ایک ایسی بد روح مل گئی ہے جو نظر نہ آنے والا انسانی جسم بھی رکھتی ہے۔ اب تم بڑے آرام سے میرے سامنے رکھی ہوئی بوتل میں داخل ہو جاؤ"

ماریا بڑی سٹ پٹائی کہ یہ بدتمیز کالا بھجنگ آدمی کیا بک بک کر رہا ہے۔ اس نے آگے بڑھ کر اس کی منڈی ہوئی ٹنڈ پہ ایک زور دار مکا مارنا چاہا مگر وہ اپنی مرضی سے ایسا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہ کر سکی۔ وہ ایک قدم بھی نہ ہلا سکتی تھی۔ اس کی اپنی مرضی اور طاقت ختم ہو کر رہ گئی تھی۔ آخر زچ ہو کر ماریا نے کہا۔

"تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"

کالا مہنت بولا۔

"یہ میں تمہیں کیوں بتاؤں؟ جب وقت آئے گا تو بتاؤں گا۔ تم میری قید میں ہو۔ تم میری غلام ہو۔ میں جو چاہوں گا تم سے کام لوں گا۔ چلو۔ اس پتھر کی خالی بوتل میں گھس جاؤ۔"

ماریا نے لاکھ ارادہ کیا کہ وہ پتھر کی خالی بوتل میں داخل نہیں ہو گی۔ مگر مہنت کے کالے علم کے آگے اس کے ارادے نے جواب دے دیا۔ کالے مہنت نے بایاں ہاتھ اٹھا کر انگلی سے پتھر کی بوتل کی طرف اشارہ کیا۔

"اس میں بند ہو جاؤ۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔ چلو۔ چلو چلو۔"

ماریا اپنے آپ بوتل کی طرف بڑھنے لگی۔ پھر اس کے لطیف جسم کی لہریں دھوئیں کی ایک پتلی لکیر میں تبدیل ہو گئی اور یہ لکیر اپنے آپ کسی جادو کے اثر

سے بوتل کے اندر داخل ہونا شروع ہو گئی۔ جب ماریا کا سارا لطیف جسم بوتل میں داخل ہو گیا تو کالے مہنت نے جلدی سے ڈھکنا دے کر بوتل کو بند کر دیا اور بڑے فخر سے بوتل کو ہاتھ میں لے کر دیکھا۔ پھر اسے چمڑے کے تھیلے میں ڈالا اور تھیلا گلے میں لٹکا کر وہاں سے ایک طرف روانہ ہو گیا۔ ماریا بوتل میں بند تھیلے میں بے بسی کی حالت میں پڑی تھی۔

یہ کالا مہنت اسے کہاں لے جا رہا تھا؟ ماریا کو کچھ خبر نہ تھی۔

ساتھیو! ابھی ہم ناگ عنبر کو دریا کے کنارے پر ہی چھوڑے رکھتے ہیں اور لاہور گارڈن ٹاؤن کے طالبعلم امجد کو بھی ملک فارس کے شہر بعلبک کے یہودی شیخ ہامان کے کھیتوں میں انگور کے باغوں میں غلام بن کر کام کرتا چھوڑتے ہیں اور خلائی لڑکی کی طرف چلتے ہیں کہ وہ اہرام میں کیا کر رہی ہے۔

اس وقت رات کے بارہ بجے کا عمل ہے۔ مصر کے صحرا کے آسمان پر ستارے چمک رہے ہیں۔ چاروں طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی ہے شہر کے لوگ چراغ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گل کر کے سو رہے تھے۔ شہر سے دور پرانے اہرام مصر
کے غار میں تالا لگے پُر اسرار صندوق کے ساتھ ٹیک لگائے
خلائی لڑکی کیٹی ابھی تک گہری نیند میں ہے۔ اچانک اسے
ایک ہلکا سا دھچکا لگا اور اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے
ننھے منے ہاتھوں سے اپنی چوکور آنکھیں ملیں اور اندھیرے میں
غور سے دیکھا۔ اندھیرے میں اسے ایک ایک چیز صاف
دکھائی دے رہی تھی۔ دھچکا اسے صندوق سے لگا تھا۔
وہ اٹھ کر پرے ہٹ گئی۔ صندوق کا تالا ہلنے لگا تھا۔
پھر تڑاخ کی آواز کے ساتھ اپنے آپ ٹوٹ کر گر
پڑا۔ صندوق کا کنڈا اوپر کو اٹھا اور پھر صندوق کا ڈھکنا
تھوڑا سا اوپر ہو گیا۔

کیٹی ڈر کے مارے ایک پتھر کے پیچھے ہو گئی کہ
خدا جانے صندوق کے اندر سے کیا بلا نکلنے والی ہے۔
اس کی آنکھیں اندھیرے میں صندوق پر لگی ہوئی تھیں۔
صندوق کے ڈھکنے میں سے مردہ ممی کا ایک ہاتھ باہر
نکلا۔ جس پر زرد رنگ کی پٹیاں لپٹی ہوئی تھیں۔ اس
ہاتھ نے صندوق کے ڈھکنے کو پرے گرا دیا۔ اس کے
ساتھ صندوق میں سے آہستہ آہستہ ایک مردہ ممی کی زرد
پٹیوں میں لپٹی ہوئی لاش کا آدھا اوپر والا دھڑ صندوق

میں اٹھ کھڑا ہوا۔ خلائی لڑکی کیٹی کو ڈر کے مارے پسینہ آ گیا۔
ممی صندوق سے باہر نکل آئی۔ اس کا سارا جسم زرد رنگ
کی پٹیوں میں لپٹا ہوا تھا۔ وہ صندوق کے پاس اندھیرے
میں یوں کھڑی ہو گئی جیسے ہلتی ہوئی زمین پر اپنے آپ
کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی ہو۔ اس سے پوری طرح
کھڑا نہیں ہوا جاتا تھا۔ ممی کی لاش نے اپنا ایک پاؤں پیچھے
کو گھمایا اور پھر دوسرا پاؤں بھی گھما لیا اور اس کا منہ اہرام
کے دروازے کی طرف ہو گیا۔ اب وہ آہستہ آہستہ لڑکھڑاتی
ہوئی ایک ایک قدم اٹھاتی اہرام کے دروازے کی طرف
چلنے لگی۔

کیٹی اسے پھٹی پھٹی آنکھوں سے غار کے دروازے
کی طرف جاتے دیکھ رہی تھی۔ جب ممی کی لاش اس
کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی تو وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے
چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی غار سے باہر آ گئی۔ باہر رات
کے ہلکے نیلے اندھیرے میں آسمان چمکتے ستاروں سے
بھرا ہوا تھا اور صحرا میں اہرام کے ارد گرد گہری خاموشی
چھائی ہوئی تھی۔ کیٹی اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر
چاروں طرف دیکھنے لگی۔ اسے ایک جگہ ممی کی لاش نظر
آ گئی تھی۔ اس کے پاس تازہ کھدی ہوئی مٹی کا چھوٹا سا ڈھیر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لگا تھا۔

خلائی لڑکی کیٹی سوچنے لگی کہ یہ ممی کی لاش کس لیے زمین کھود رہی ہے؟ اس کی سمجھ میں یہ اسرار نہیں آرہا تھا۔ اس نے سوچا کہ یہاں سے بھاگ جانا چاہیے۔ اچانک اسے چھینک آگئی۔ چھینک کی آواز اگرچہ بہت مدھم اور باریک تھی مگر ممی نے سن لی۔ اس کے مٹی کھودتے ہوئے ہاتھ وہیں رک گئے۔ وہ اٹھی اور اس نے گھوم کر اس طرف دیکھا جدھر سے چھینک کی آواز آئی تھی۔ شاید ممی کی تیز آنکھوں نے خلائی لڑکی کو دیکھ لیا تھا۔ ممی کی لاش اس کی طرف آہستہ آہستہ بڑھنے لگی۔

کیٹی پتھر کی اوٹ سے جھانک رہی تھی۔ جونہی اس نے ممی کو اپنی طرف آتے دیکھا وہ کسی سوراخ یا کھوہ میں چھپنے کی بجائے پتھر کی اوٹ سے باہر نکل کر دوڑنے لگی۔ اب ممی اسے صاف دیکھ رہی تھی۔ ممی کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے کوئی جانور ذبح ہوتے وقت کراہ رہا ہو۔ اس ڈراؤنی آواز سے کیٹی کی جان ہی نکل گئی۔ پاگلوں کی طرح اس کا جدھر کو منہ اٹھا ادھر کو اٹھ دوڑی۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدموں سے دوڑ رہی تھی ممی بھی آہستہ آہستہ آرہی تھی مگر ایک تو وہ لمبے ڈگ

بھر رہی تھی دوسرے وہ کیٹی کے مقابلے میں بہت زیادہ بڑی اور اونچی لمبی تھی۔ ممی کیٹی کے قریب آتی جارہی تھی۔ فاصلہ کم ہوتا جارہا تھا۔ کیٹی نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ ممی کی لاش اس کے سر کے اوپر پہنچ گئی تھی اور اس نے ایک ہاتھ آگے بڑھا کر خلائی لڑکی کیٹی کو اپنی مٹھی میں دبوچنا چاہا۔ کیٹی تیزی سے آگے نکل گئی۔ مگر موت اس کے سر پر منڈلا رہی تھی۔

کیٹی کی نظر ایک درخت پر پڑی جس کا تنا بہت بڑا تھا اور جو صحرا میں اکیلا کھڑا تھا۔ کیٹی درخت کی طرف بھاگی۔ ممی کی لاش اس کے پیچھے آئی۔ کیٹی کو درخت کے تنے میں ایک چھوٹا سا سوراخ دکھائی دیا۔ اس قسم کے سوراخ اکثر درختوں میں بن جاتے ہیں۔ جہاں عام طور پر طوطے اپنا گھونسلا بنا کر رہتے ہیں۔ ممی کی لاش غرائی اور کیٹی کو پکڑنے کے لیے اس نے اپنا پٹیوں میں لپٹا ہوا ہاتھ آگے پھیلایا۔ کیٹی نے ہڑبڑا کر درخت کے تنے میں جو سوراخ تھا اس میں چھلانگ لگا دی۔ وہ اندھیرے میں گرتی چلی گئی۔ اسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ اس کے ننھے سے جسم کے ساتھ درخت کے تنے کے اندر کھوہ میں نکلے ہوئے باریک پتوں کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خوشے ٹکرا رہے تھے۔ آخر وہ دھپ کی ہلکی سی آواز کے ساتھ خشک گھاس کے ایک ڈھیر پر گر پڑی۔ اس نے اوپر دیکھا۔ اسے یوں لگا جیسے وہ کسی تاریک اندھیرے مگر چوڑے پائپ کے اندر آ گئی ہے۔ دور اوپر جس سوراخ میں سے اس نے چھلانگ لگائی تھی اس میں سے ستاروں کی ہلکی نیلی روشنی اندر آ رہی تھی۔ کچھ دیر تک کیٹی کو ممی کی لاش کی غراہٹ نما ڈراؤنی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ پھر خاموشی چھا گئی۔

کیٹی نے تنے کی اندر والی اس کھوہ کا جائزہ لیا۔ اندھیرے میں اسے وہاں سوکھی گھاس کی ڈھیریاں سی لگی دکھائی دیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ کسی زمانے میں یہاں کسی پرندے کا گھونسلہ ہوا کرتا تھا۔ کھوہ کے اندر جگہ جگہ درخت کی سفید رنگ کی جڑیں چمک رہی تھیں۔ کیٹی نے ایک جڑ کو ناخن سے کھرچ کر منہ میں ڈالا۔ وہ میٹھی تھی۔ کیٹی نے سوچا کہ وہ اس اندھیری کھوہ کی تہہ میں سے کیسے باہر نکل سکے گی۔ اس نے اوپر تک دیکھا۔ کھوہ کی گول دیواریں بالکل سپاٹ تھیں۔ پاؤں رکھنے کے لیے یا ہاتھ سے پکڑنے کے لیے کوئی جگہ نہ تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ کیٹی اس موت کے اندھیرے کنوئیں میں اب کبھی باہر

نہیں نکل سکتی تھی۔ کیٹی نے سر جھکا لیا اور خشک گھاس کی ڈھیری میں لیٹ گئی اور اپنی قسمت پر غور کرنے لگی کہ کہاں وہ خلا کے ایک بہت زیادہ ترقی یافتہ ستارے میں رہتی تھی اور لیزر کی شعاع والا پستول استعمال کیا کرتی تھی اور کہاں اب ان کا یہ حال ہے کہ وہ سکڑ کر انسانی چھنگلی سے بھی چھوٹی ہو گئی ہے اور ایک چوہا بھی اسے چیر پھاڑ سکتا ہے۔ لیکن وہ اس بات سے خوش تھی کہ اسے ممی کی لاش سے نجات مل گئی تھی وگرنہ ممی نے تو اسے ہلاک کر کے ہی چھوڑنا تھا۔

ادھر ماریا کو پتھر کی بوتل میں بند کر کے کالا مہنت اپنی منزل مقصود کی طرف چلا جا رہا تھا۔ وہ ایک اونٹنی پر سوار تھا۔ وہ اس اہرام کے قریب پہنچا جہاں کچھ دیر پہلے خلائی لڑکی پر اسرار صندوق کے پاس بیٹھی تھی اور جہاں ابھی کچھ دیر پہلے صندوق میں سے ممی کی لاش نے نکل کر باہر زمین کھودنی شروع کی تھی اور خلائی لڑکی کیٹی نے پاس ہی ایک درخت کے کھوکھلے تنے کے اندر چھلانگ لگا دی تھی۔ مہنت نے اونٹنی اہرام کے غار کے باہر کھڑی کی اور ماریا والی بوتل کا تھیلا ہاتھ میں تھامے غار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں داخل ہو گیا۔ اس وقت رات کا ایک بج رہا ہو گا اور ممی کی لاش اہرام کے باہر کیٹی کے درخت کی کھوہ میں چھلانگ لگانے کے بعد ابھی واپس آکر صندوق میں دوبارہ لیٹی تھی۔

کالے مہنت نے صندوق کو دیکھا تو اس کی باچھیں کھل گئیں۔ ہر شے اس کے حساب کے مطابق ہو رہی تھی۔ اس کا چالیس روز کا وظیفہ بے حد کامیاب رہا تھا اور شاہ جنات افراسیاب اس کے چالیس روز کے کٹھن وظیفے سے بہت زیادہ خوش ہوا تھا۔ اس نے صندوق کے آگے ریت پر ایک گول دائرے کا نشان بنایا اور اس کے اندر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ آنکھیں بند کر لیں اور کالے علم کے منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر پڑھنے کے بعد صندوق کا ڈھکنا اپنے آپ اوپر اٹھا اور اس کے اندر سے وہی زرد پٹیوں میں لپٹی ہوئی ممی کی لاش کا آدھا دھڑ اوپر کو اٹھ کھڑا ہوا۔ مہنت وظیفہ پڑھتا گیا۔ کچھ دیر بعد ممی صندوق سے باہر نکل آئی۔ وہ بے حد غصے میں تھی اور اس کے نتھنوں سے پھنکاریاں نکل رہی تھیں اس کے حلق سے بیل کے ڈکرانے کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ ممی کی خطرناک لاش بار بار دائرے کے اندر داخل ہو کر کالے مہنت کی گردن مروڑنے کی کوشش کرتی اور ہر بار جب وہ دائرے

کے قریب جاتی تو اسے ایک جھٹکا لگتا اور وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹ جاتی۔ جب ممی کی لاش عاجز آگئی تو اس نے اپنے حلق سے ایک ایسی ڈراؤنی آواز نکالی کہ رات کی خاموشی بھی خوف کے مارے لرز اٹھی۔ کالے مہنت کا چہرہ بھی پیلا پڑ گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ اب لاش اپنی جان ایک بار پھر قربان کر کے دائرے میں گھس آئے گی اور اسے زندہ نہیں چھوڑے گی۔ اب اس نے وہ ہتھیار استعمال کرنے کا فیصلہ کیا جسے وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔ اس نے چمڑے کے تھیلے میں سے پتھر کی وہ بوتل نکالی جس میں ماریا بند تھی۔ بوتل ہاتھ میں اٹھا کر کالے مہنت نے کہا۔

"میں تمہارے لیے وہ بد روح قید کر کے لایا ہوں جس کی تمہیں تلاش تھی"

اتنا سن کر ممی وہیں رک گئی اور گردن گھما گھما کر کالے مہنت کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل کو تکنے لگی۔ کالے مہنت نے کہا۔

"کیا تم اسے لے کر مجھے طلسماتی مہرہ نہیں دو گی تاکہ میں اس کی مدد سے شاہِ قارون کا خفیہ خزانہ حاصل کر سکوں؟"

ممی نے سر ہلایا۔ جیسے کہہ رہی ہو کہ ہاں مجھے یہ شرط

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

منظور ہے۔

کالے مہنت نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہیں اس بد روح کی سخت ضرورت ہے اور تم چونکہ ایک مردہ لاش ہو۔ اس لیے قیامت تک کسی بد روح کو قابو نہیں کر سکتی۔ یہی وہ بد روح ہے جس کی مدد سے تم دوبارہ زندہ ہو۔ بد روح کی بوتل لے کر طلسماتی مہرہ میرے حوالے کرو۔"

ممی کی لاش اہرام کے اندر گئی اور واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں طلسماتی مہرہ چمک رہا تھا۔ لاش نے اشاروں سے کہا کہ بد روح کی بوتل میں سے روح نکال کر دکھاؤ۔

کالے مہنت نے چونکہ ماریا پر منتر پڑھ کر اسے قابو کر رکھا تھا۔ اس لیے ڈھکن اٹھا کر ماریا سے کہا۔

"اے بد روح! باہر نکلو اور مجھے زمین پر سے تین گز اوپر اٹھا کر ممی کو اپنی طاقت کا مشاہدہ کراؤ۔"

ماریا کا دماغ چکر کھا رہا تھا۔ وہ کالے مہنت کے جادوائی منتروں کے اثر میں تھی۔ اس کا اپنا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ اور وہ جس کے قبضے میں ہو اس کی غلام ہو گئی تھی۔ وہ باہر نکلی اور اس نے کالے مہنت کو زمین سے تین

گز اوپر اٹھا لیا۔ کالے مہنت نے کہا۔

"اے ممی کی پرانی تاریخی لاش! کیا تم بد روح کی طاقت کو دیکھ رہی ہو؟ یہ بد روح تمہیں پھر سے زندہ کر سکے گی۔"

ممی کی لاش نے ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ بد روح کو میرے حوالے کرو۔ لاش نے طلسماتی مہرہ دائرے کے اندر پھینک دیا اور کالے مہنت نے ماریا کو بوتل میں بند کر کے ممی کی لاش کے حوالے کر دیا۔

ممی نے بوتل ہاتھ میں پکڑی اور واپس مڑ کر قدم قدم چلتی اہرام کے غار میں داخل ہو گئی۔ اس کے جاتے ہی کالے مہنت نے طلسماتی مہرے کو چوما۔ جیب میں سنبھال کر رکھا اور خوشی خوشی اونٹنی پر سوار ہو کر رات کے اندھیرے میں غائب ہو گیا۔

ممی کی لاش غار میں آ کر صندوق میں لیٹ گئی اور اس بوتل کو اپنے سینے پر رکھ لیا جس میں ماریا بند تھی۔ پھر اس نے بوتل کا ڈھکن کھول کر اپنے سینے پر سے زرد پٹیاں ہٹا دیں۔ اس کے سینے میں پسلیوں کے درمیان ایک گہرا سوراخ تھا۔ ممی نے بوتل کا منہ اپنے سینے کے سوراخ میں ڈال دیا اور پھر پوری طاقت سے بوتل پر دوسرا ہاتھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مارا۔ ماریا بوتل میں سے نکل کر ممی کی لاش
کے اندر چلی گئی۔ ممی نے بوتل نکال کر پھینک دی۔ پسلیوں
کے سوراخ کو بند کر دیا۔ اور صندوق میں دونوں ہاتھ
سینے پر رکھ کر لیٹ گئی۔

تھوڑی ہی دیر بعد لاش میں سے ایک زندہ طاقتور
انسان آہستہ آہستہ اٹھا اور صندوق سے نکل کر باہر آ گیا۔ لاش
کے اندر سے ماریا کی روح کے داخل ہوتے کے بعد
ایک بالکل نیا طاقتور اور زندگی سے بھرپور انسان باہر
آ گیا تھا۔ اس انسان کا چہرہ سورج کی طرح چمک رہا
تھا۔ یہ چمکیلا انسان مسکرایا۔ اس نے صندوق کا ڈھکنا
بند کر کے تالا لگایا اور بڑی شان سے چلتا ہوا اہرام کے
غار سے باہر نکل آیا۔ غار کے باہر رات دم توڑ رہی تھی
اور آسمان پر صبح کی پہلی پہلی نیلی روشنی پھیلنے لگی تھی۔
چمکیلے انسان نے دونوں ہاتھ منہ کے آگے رکھ کر ایک
ایسی چیخ ماری کہ جس سے صحرا کا ذرہ ذرہ گونج اٹھا۔
پھر اس نے اپنے تیلے یلے کرتے کے اندر سے ایک
سنہری تلوار نکالی اور اسے ہوا میں لہرایا۔ تلوار کے ہوا میں
لہراتے ہی وہ زمین سے بلند ہو گیا اور ہوا میں اڑنے
لگا۔ وہ بجلی ایسی تیزی کے ساتھ اڑتا ہوا سیدھا اس

ی کے گھر گیا جس نے اس کی لاش کو صندوق میں بند کر
کے چھکڑے پر لاد کر اہرام میں پہنچایا تھا۔ وہ آدمی سو
رہا تھا۔ چمکیلے انسان نے اسے جگایا اور کہا۔
"میں سورج دیوتا ہوں۔ تم نے مجھے قتل کر کے
ممی بنا کر اہرام میں پھینک دیا تھا کیونکہ تم میری
دولت پر قبضہ کرنا چاہتے تھے مگر تم نہیں جانتے
تھے کہ یہ سب کچھ ایک خاص منصوبے کے تحت
ہو رہا تھا۔ اب میں سورج دیوتا بن کر واپس آ گیا
ہوں۔ میں مصر کا سب سے طاقتور دیوتا ہوں۔
میں تمہیں قتل کر کے اپنی حکومت کا آغاز کروں گا۔"
وہ آدمی تھر تھر کانپ رہا تھا۔ چمکیلے انسان یعنی
سورج دیوتا نے اس آدمی پر سنہری تلوار کا بھرپور وار
کیا۔ اور اس کے ٹکڑے اڑا دیئے۔ اس کام سے فارغ ہو
کر وہ مصر کے سب سے بڑے مردوخ مندر میں آ گیا۔
وہاں کاہن اعظم اور دوسرے پجاری صبح کی پوجا میں
مصروف تھے۔ چمکیلے انسان نے مندر میں جاتے ہی سنہری
تلوار لہرا کر اعلان کیا کہ وہ سورج دیوتا ہے اور انسان
کا روپ بھر کر وہاں آیا ہے۔ پجاری اس کا چمکیلا چہرہ
دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے۔ کاہن اعظم جو کہ خود ایک بہت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڑا شعبدہ باز اور جادوگر تھا۔ سمجھ گیا کہ یہ کوئی اس سے بھی بڑا جادوگر اور شعبدہ باز آگیا ہے۔ کاہن اعظم نے اپنے کاندھے پر بیٹھے ہوئے سانپ سے کہا کہ وہ چمکیلے انسان کو جا کر ڈسے اور ہلاک کر دے۔ کیونکہ کاہن اعظم کو معلوم تھا کہ چمکیلا انسان اگر سورج دیوتا بن بیٹھا تو اس کی شان ختم ہو جائے گی اور اسے کوئی نہیں پوچھے گا۔ سانپ پھنکارتا ہوا چمکیلے انسان کی طرف گیا۔ اس نے پھن اٹھا رکھا تھا۔ جونہی اس نے چمکیلے انسان کو ڈسنا چاہا چمکیلے انسان کی سنہری تلوار کے ایک ہی وار سے سانپ کے چار ٹکڑے ہو گئے۔

چمکیلے انسان کا چہرہ اور زیادہ چمکدار ہو گیا۔ اس نے ایک چیخ ماری جس سے وہاں کھڑے سارے پجاریوں کے دل سہم گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی چمکیلا آدمی زمین سے بلند ہو کر ہوا میں اوپر اٹھتا چلا گیا۔ وہ مردوخ کے بہت بڑے بت کے سر پر جا کر بیٹھ گیا اور دونوں ہاتھ پھیلا کر بولا۔

"میں سورج دیوتا ہوں اور مجھے دیوتا مردوخ نے یہاں بھیجا ہے کہ میں مصر پر حکومت کروں۔ آج سے مصر کا ملک میرا ہے۔ کاہن اعظم اور

فرعون مصر میرے غلام ہوں گے۔ جس نے میرے خلاف آواز اٹھائی دیوتا مردوخ اس کی زبان باہر کھینچ لے گا۔"

چمکیلے انسان کی تقریر سن کر سب خاموش ہو گئے۔ وہ ڈر گئے تھے۔ کیونکہ ان کی آنکھوں کے سامنے وہ ہوا میں اڑ کر مردوخ دیوتا کے سر کے اوپر جا کر بیٹھ گیا تھا۔ کاہن اعظم سمجھ گیا کہ یہ اس سے بڑا جادوگر ہے۔ اور اس کے پاس کوئی زبردست روح یا کوئی جن قبضے میں ہے۔ بھلائی اسی میں ہے کہ اس کی اطاعت قبول کر لی جائے اور اندر ہی اندر اس کی طاقت کا راز معلوم کر کے اسے شکست دی جائے اور ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ کاہن اعظم نے سر جھکا دیا۔ باقی پجاری سجدے میں گر گئے۔

کاہن اعظم نے کہا۔

"اے عظیم سورج دیوتا! میں تیری بادشاہت کو تسلیم کرتا ہوں۔ تم واقعی سورج دیوتا ہو اور مصر کے مالک ہو۔ آج سے تم ہی مردوخ کے کاہن اعظم ہو۔ میں تمہارا ادنیٰ غلام اور خادم ہوں۔"

چمکیلا انسان مردوخ کے سر پر سے اتر کر نیچے آگیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس نے سنہری تلوار اپنے نیلے کرتے کے اندر رکھی اور کاہن اعظم کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

”فرعون سے کہو کہ سورج دیوتا زمین پر حکمرانی کے لیے آ گیا ہے اس لیے تخت خالی کر دے۔ میں آ رہا ہوں۔“

”جو حکم سورج دیوتا!“

کاہن اعظم سر جھکا کر مندر سے باہر نکل گیا۔ چمکیلا انسان پجاریوں کی طرف دیکھ کر بولا۔

”میری عظمت کے گن گاؤ۔ بھجن گاؤ۔ میں تمہارا سورج دیوتا ہوں اور تمہارے ملک کا اور اس ملک کے تخت و تاج کا مالک ہوں۔“

پجاریوں نے سورج دیوتا کے گیت گاتے شروع کر دیئے اور سورج دیوتا انہیں ساتھ لے کر شاہی محل کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب فرعون کو اطلاع ملی کہ سورج دیوتا اس کے تخت پر قبضہ کرنے کے لیے آ گیا ہے تو وہ حیران بھی ہوا مگر چونکہ وہ ایک کمزور عقیدے کا آدمی تھا اس لیے دل سے اس نے سورج دیوتا کو مصر کا حکمران قبول کر لیا۔ اور جب فرعون نے چمکیلے انسان یعنی سورج دیوتا کو پجاریوں کے سروں کے اوپر ہوا میں اڑتے ہوئے

آتا دیکھا۔ تو اسے یقین ہو گیا کہ یہی سورج دیوتا ہے۔ فرعون دو زانو ہو گیا اور اس نے چمکیلے انسان کو سجدہ کر دیا۔ فرعون کو سجدہ کرتے دیکھ کر دربار اور محل کے سارے لوگ چمکیلے انسان کے آگے سجدے میں گر گئے۔ چمکیلا انسان مسکرا دیا۔ اس کا خواب پورا ہو رہا تھا۔ اس نے بڑی ریاضت کی تھی چالیس برس تک دریا میں ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر ساری ساری رات منتر پڑھے تھے۔ پھر ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت قتل ہو گیا اور اسے ممی بنا کر اہرام کی غار میں پہنچا دیا گیا۔ وہاں اسے ایک ایسے مہنت کا انتظار تھا جو اس کے لیے ایک بد روح کو قید کر کے لائے۔ اس نے ایک رات پہلے صندوق سے نکل کر زمین کھود کر اس کے اندر اگنی دیوتا کا آخری وظیفہ بھی ادا کر دیا تھا۔ یہ وہی رات تھی جب خلائی لڑکی نے اسے دیکھ لیا تھا۔ اسے چھینک آ گئی تھی اور پھر ممی کی شکل میں یہ چمکیلا انسان اس کو ہلاک کرنے کے لیئے اس کی طرف بڑھا تھا۔ کیونکہ وہ اس راز کو راز ہی رکھنا چاہتا تھا۔ مگر خلائی لڑکی کیٹی ایک درخت کے کھوہ میں چھلانگ لگا گئی تھی۔ پھر کالا مہنت وہاں ماریا کو بوتل میں بند کر کے لے آیا۔ کالے مہنت کو طلسماتی مہرے کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تلاش تھی جو اس چمکیلے انسان کے پاس موجود تھا۔ اور اسے اس کے استاد جادوگر نے دیا تھا۔ مگر مصر پر حکومت کرنے کے لالچ میں آکر چمکیلے انسان نے طلسماتی مہرہ کالے مہنت کے حوالے کر دیا تھا۔ پھر اس نے ماریا کی روح کو اپنی لاش میں دفن کر دیا۔ اور اس کے بدلے میں خود ایک نئی زندگی حاصل کر کے لاش میں سے اٹھا اور مصر پر حکومت کرنے کے لیے شاہی محل میں آگیا۔

ماریا کی روح کے ممی کے سینے میں داخل ہونے کے بعد اس چمکیلے انسان میں زبردست طاقت آگئی تھی۔ اس کا چہرہ سورج کی طرح چمکنے لگا تھا اور اس میں اتنی طاقت آگئی تھی کہ وہ سنہری تلوار کو لہرا کر ہوا میں اڑ سکتا تھا۔ اس کرامت کو دیکھ کر فرعون بھی اس کے رعب میں آگیا۔ اگرچہ کاہن اعظم نے اسے دل سے سورج دیوتا قبول نہیں کیا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ کوئی اس سے بھی بڑا جادوگر اور شعبدہ باز ہے۔ اس نے اوپر اوپر سے اسے سورج دیوتا مان لیا تھا اور اندر ہی اندر وہ اس کی کسی کمزوری کی تلاش میں تھا۔ تاکہ اسے شکست دے کر ہلاک کر دے اور خود پھر سے کاہن اعظم بن سکے۔

چمکیلا انسان سورج دیوتا بن کر مصر کے تخت پر بیٹھ گیا۔

اس کے نام کا سکہ چل پڑا۔ فرعون نے اگرچہ اس کی اطاعت قبول کر لی تھی اس کے باوجود سورج دیوتا نے اسے قید خانے میں ڈال دیا۔ اس کی بہن کو بھی قتل کروا دیا۔ ملک پر ظلم کا دور شروع ہو گیا۔ سورج دیوتا فرعون بن بیٹھا تھا اور ذرا ذرا سی بات پر لوگوں کو قتل کروا دیتا عورتوں اور بچوں کو بھی نہ بخشتا۔ ان کی آنکھیں نکلوا کر انہیں کنوئیں میں پھینکوا دیتا۔ سارے ملک میں لوگ اس سے ڈرنے لگے تھے اور کسی کی جرأت نہ تھی۔ کہ اس کے خلاف ذرا سی آواز بلند کرے۔

لیکن چمکیلے انسان میں ایک کمزوری ایسی تھی جس پر وہ قابو نہیں پا سکا تھا۔ اور وہ کمزوری یہ تھی۔ کہ کسی وقت اس کا چہرہ اچانک چمکنا بند ہو جاتا تھا اور وہ ایک عام انسان بن کر رہ جاتا۔ اس میں وہ تمام کمزوریاں آجاتیں جو ایک عام انسان میں پائی جاتی ہیں۔ اس کمزوری کو چھپانے کے لیے چمکیلا انسان یہ کرتا کہ جب اسے محسوس ہوتا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہونے لگا ہے تو وہ محل کے ایک کمرے میں اپنے آپ کو بند کر لیتا اور اس وقت تک باہر نہ نکلتا جب تک کہ اس میں پھر سے سورج دیوتا کی طاقت نہ آجاتی اور اس کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چہرہ چمکیلا نہ ہو جاتا۔ اس کمزوری کے پیدا ہو جانے کی وجہ یہ تھی کہ ماریا کوئی بدروح نہیں تھی بلکہ ایک انسان تھی۔ ایک عورت تھی جو کسی وجہ سے غائب ہو گئی تھی۔

اب ہم خلائی لڑکی کی خبر لیتے ہیں۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے چوکور آنکھوں والی خلائی لڑکی کیٹی نے اہرام مصر کے غار سے باہر ایک پرانے درخت کی کھوہ میں پھلانگ لگا دی تھی۔ کیونکہ ممی اس کا تعاقب کر رہی تھی اور اسے ہلاک کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ماریا اسی اہرام کے غار میں صندوق کے اندر ممی کی لاش کے سینے میں قید تھی۔ اس کے پاؤں من من بھاری ہو گئے تھے۔ کیونکہ اس پر کالے مہنت نے ممی سے طلسماتی مہرہ حاصل کرنے کے لیے ماریا پر زبردست جادو کر دیا تھا اور اٹھ کر چل پھر نہ سکتی تھی۔ خلائی لڑکی درخت کے کھوہ کے اندر گہرائی میں درخت جڑوں میں پڑی تھی اور باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ وہ بے چاری درخت کے اندر دور نیچے درخت کی پتلی پتلی سفید جڑوں میں سے رستے والا میٹھا پانی پی کر اور جڑوں کے گودے کو کھا کر گزارہ کر رہی تھی۔ چونکہ وہ انسان کی چھنگلی کے برابر تھی اس لیے اسے زیادہ کھانے پینے کی

ضرورت بھی نہیں تھی۔

خلائی لڑکی کیٹی کا دماغ ہر وقت وہاں سے باہر نکلنے کی ترکیبیں سوچتا رہتا تھا۔ مگر کھوہ اس قدر گہرا اور سپاٹ تھا کہ وہ کسی شے کا سہارا لے کر اوپر نہیں چڑھ سکتی تھی۔ یہ بالکل ایسی ہی بات تھی جیسے کوئی بہت ہی ننھی سی چڑیا کسی زمین کے اندر گئی ہوئی پائپ کی نالی میں گر جائے۔ کیٹی کو درخت کے تنے میں گرے ہوئے جب دو ہفتے گزر گئے تو ایک رات خلائی لڑکی کیٹی نے تازہ جڑیں کھانے کے لیے حاصل کرنے کے واسطے اپنی چھوٹی چھوٹی انگلیوں سے زمین کھودنی شروع کر دی۔ اس کے ہاتھ کسی سخت شے سے ٹکرائے۔ اس نے اس شے کے اوپر سے مٹی ہٹائی تو دیکھا۔ کہ وہ ایک کالے رنگ کا بہت ہی چھوٹا سا گھوڑا تھا جس کے بڑے بڑے پر پھیلے ہوئے تھے۔ کیٹی نے اسے مٹی سے باہر نکال لیا۔ گھوڑا اگرچہ بہت چھوٹا تھا مگر کیٹی کے لیے وہ پھر بھی کافی بڑا تھا۔ اور وہ اس پر بیٹھ سکتی تھی۔ جانے کیوں اسکے دل میں بچوں ایسی خواہش پیدا ہوئی اور گھوڑے پر بیٹھے۔ گھوڑا کالے پتھر کا بنا ہوا تھا۔ کیٹی گھوڑے کے اوپر بیٹھ گئی اور اس کے دونوں پھیلے ہوئے پروں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے اور اسے زور سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے اپنی طرف کھینچا۔ جس طرح بچے کیا کرتے ہیں۔ مگر گھوڑے کے سیاہ بت کے پروں کو اندر کی طرف کھینچتے ہی اس میں حرکت پیدا ہو گئی اور اس نے پروں کو آہستہ آہستہ ہلاتے ہوئے اوپر کو اٹھنا شروع کر دیا۔ خلائی لڑکی کیٹی گھبرا کر گھوڑے کی گردن کے ساتھ چمٹ گئی۔ گھوڑا زمین سے بلند ہو رہا تھا۔ کیٹی کو اگرچہ گھوڑے سے ڈر لگ رہا تھا۔ مگر اسے اس بات کی خوشی تھی کہ درخت کے کھوہ کے تاریک غار سے اسے نجات مل رہی ہے۔ اڑن گھوڑا اوپر ہی اوپر اٹھتے ہوئے درخت کے تنے کے سوراخ میں سے باہر نکل گیا۔ کیٹی کے چہرے اور ننھے منے سے جسم کو باہر کی تازہ ہوا لگی۔ چودہ پندرہ دنوں کے بعد اس نے تازہ ہوا میں سانس لیا تھا۔ آسمان پر تارے چمک رہے تھے۔ صحرا میں خاموشی ہی خاموشی تھی۔ سامنے اہرام مصر کے غار کا اندھیرے میں منہ کھلا ہوا تھا۔ اس غار کے اندر صندوق میں پڑی لاش کے سینے میں ماریا قید تھی۔ مگر کیٹی کو اس کی کچھ خبر نہیں تھی۔

اچانک اڑن گھوڑے نے اپنا رخ اہرام مصر کے غار کی طرف پھیر لیا۔ کیٹی دوبارہ اس بھیانک غار میں نہیں جانا چاہتی تھی۔ کیونکہ اسے ڈر تھا کہ کہیں ممی کی لاش

اندر نہ ہو۔ مگر وہ گھوڑے سے نیچے چھلانگ نہیں لگا سکتی تھی۔ اڑن گھوڑا تیزی سے غار کے اندر داخل ہو گیا۔ اور کیٹی کو غار کے اندھیرے نے چاروں طرف سے اپنے دامن میں لے لیا۔

چھوٹا سا گھوڑے کا بت غار میں اڑا جاتا تھا۔ اور اس کی گردن سے خلائی لڑکی کیٹی چمٹی ہوئی تھی اور بے حد ڈر رہی تھی۔ گھوڑا اس صندوق کے پاس پہنچ گیا جس کے اندر چمکیلے چہرے والے جادوگر سورج دیوتا کی لاش کا پنجر پڑا تھا اور اس کی پسلیوں کے اندر ماریا قید تھی۔ گھوڑے نے اس صندوق کے گرد سات چکر لگائے اور صندوق کے قریب اتر کر کھڑا ہو گیا۔ کیٹی نے جلدی سے چھلانگ لگا دی۔

وہ ریت کے ایک چھوٹے سے ڈھیر پر گری اور باہر کی طرف بھاگنے لگی تھی۔ کہ کسی نے اسے آواز دی۔

"کیٹی! بھاگو نہیں"

کیٹی وہیں رک گئی۔ وہ حیران ہوئی کہ یہ اسے کس نے آواز دی ہے۔ اور وہ سب سے زیادہ حیران اس بات پر ہوئی کہ جس نے بھی اسے آواز دی تھی وہ اس کی خلائی زبان میں بات کر رہا تھا۔ کیٹی خوش ہوئی کہ شاید

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کے ستارے کا کوئی آدمی وہاں آ گیا ہے۔ پھر فوراً ہی اس کا چہرہ اتر گیا کہ وہ تو جان بچا کر بھاگی ہوئی ہے۔ خلائی مخلوق اسے گرفتار کر لے گی۔ وہ دوبارہ بھاگنے لگی تو وہی آواز پھر آئی۔

"رک جاؤ کیٹی! میں تمہارا دشمن نہیں۔ دوست ہوں۔ میں جانتا ہوں تم کہاں سے آئی ہو اور کیسے آئی ہو"

کیٹی آہستہ آہستہ صندوق کے قریب آ گئی۔ وہی کالا گھوڑا وہاں خاموشی سے کھڑا تھا۔ مگر اس کا منہ کیٹی کی طرف تھا۔ کیٹی نے کہا۔

"تم کون ہو؟ کہاں ہو؟"

آواز آئی۔

"میں تمہارے سامنے کھڑا ہوں۔ کیا تم مجھے نہیں دیکھ رہیں؟ میں گھوڑے کے روپ میں ہوں"

کیٹی نے گھوڑے کی طرف گھور کر دیکھا اور کہا۔

"تم ——— کیا تم ہمارے سیارے سے تعلق رکھتے ہو؟"

گھوڑے نے کہا۔

"نہیں۔ میں ایک اور سیارے کی مخلوق ہوں مگر

مجھے ایک جرم کی سزا کے طور پر اس درخت کی کھوہ میں چھوٹا سا گھوڑا بنا کر پھینک دیا گیا تھا۔ اور میری ساری طاقت چھین لی گئی تھی۔ اب اسی صورت میں میری طاقت واپس آ سکتی تھی اور میں اس درخت کی کھوہ کی قید سے رہا ہو سکتا تھا کہ میرے اوپر کوئی خلائی مخلوق سوار ہو۔ ایسا ہونا ناممکن تھا مگر خدا کی قدرت ہے کہ ایسا ہو گیا۔ تم وہاں آ گئیں اور مجھ پر سوار ہوئیں اور تمہارے ساتھ مجھے بھی اس تاریک کھوہ سے نجات ملی"

کیٹی نے کہا۔

"مگر تم اس غار میں کس لیے آئے ہو؟"

گھوڑا بولا۔

"تمہیں تمہاری پیاری سہیلی اور ہمدرد دوست ماریا سے ملانے"

"کیا ماریا بھی یہاں ہے؟" کیٹی نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

"ہاں ———"

"کہاں ہے میری پیاری دوست ماریا؟"

"اس صندوق میں"

کیٹی نے صندوق کو دیکھا۔ وہ بند تھا۔ گھوڑے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے کہا۔

"اس کو ہاتھ لگاؤ۔ یہ کھل جائے گا"

کیٹی نے صندوق کو ہاتھ لگایا۔ وہ اپنے آپ کھل گیا۔ اس میں ممی کی لاش کا پرانا پنجر پڑا تھا۔ گھوڑے نے لاش کے پنجر کے قریب منہ لاکر کہا۔

"ماریا خدا کا نام لے کر باہر آجاؤ"

ماریا نیم بے ہوش تھی۔ گھوڑے کی آواز پر وہ چونک اٹھی۔ اس نے خدا کا نام لیا اور اس کے جسم میں پھر وہی طاقت واپس آگئی۔ اس کے پاؤں جو پہلے من من وزنی تھے اب بالکل ہلکے پھلکے ہو گئے۔ وہ لاش کے پنجرے نکل کر صندوق سے باہر آگئی۔ غار کے اندھیرے میں اس نے صندوق کے پاس ایک چھنگلی کے برابر چھوٹی سی سفید لباس والی لڑکی کو دیکھا تو پوچھا۔

"کون ہو تم؟"

گھوڑے نے کہا۔

"تم نے اپنی سہیلی خلائی لڑکی کو نہیں پہچانا ماریا؟"

"پیاری کیٹی تم ہو! یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تمہیں اتنا چھوٹا کس نے بنا دیا؟"

ماریا نے کیٹی کو اپنی ہتھیلی پر اٹھا لیا۔ کیٹی نے کہا۔

"جب میں تمہارے ساتھ تابوت میں لیٹنے کے بعد مصر کے اس ملک میں ظاہر ہوئی تو اس کے بعد چھوٹی ہونا شروع ہو گئی۔ تب سے میں تمہاری تلاش میں اسی حالت میں پھر رہی ہوں"

گھوڑے نے کہا۔

"اور میں اسے کھوہ میں سے نکال کر تمہارے پاس لایا ہوں"

ماریا نے گھوڑے کی طرف دیکھ کر کہا۔

"تم کون ہو؟ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں اس صندوق میں قید ہوں۔ اور کیا تم مجھے دیکھ رہے ہو؟"

گھوڑے نے کہا۔

"تم نے تین سوال کر دیئے ہیں۔ تمہارے پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ میں ایک دوسرے سیارے کی مخلوق ہوں۔ اور کیٹی کی وجہ سے مجھے ہزاروں سال کی قید سے رہائی نصیب ہوئی ہے۔ دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ رہا ہوتے ہی مجھے میری طاقت واپس مل گئی تھی اور میں نے جان لیا تھا کہ کیٹی کون ہے؟ یہاں کیوں آئی ہے؟ اور تم کہاں ہو؟ تمہارے تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ میں تمہیں دیکھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیکھ رہا ہوں"
کیٹی نے کہا۔
"کاش میں بھی ماریا کو دیکھ سکتی"
گھوڑے نے کہا۔
"یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ تم بھی ماریا کو دیکھ سکتی ہو"
گھوڑے نے اپنا ایک پر آگے جھکا کر کیٹی کے چہرے پر پھیرا۔ اس کے بعد بولا۔
"اب بتاؤ۔ تمہارے سامنے کون کھڑی ہے"
کیٹی نے چھوٹی چھوٹی پیوکور آنکھیں جھپکا کر دیکھا کہ وہ ماریا کی ہتھیلی پر کھڑی ہے اور سامنے ایک بڑی ہی خوبصورت سانولے رنگ اور سنہری بالوں والی لڑکی کا چہرہ ہے۔ کیٹی مسکرا کر بولی۔
"ماریا! میں تمہیں دیکھ رہی ہوں"
"سچ" ماریا نے خوشی سے کیٹی کو چوم لیا۔
پھر وہ گھوڑے کی طرف دیکھ کر کہنے لگی۔
"تم ہمارے دوست ہو۔ کیا تم میری سہیلی کو پھر سے بڑا نہیں کر سکتے؟"
گھوڑا بولا۔
"کر سکتا ہوں۔ بلکہ تمہارے کہنے سے پہلے میں

اسے بڑا کرنے ہی والا تھا"
کیٹی نے التجا کرتے ہوئے کہا۔
"خدا کے لیے مجھے بڑا کر دو پیارے دوست! جب سے چھوٹی ہوئی ہوں میری زندگی عذاب بن کر رہ گئی ہے"
گھوڑے نے کہا۔
"ماریا! کیٹی کو زمین پر کھڑا کر دو"
ماریا نے کیٹی کو ہتھیلی پر سے اتار کر زمین پر کھڑا کر دیا۔
گھوڑے نے اپنا دوسرا پر جھکا کر کیٹی کے جسم کو اس کی لپیٹ میں لے لیا۔ پھر بولا۔
"ماریا! ہم دونوں کے بڑے ہونے کا وقت آگیا ہے۔ ہم دونوں ایک ساتھ بڑے ہو جائیں گے۔ تم دیکھتی رہنا"
اور ماریا نے دیکھا کہ دونوں پلک جھپکنے میں کیٹی اور گھوڑا دونوں پورے قد کے بڑے ہو گئے۔ ماریا نے بڑھ کر کیٹی کو گلے لگا لیا۔ کیٹی کی خوشی کا بھی کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ اس نے گھوڑے کی گردن میں بازو ڈال کر اسے چوم لیا۔
"پیارے دوست! تم نے میرے اوپر بہت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڑا احسان کیا ہے۔ میں تمہاری اس نیکی کو کبھی فراموش نہیں کروں گی"۔

گھوڑے نے کہا۔

"اب تم دونوں کو ایک کام کرنا ہے"۔

"وہ کیا؟" ماریا اور کیٹی نے بیک وقت پوچھا۔

گھوڑے نے کہا۔

"ایک لڑکا جس کا نام امجد ہے اور جو ناگ کا دوست ہے اور اسے لاہور میں ملا تھا اس وقت سخت مشکل میں گرفتار ہے۔ تمہیں وہاں جا کر اسے مشکل سے بچانا ہوگا"۔

ماریا نے کہا۔

"عنبر ناگ کہاں ہے؟"

گھوڑا بولا۔

"ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا میری طاقت سے باہر ہے۔ جتنا مجھے علم تھا تمہیں بتا دیا"۔

ماریا نے کہا۔

"یہ لڑکا ناگ کو کہاں ملا تھا؟"

گھوڑا کہنے لگا۔

"ایک بار ناگ اپنے سفر کے دوران لاہور جا نکلا۔

یہ لڑکا امجد لاہور کے ایک ٹھیکیدار کا بیٹا ہے اور عنبر ناگ ماریا کی کتابیں بڑے شوق سے پڑھتا تھا۔ تمہیں معلوم ہے نا کہ لاہور میں ایک شخص تمہارے پانچ ہزار سالہ واپسی کے سفر کی کہانی قلمبند کر رہا ہے"۔

ماریا بولی۔

"ہاں! میں جانتی ہوں۔ مگر اس شخص سے کبھی ملاقات کا موقع نہیں ملا"۔

"امجد نامی لڑکا عنبر ناگ ماریا یعنی تمہارا عاشق ہے اور بڑے شوق سے تمہارے سفر کا پر اسرار دلچسپ حال پڑھتا تھا۔ اتفاق سے اس کی ملاقات ناگ سے ہو گئی۔ اور وہ ناگ کا دوست بن گیا۔ کیونکہ ناگ نے اسے بتا دیا تھا کہ وہ ناگ ہے۔ اب ایسا ہوا کہ ناگ جاتے ہوئے امجد کو اپنا ایک مہرہ دے گیا۔ اس کے بعد ناگ چلا گیا۔ پھر اتفاق کی بات ہے کہ عنبر بھی کسی طرح سے لاہور پہنچ گیا اور اس کی ملاقات امجد سے ہو گئی۔ امجد نے اسے ناگ کا دیا ہوا مہرہ دکھایا تو عنبر ناگ سے ملنے کو بے تاب ہو گیا۔ عنبر نے ناگ کا مہرہ لے کر درخت کے تنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے مارا۔ وہاں ایک دروازہ نمودار ہو گیا۔ عنبر نے امجد کو منع کیا کہ وہ اس کے پیچھے ان کی پر اسرار دنیا میں داخل ہونے کی کوشش نہ کرے۔ مگر امجد تم لوگوں کی پر اسرار انوکھی دنیا میں آکر تم سے بھی ملنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے بھی عنبر کے ساتھ ہی چھلانگ لگا دی۔ لیکن دونوں کی چھلانگوں کے درمیان تھوڑا سا وقفہ رہ گیا اور امجد وقت کے دریا میں چھلانگ لگانے کے بعد عنبر سے بچھڑ گیا۔ اس وقت وہ ملک فارس کے شہر بعلبک کے باہر شیخ ہامان نامی ظالم یہودی کے کھیتوں اور انگور کے باغوں میں غلاموں کی طرح کا کام کرتا ہے اور اس پر سخت ظلم ہو رہے ہیں۔ یہ ظلم وہ صرف تم لوگوں سے ملنے کے شوق کی وجہ سے سہہ رہا ہے۔ اس لیے ماریا! تمہارا فرض بنتا ہے کہ تم اس کے پاس جاؤ اور اسے مصیبت سے نجات دلاؤ۔"

ماریا نے کہا۔

"میں کیٹی کو لے کر آج ہی روانہ ہو جاتی ہوں۔"

گھوڑے نے کہا۔

"میں تمہیں ملک فارس کے شہر بعلبک میں پہنچائے

دیتا ہوں۔ اس کے بعد مجھے اپنے سیارے کی طرف اڑ جانا ہو گا۔ آؤ تم دونوں میرے اوپر بیٹھ جاؤ۔"

کیٹی اور ماریا سیاہ اڑن گھوڑے پر سوار ہو گئیں اور گھوڑا قدم قدم چلتا غار سے باہر آ گیا۔ باہر رات کا پچھلا پہر گزر رہا تھا۔ ستارے ماند پڑ رہے تھے اور ابھی رات کا اندھیرا باقی تھا۔ گھوڑا اہرام کے سامنے ریت پر آ کر رک گیا۔ پھر اس نے اپنے بڑے بڑے پروں کو پھڑپھڑایا اور زمین سے اوپر اُٹھتے ہوئے کافی بلندی پر آ کر ہوا میں اُڑنے لگا۔ کیٹی کو گھوڑے پر سوار ہو کر اُڑنا بڑا اچھا لگا۔ اس نے ماریا سے کہا۔

"ماریا! میں نے اُڑن طشتریوں کے اندر بند ہو کر خلاؤں میں پرواز کی ہے مگر آسمان میں کھلے اڑنے کا آج مزا آ رہا ہے۔"

ماریا مسکرا دی۔ ان کے نیچے مصر کا شہر بہت پیچھے رہ گیا۔ اب وہ ایک بہت بڑے صحرا کے اوپر سے گزر رہے تھے۔ دن نکل آیا تھا۔ صحرا کی ریت چمکنے لگی تھی۔ گھوڑا اڑتا چلا جا رہا تھا۔ نیچے سے ایک قافلہ گزر رہا تھا۔ اونٹوں کی قطار چلی جا رہی تھی۔ کیٹی نے گھوڑے سے پوچھا۔

"کیا یہ لوگ ہمیں ہوا میں اڑتا دیکھ رہے ہیں؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گھوڑے نے کہا۔

"نہیں۔ ہمیں کوئی نہیں دیکھ سکتا"

اڑن گھوڑا سارا دن اڑتا رہا۔ جب شام کے بعد رات کا اندھیرا ایک بار پھر پھیل گیا تو دور نیچے ایک جگہ کچھ روشنیاں دکھائی دیں۔ اڑن گھوڑے نے کہا۔

"یہی وہ شہر بعلبک ہے جہاں عنبر ناگ ماریا کا دوست امجد مشکل کے دن رات گزار رہا ہے اور ظلم سہہ رہا ہے"

ماریا نے کہا۔

"میں اس کی مدد کرنے کو بے تاب ہوں۔ وہ ہمارا دوست ہے"

گھوڑے نے کہا۔

"اب تم اس کے پاس پہنچنے ہی والی ہو"

اور گھوڑا ایک دم سے نیچے اترنے لگا۔ نیچے ہوتے ہوتے وہ ایک ٹیلے کی اوٹ میں آکر رک گیا۔ کیٹی اور ماریا اس پر سے نیچے اتر آئیں۔ گھوڑے نے کہا۔

"اس ٹیلے سے کچھ دور مغرب میں ظالم یہودی ہامان کے باغ میں جہاں امجد قید میں پڑا ہے۔ جاکر اس کی مدد کرو"

کیٹی نے گھوڑے سے کہا۔

"اب تم اپنے سیارے پر چلے جاؤ گے؟"

"ہاں کیٹی۔ مگر جانے سے پہلے تمہیں اپنی طرف سے ایک تحفہ دینا چاہتا ہوں"

"کون سا تحفہ میرے دوست؟" کیٹی نے پوچھا۔

گھوڑے نے کہا۔

"میرے سامنے آجاؤ"

کیٹی اس کے بالکل سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔ گھوڑے نے اپنے دونوں پروں کو آگے کی طرف کیا اور کیٹی کے جسم پر دونوں پروں کو ملنا شروع کر دیا۔ پھر بولا۔

"جاؤ اب تم میں اتنی طاقت پیدا ہو گئی ہے کہ تم پر نہ تلوار اثر کرے گی نہ آگ کا کچھ اثر ہو گا نہ تم پانی میں ڈوب سکو گی۔ اور تم میں ایک انوکھی طاقت یہ بھی آگئی ہے کہ تم جس چیز کی شکل اختیار کرنا چاہو گی ویسے بن جایا کرو گی۔ خدا حافظ!"

اتنا کہہ گھوڑا پروں کو پھڑپھڑاتا اڑا اور دیکھتے دیکھتے آسمان میں جاکر غائب ہو گیا۔ ماریا نے کیٹی کی طرف دیکھا اور کہا۔

"کیٹی تمہارے اندر ایک نئی طاقت آگئی ہے۔ اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے تمہیں بڑا فائدہ ہوگا۔ آؤ اب امجد کو قید سے رہائی دلائیں۔"

اور کیٹی اور ماریا ٹیلے کی اوٹ سے نکل کر مغرب کی طرف چل پڑیں جہاں دور یہودی ہامان کے باغ تھے اور ایک جگہ دیئے کی روشنی ٹمٹما رہی تھی

اے حمید

ناگ، ماریا اور عنبر کی واپسی

۲۵- ۹۹ سیڑھیوں کا راز (سلور جوبلی نمبر) ۱۵/-
۲۶- عنبر پھانسی کی کوٹھڑی میں ۹/-
۲۷- ماریا اور جادوگر سانپ ۵/-
۲۸- نقلی ناگ کی سازش ۵/-
۲۹- بابل کی بدروحیں ۴/-
۳۰- قبر کی دلہن ۷/۵۰
۳۱- آدھا گھوڑا آدھا انسان ۵/-
۳۲- ناگ ناگن مقابلہ ۶/-
۳۳- ایک آنکھ والی عورت ۶/-
۳۴- مُردوں کی شہزادی ۶/-
۳۵- سانپوں کا دربار ۶/-
۳۶- قبر اور ڈھانچہ ۶/-
۳۷- عقرب دیوتا کا پجاری ۶/-
۳۸- کٹا ہوا زندہ ہاتھ ۶/-
۳۹- عنبر لاہور میں ۶/-
۴۰- چڑیلوں کی ملکہ (خاص نمبر) ۱۲/-
۴۱- مُردہ ہونٹ اور ماریا ۸/-
۴۲- رات کا کالا کفن ۶/-
۴۳- کھنڈرات کی بدروحیں ۶/-
۴۴- ممباطوش اور ناگ ۶/-
۴۵- ماریا سونے کی مورتی ۶/-
۴۶- ناگ غائب ہوگیا ۷/۵۰
۴۷- خون کی آبشار ۷/۵۰
۴۸- شیشے کی آنکھ پتھر کا دل ۷/۵۰
۴۹- خونی لومڑی ۷/۵۰
۵۰- کھوپڑیوں کا محل ۱۵/-

نیا مکتبہ اقراء- ۱۴/بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور ۸